آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ⁂ لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنے

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد اول　　بابت نومبر و دسمبر ۱۹۰۲ء　　نمبر ۱۱ و ۱۲

فہرست مضامین

انجمن اشاعت اسلام قادیان نے انوار احمدیہ پریس قادیان دار الامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک مطبع چھپوا کر ۲۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو شائع کیا

قیمت معمولی کاغذ پر عا سالانہ - ولایتی کاغذ پر سے سالانہ

رسالہ کشتی نوح

تقویۃ الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

طاعون کا ٹیکا

لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولٰنا و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون

ترجمہ ہمین کوئی مصیبت نہین پہنچ سکتی بجز اس مصیبت کے جو خدا نے ہمارے لئے لکہدی ہو وہی ہمارا کارساز اور مولیٰ ہے اور مومنون کو چاہیے کہ اسی پر بہروسہ رکہین

شکر کا مقام ہے کہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے اپنی رعایا پر رحم کرکے دوبارہ طاعون سے بچانے کیلئے ٹیکا کی تجویز کی اور بندگان خدا کی بہبودی کیلئے کئی لاکہہ روپیہ کا بوجھہ اپنے سر پر ڈال لیا درحقیقت یہ وہ کام ہے جس کا شکرگذاری سے استقبال کرنا دانشمند رعایا کا فرض ہے اور سخت نادان اور اپنے نفس کا دشمن ہے وہ شخص جو ٹیکا کے بارے مین بدظنی کرے کیونکہ یہ بارہا تجربہ مین آچکا ہے کہ یہ محتاط گورنمنٹ کسی خطرناک علاج پر عملدرآمد کرانا نہین چاہتی بلکہ بہت سی تجاریب کے بعد ایسے امور مین جو تدبیر فی الحقیقت مفید ثابت ہوتی ہے اسکو پیش کرتی ہے سو یہ بات اہلیت اور انسانیت سے بعید ہے کہ جس سچی خیرخواہی کیلئے لکہوکہا روپیہ گورنمنٹ خرچ کرتی ہے اور کرچکی ہے اسکی یہ داد دی جائے کہ گویا گورنمنٹ کو اس ہمدردی اور صرف زر سے اپنا کوئی خاص مطلب ہے وہ رعایا بدقسمت ہے کہ بدظنی مین اس درجہ تک پہنچ جائے کچھہ شک نہین کہ اس وقت تک جو تدبیر اس عالم اسباب مین اس گورنمنٹ عالیہ کے ہاتھہ آئی وہ بڑی سے بڑی اور اعلیٰ سے اعلیٰ یہ تدبیر ہے کہ ٹیکا کرایا جائے اس سے کسیطرح انکار نہین ہوسکتا کہ یہ تدبیر مفید پائی گئی ہے اور بپابندی رعایت اسباب تمام رعایا کا فرض ہے کہ اس پر کاربند ہوکر وہ غم جو گورنمنٹ کو انکی جانون کیلئے ہے اس سے اسکو سبکدوش کرین لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمتمین عرض کرتے ہین کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا مین سے **ہم ٹیکا** کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ مین انسانون کے لئے

ایک آسمانی رحمت کا نشان دکہاوے سو اس نے مجہے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گہر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجہہ مین محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے اور ان آخری دنون مین خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قومون مین فرق کرکے دکہلاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہین کرتا وہ تجہہ مین سے نہین ہے اس کیلئے مت دلگیر ہو یہ حکم الٰہی ہے جسکی وجہ سے ہمین اپنے نفس کیلئے اور ان سب کے لئے جو ہماری گہر کی چار دیوار مین رہتے ہین ٹیکا کی کچہہ ضرورت نہین کیونکہ جیسا مین ابہی بیان کر چکا ہون آج سے ایک مدت پہلے وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہین اُس نے مجہہ پر وحی نازل کی ہے کہ مین ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤن گا جو اس گہر کی چار دیوار مین ہوگا بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادون سے دستکش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت مین داخل ہو اور خدا کے احکام اور اُسکے مامور کے سامنے کسی طرح سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خود سر اور خود پسند نہ ہو اور عملی حالت موافق تعلیم رکہتا ہو اور اس نے مجہے مخاطب کرکے یہ بہی فرمادیا کہ عموماً قادیان مین سخت بربادی افگن طاعون نہین آئیگی جس سے لوگ کتون کی طرح مرین اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائین اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہون مخالفون کی نسبت طاعون سے محفوظ رہین گے مگر ایسے لوگ اُنمین سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہین یا اُنکی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم مین ہو اُن پر طاعون وارد ہو سکتی ہے مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرینگے کہ نسبتاً و مقابلتہً خدا کی حمایت اِس قوم کے ساتہہ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگون کو ایسا بچایا ہے جسکی نظیر نہین۔ اس بات پر بعض نادان چونک پڑینگے اور بعض ہنسین گے اور بعض مجہے دیوانہ قرار دینگے اور بعض حیرت مین آئین گے کہ کیا ایسا خدا موجود ہے جو بغیر رعایت اسباب کے بہی رحمت نازل کر سکتا ہے اسکا جواب یہی ہے کہ ہان بلاشبہ ایسا قادر خدا موجود ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اس سے تعلق رکہنے والے زندہ ہی مر جاتے وہ عجیب قدرتون والا ہے اور اُسکی پاک قدرتین عجیب ہین۔ ایک طرف نادان مخالفون کو اپنے دوستون پر کتون کیطرح مسلط کر دیتا ہے اور ایک طرف فرشتون کو حکم کرتا ہے کہ اُن کی خدمت کرین ایسا ہی جب

دُنیا پر اُسکا غضب مستولی ہوتا ہے اور اُسکا قہر ظالمون پر جوش مارتا ہے تو اُسکی آنکھ اوسکی خاص لوگون کی حفاظت کرتی ہے اگر ایسا نہ ہوتو اہل حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا اور کوئی اونکو شناخت نہ کرسکتا۔ اُسکی قدرتین بے انتہا ہین مگر بقدر یقین لوگون پر ظاہر ہوتی ہین جن کو یقین اور محبت اور اُسکی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتون سے باہر کئے گئے ہین اُنہین کے لئے خارق عادت قدرتین ظاہر ہوتی ہین۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر خارق عادت قدرتون کے دکہلانے کا اُنہین کیلئے ارادہ کرتا ہے جو خدا کے لئے اپنی عادتون کو پہاڑتے ہین۔ اِس زمانہ مین ایسے لوگ بہت ہی کم ہین جو اُسکو جانتے ہین اور اُسکی عجائب قدرتون پر ایمان رکہتے ہین بلکہ ایسے لوگ بہت ہین جن کو ہرگز اُس خدا پر ایمان نہین جسکی آواز کو ہر یک چیز سُنتی ہے جسکے آگے کوئی بات اَن ہونی نہین۔ اس جگہ یاد رہے کہ اگرچہ طاعون وغیرہ امراض مین علاج کرنا گناہ نہین ہے بلکہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ کوئی ایسی مرض نہین جسکے لئے خدا نے دوا پیدا نہین کی لیکن مین اس بات کو معصیت جانتا ہون کہ خدا کے اُس نشان کو ٹیکا کے ذریعہ سے مشتبہ کردون جس نشان کو وہ ہمارے لئے زمین پر صفائی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے اور مین اسکے سچے نشان اور سچے وعدہ کی ہتک عزت کرکے ٹیکا کی طرف رجوع کرنا نہین چاہتا اور اگر مین ایسا کرون تو یہ گناہ میرا قابل مواخذہ ہو کہ مین خدا کے اُس وعدہ پر ایمان نہ لایا جو مجہہ سے کیا گیا اور اگر ایسا ہوتو پہر تو مجہے شکر گذار اُس طبیب کا ہونا چاہئے جس نے یہ نسخہ ٹیکا کا نکالا نہ خدا کا شکر گذار جس نے مجہے وعدہ دیا کہ ہر یک جو اس چار دیوار کے اندر ہے مین اُسے بچاؤن گا۔

مین بصیرت کی راہ سے کہتا ہون کہ اُس قادر خدا کے وعدے سچے ہین اور مین آنیوالے دنون کو ایسا دیکہتا ہون کہ گویا وہ آچکے ہین اور مین یہ بہی جانتا ہون کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی طرح طاعون سے لوگ نجات پاوین اور اگر گورنمنٹ کو آئندہ کسیوقت طاعون سے نجات پانیکے لئے ٹیکا سے بہتر کوئی تدبیر ملجائے تو وہ خوشی سے اسی کو قبول کریگی اس صورت مین ظاہر ہے کہ یہ طریق جس پر خدا نے مجہے چلایا ہے اس گورنمنٹ عالیہ کے مقاصد کے برخلاف نہین ہے اور آج سے بیس برس پہلے اس بلائے عظیم طاعون کی نسبت میری کتاب براہین احمدیہ مین بطور پیشگوئی یہ خبر موجود ہے اور اس سلسلہ کے لئے خاص برکات کا وعدہ بہی موجود ہے۔ دیکہو براہین احمدیہ

صفحہ ۵۱۸ و صفحہ ۵۱۹ - پھر ماسوا اسکے بڑے زور سے خدا تعالیٰ کیطرف سے پیشگوئی ہے کہ خدا میرے گھر کے احاطہ کے اندر مخلص لوگوں کو جو خدا کے سامنے اور اسکے مامور کے سامنے تکبر نہین کرتے بلائے طاعون سے نجات دیگا اور نسبتاً و مقابلتہً اس سلسلہ پر اُسکا خاص فضل ہوگا گو کسی کی ایمانی قوت کے ضُعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم مین ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین بھی کیس ہو جائے سو شاذ و نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے ہمیشہ مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے جیسا کہ گورنمنٹ نے خود تجربہ کر کے معلوم کر لیا ہے کہ ٹیکا طاعون کا لگانیوالے بہ نسبت دوسرون کے بہت ہی کم مرتے ہین۔ پس جیسا کہ شاذ و نادر کی موت ٹیکا کے قدر کو کم نہین کر سکتی اِسی طرح اس نشان میں بھی اگر مقابلتہً بہت ہی کم درجہ پر قادیان مین طاعون کی وارداتین ہون یا شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین سے کوئی شخص اس مرض سے گذر جائے تو اس نشان کا مرتبہ کم نہین ہوگا وہ الفاظ جو خدا کی پاک کلام سے ظاہر ہوتے ہین اُنکی پابندی سے یہ پیشگوئی لکھی گئی ہے عقلمند کا کام نہین ہے کہ پہلے سے آسمانی باتون پر ہنسی کرے یہ خدا کا کلام ہے نہ کسی منجم کی باتین۔ یہ روشنی کی چشم سے ہے نہ تاریکی کی اٹکل سے یہ اسکا کلام ہے جس نے طاعون نازل کی اور جو اسکو دور کر سکتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ بلاشبہ اُس وقت اس پیشگوئی کا قدر کریگی جبکہ دیکھے گی کہ یہ حیرت انگیز کیا کام ہوا کہ ٹیکا لگانیوالون کی نسبت یہ **لوگ عافیت اور صحت** مین رہے اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر اس پیشگوئی کے مطابق کہ در اصل برابر بیس ۲۰ بائیس ۲۲ برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور مین نہ آیا تو مین خدا کی طرف سے نہین ہون میرے **منجانب اللہ** ہونیکا یہ **نشان** ہوگا کہ میرے گھر کے چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اِس بیماری کی موت سے محفوظ رہین گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتہً طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا اور وہ سلامتی جو انہین پائی جائیگی اُسکی نظیر کسی گروہ مین قائم نہین ہوگی اور قادیان مین طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے نہین آئیگی الا کم اور شاذ و نادر

کاش اگر یہ لوگ دلون کے سیدھے ہوتے اور خدا سے ڈرتے تو بالکل بچائے جاتے۔ کیونکہ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دُنیا مین عذاب کسی پر نازل نہین ہوتا اُسکا مواخذہ **قیامت** کو ہوگا۔ دُنیا مین محض شرارتون اور شوخیون اور کثرت گناہون کی وجہ سے عذاب آتا ہے اور

یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفون مین بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑیگی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل مین یہ خبر دی ہے اور ممکن نہین کہ نبیون کی پیشگوئیان ٹل جائین اور نیز یہ بھی یاد رہے کہ ہمین اس الہی وعدہ کے مقابل اس لئے انسانی تدبیرون سے پرہیز کرنا لازم ہے تا نشان الٓہی کو کوئی دشمن دوسری طرف منسوب نہ کرے لیکن اگر ساتھہ اسکے خدا تعالی اپنی کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجھا دے یا کوئی دوا بتلادے تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان مین کچھہ حارج نہین ہوگی کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے جسکی طرف سے وہ نشان ہے۔ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت مین سے بذریعہ طاعون کوئی فوت ہو جائے تو نشان کے قدر و مرتبہ مین کوئی خلل آئیگا کیونکہ پہلے زمانون مین موسیٰ اور یشوع اور آخر مین ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگون نے تلوار اوٹھائی اور صد ہا انسانون کے خون کئے ان کو تلوار سے ہی قتل کیا جائے اور یہ نبیون کیطرف سے ایک نشان تھا جسکے بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجرمین کے اہل حق بھی انکی تلوار سے قتل ہوتے تھے مگر بہت کم اور اس قدر نقصان سے نشان مین کچھہ فرق نہین آتا تھا پس ایسا ہی الرّ... و نادر کے طور پر ہماری جماعت مین سے بعض کو بباعث اسباب مذکورہ طاعون ہو جائے تو ایسی طاعون نشان الٓہی مین کچھہ بھی حرج انداز نہین ہوگی۔ کیا یہ عظیم الشان نشان نہین کہ مین بار بار کہتا ہون کہ خدا تعالی اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کریگا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہین رہیگا اور وہ سمجھہ جائیگا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاملہ کیا ہے بلکہ بطور نشان الٓہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑہیگی اور خارق عادت ترقی کریگی اور انکی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائیگی اور مخالف جو ہر ایک موقعہ پر شکست پاتے رہے ہین جیسا کہ کتاب نزول المسیح مین مینے لکھا ہے اگر اس پیشگوئی کے مطابق خدا نے اس جماعت اور دوسری جماعتون مین کچھہ فرق نہ دکھلایا تو ان کا حق ہوگا کہ میری تکذیب کرین ایک جو انہون نے تکذیب کی ہے اسمین تو صرف ایک لعنت کو خریدا ہے مثلاً بار بار شور مچایا کہ آتھم پندرہ مہینہ کے اندر نہین مرا۔ حالانکہ پیشگوئی نے صاف لفظون مین کہدیا تھا کہ اگر وہ حق کیطرف

* مسیح موعود کے وقت مین طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابون مین موجود ہے۔ زکریا ۱۴/۱۲۔ انجیل متی ۲۴/۸۔ مکاشفات ۲۲

رجوع کریگا تو پندرہ مہینہ مین نہین مریگا سو اس نے عین جلسہ مباحثہ پر ستر معزز آدمیون کے روبرو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اسنے پندرہ مہینہ تک
اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کردیا۔ اور پیشگوئی کی بنا یہی تھی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو دجال کہا تھا لہٰذا اوس نے رجوع سے صرف اس قدر فائدہ اُٹھایا کہ پندرہ مہینے کے
بعد مرا اگر مرگیا یہ اسلئے ہوا کہ پیشگوئی مین یہ بیان تھا کہ فریقین مین سے جو شخص اپنے عقیدہ کے
رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا سو وہ مجھہ سے پہلے مرگیا اِسی طرح وہ غیب کی باتین جو خدا نے مجھے
بتلائی ہین اور پھر اپنے وقت پر پوری ہوئین وہ دس ہزار سے کم نہین مگر کتاب نزول المسیح مین جو
چھپ رہی ہے نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سو ایسی ہین مع ثبوت اور گواہون کے لکھی گئی ہین۔ اور
کوئی ایسی پیشگوئی میری نہین ہے کہ وہ پوری نہین ہوئی یا اُسکے دو حصون مین سے ایک حصہ پورا
نہین ہوچکا۔ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے موہنہ سے نکلی ہو
اسکو نہین ملیگی جسکی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی مگر بے شرمی سے یا بے خبری سے جو چاہے کہے
اور مین دعویٰ سے کہتا ہون کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیان ہین جو نہایت صفائی سے
پوری ہوگئین جن کے لاکھون انسان گواہ ہین اِنکی نظیر اگر گذشتہ نبیون مین تلاش کی جائے
تو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ انکی مثل نہین ملیگی اگر میرے مخالف اسی طریق سے فیصلہ کرتے
تو کبھی سے اُنکی آنکھین کھل جاتین اور مین انکو ایک کثیر انعام دینے کو تیار تھا اگر وہ دُنیا مین کوئی نظیر
ان پیشگوئیون کی پیش کرسکتے محض شرارت سے یا حماقت سے یہ کہنا کہ فلان پیشگوئی پوری نہ ہوئی ہم بجز
اسکے کیا کہین کہ ایسے اقوال کو خباثت اور بدظنی کیطرف منسوب کرین اگر کسی مجمع مین اسی تحقیق کے
لئے گفتگو کرتے تو انکو اپنے قول سے رجوع کرنا پڑتا یا بہت کچھ کھلانا پڑتا۔ ہزارہا پیشگوئیون کا ہو بہو پورا ہو جانا
اور اُن کے پورا ہونے پر ہزارہا گواہ زندہ پائے جانا یہ کچھہ تھوڑی بات نہین ہے گویا خدای عزوجل کو
دکھلا دینا ہے۔ کیا کسی زمانہ مین باستثنائے زمانہ نبوی کے کبھی کسی نے مشاہدہ کیا کہ ہزارہا پیشگوئیان
بیان کی گئین اور وہ سب کی سب روز روشن کیطرح پوری ہوگئین اور ہزارہا لوگون نے ان کے پورے
ہونے پر گواہی دی۔ مین یقیناً جانتا ہون کہ اس زمانہ مین جس طرح خدا تعالیٰ قریب ہوکر ظاہر ہورہا ہے

اور صدہا امور غیب اپنے بندہ پر کہول رہا ہے اس زمانہ کی گذشتہ زمانون مین بہت ہی کم مثال ملیگی۔ لوگ عنقریب دیکہہ لینگے کہ اس زمانہ مین خداتعالی کا چہرہ ظاہر ہوگا گویا وہ آسمان سے اُتریگا اُس نے بہت مدت تک اپنے تئین چہپائے رکہا اور انکار کیا گیا اور چپ رہا لیکن وہ اب نہین چہپائیگا اور دُنیا اُسکی قدرت کے وہ نمونے دیکہے گی کہ کبہی اُن کے باپ دادون نے نہین دیکہے تہے یہ اسلئے ہوگا کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان و زمین کے پیدا کرنیوالے پر لوگون کا ایمان نہین رہا ہونٹہون پر اسکا ذکر ہے لیکن دل اس سے پہر گئے ہین اسلئے خدا نے کہا کہ اب مین نیا آسمان اور نئی زمین بناؤنگا۔ اسکا مطلب یہی ہے کہ زمین مر گئی یعنے زمینی لوگون کے دل سخت ہوگئے گویا مر گئے کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چہپ گیا اور گذشتہ آسمانی نشان سب بطور قصون کے ہوگئے سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان ؟ اور کیا ہے نئی زمین ؟ نئی زمین وہ پاک دل ہین جنکو خدا اپنے ہاتہہ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا اُن سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہین جو اسکے بندے کے ہاتہہ سے اُسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہین لیکن افسوس کہ دُنیا نے خدا کی اس نئی تجلّی سے دشمنی کی۔ انکے ہاتہہ مین بجز قصّون کے اور کچہہ نہین اور انکا خدا انکے اپنے ہی تصوّرات ہین دل ٹہرٹے ہین اور ہمتین تہکی ہوئی ہین اور آنکہون پر پردے ہین۔ دوسری قومین تو خود حقیقی خدا کو کہو بیٹہی ہین انکا کیا ذکر ہے۔ جنہون نے انسانون کے بچون کو خدا بنا لیا۔ مسلمانون کا حال دیکہو کہ وہ کس قدر اس سے دور ہو گئے ہین سچائی کے پکّے دشمن ہین راہ راست کے جانی دشمن کیطرح مخالف ہین مثلاً ندوۃ العلماء نے اسلام کیلئے جو کچہہ دعوی کیا ہے اور یا انجمن حمایت اسلام لاہور جو اسلام کے نام پر مسلمانون کا مال لیتی ہے کیا یہ لوگ خیر خواہ اسلام ہین ؟ کیا یہ لوگ صراط مستقیم کی حمایت کر رہے ہین۔؟ کیا ان کو یاد ہے کہ اسلام کن مصیبتون کے نیچے کُچلا گیا اور دوبارہ تازہ کرنیکے لئے خدا کی عادت کیا ہے۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر مین نہ آیا ہوتا تو ان کے اسلامی حمایت کے دعوی کسیقدر قابل قبول ہو سکتے لیکن اب یہ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہین کہ حمایت کا دعوی کرکے جب آسمان پر ستارہ نکلا تو سب سے پہلے منکر ہو گئے

اب وہ اوس خدا کو کیا جواب دینگے جس نے عین وقت پر مجھے بھیجا ہے مگر انکو تو کچھ پروا نہین **آفتاب** دوپہر کے نزدیک آگیا ابہی اُن کے نزدیک **رات ہے**۔ خدا کا **چشمہ پہوٹ پڑا** مگر ابہی وہ بیابان مین رو رہے ہین اُسکے **آسمانی علوم** کا ایک دریا چل رہا ہے لیکن ان لوگون کو کچھہ بہی خبر نہین۔ اسکے نشان ظاہر ہو رہے ہین لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہین اور نہ صرف غافل بلکہ خدا کے **سلسلہ سے دشمنی** رکھتے ہین۔ یہی حمایت اسلام اور ترویج اسلام اور تعلیم اسلام ہے جو ان کے ہاتہون سے ہو رہی ہے۔ مگر کیا یہ لوگ اپنی روگردانی سے خدا کے سچے ارادہ کو **روک دینگے** جو ابتدا سے تمام نبی اسپر گواہی دیتے آئے ہین۔ نہین بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی **عنقریب** سچی ہونیوالی ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ خدا نے جیسا کہ آج سے دس برس پہلے اپنے بندہ کی تصدیق کے لئے آسمان پر رمضان مین خسوف کسوف کیا اور **نیر النہار اور نیر اللیل** کو میرے لئے گواہ بنا کر **دو نشان** ظاہر فرمائے۔ ایسا ہی اُس نے نبیون کی پیشگوئی کے موافق زمین پر بہی دو نشان ظاہر کئے۔ ایک[1] وہ نشان جسکو تم قران شریف مین پڑہتے ہو وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور حدیث مین پڑہتے ہو وَلَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا جسکی تکمیل کیلئے ارض حجاز مین یعنی مدینہ اور مکہ کی راہ مین ریل بہی طیار ہو رہی ہے۔ دوسرا[2] نشان۔ طاعون کا جیسا کہ خدا تعالی نے فرمایا۔ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا سو خدا نے ملک مین ریل بہی جاری کر دی اور طاعون بہی بہیجدی تا زمین بہی گواہ ہو اور آسمان بہی۔ سو خدا سے **مت لڑو** خدا سے لڑنا بیوقوفی ہے۔ اس سے پہلے خدا نے جب آدم کو خلیفہ بنانا چاہا۔ تو فرشتون نے روکا۔ مگر کیا خدا ان کے قول سے رُک گیا۔ اب خدا نے **دوسرا آدم** پیدا کرنیکے وقت فرمایا اردت ان استخلف فخلقت آدم یعنی مینے ارادہ کیا جو خلیفہ بناؤن پس مینے اس آدم کو پیدا کیا اب بتلاؤ کہ کیا تم خدا کے ارادہ کو روک سکتے ہو پس کیون تم ظنی باتون کا خس و خاشاک پیش کرتے ہو اور یقین کی راہ اختیار نہین کرتے۔ امتحان مین نہ پڑو یقینًا یاد رکہو کہ خدا کے ارادہ کو روکنے والا کوئی نہین اس قسم کی لڑائیان تقوی کا طریق نہین البتہ اگر شک ہی تو یہ طریق ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ

میں نے خدا سے الہام پاکر ایک گروہ انسانوں کے لئے جو میرے قول پر چلنے والے ہیں عذاب طاعون سے بچنے کیلئے خوشخبری پائی ہے اور اسکو شایع کر دیا ہے ایسا ہی اگر اپنی قوم کی بھلائی آپ لوگوں کے دل میں ہے تو آپ لوگ بھی اپنے ہم مذہبوں کیلئے خدا تعالیٰ سے نجات کی بشارت حاصل کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہینگے اور اس بشارت کو میری طرح بذریعہ چھپے ہوئے اشتہاروں کے شایع کریں تا لوگ سمجھ لیں کہ خدا آپ کے ساتھ ہے بلکہ یہ موقعہ عیسائیوں کیلئے بہی بہت ہی خوب ہے وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ نجات مسیح سے ہے پس اب انکا ہی فرض ہے کہ ان مصیبت کے دنوں میں عیسائیوں کو طاعون سے نجات دلا دیں **ان تمام فرقوں** سے جسکی زیادہ سنی گئی وہی **مقبول** ہے۔ اب خدا نے ہر ایک کو موقعہ دیا ہے کہ خواہ مخواہ زمین پر مباحثات نہ کریں اپنی قبولیت بڑھکر دکھلاویں تا طاعون سے بھی بچیں اور انکی سچائی بھی کھل جائے بالخصوص پادری صاحبان جو دنیا اور آخرت میں مسیح **ابن مریم** کو ہی منجی قرار دے چکے ہیں وہ اگر دل سے ابن مریم کو دنیا و آخرت کا مالک سمجھتے ہیں تو اب عیسائیوں کا حق ہے کہ ان کے **کفارہ** سے نمونہ **نجات** دیکھ لیں اس طرح پر گورنمنٹ عالیہ کو بھی بہت آسانی ہو سکتی ہے کہ برٹش انڈیا کے مختلف فرقے جو اپنے اپنے مذہب کی سچائی پر بھروسا رکھتے ہیں اپنے گروہ کے چھڑانے کے لئے اور طاعون سے نجات دینے والے کیلئے یہ انتظام کریں کہ اپنے اس خدا سے جسپر وہ ایمان رکھتے ہیں یا اپنے کسی اور معبود سے جسکو انہوں نے بجائے خدا سمجھ لیا ہے ان مصیبت زدوں کی شفاعت کریں اور اس سے کوئی پختہ وعدہ لیکر اشتہارات کے ذریعہ سے شایع کر دیں جیسا کہ ہمنے یہ اشتہار شائع کر دیا ہے۔ اسمیں تو سراسر مخلوق کی بھلائی اور اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت ہے اور نیز گورنمنٹ کی مدد ہے گورنمنٹ بجز اس کے کیا چاہتی ہے کہ اسکی رعایا طاعون کی بلا سے بچ جائے کسی طرح بچ جائے۔ بالآخر یاد رہے کہ ہم اس اشتہار میں اپنی جماعت کو جو مختلف حصوں پنجاب اور ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے ٹیکا لگوانے سے منع نہیں کرتے جن لوگوں کی نسبت گورنمنٹ کا قطعی حکم ہو انکو ضرور ٹیکا کرانا چاہئے اور گورنمنٹ کے حکم کی اطاعت کرنی چاہئے اور جنکو اپنی رضامندی پر چھوڑا گیا ہے اگر وہ اس تعلیم پر پورے قایم نہیں ہیں جو انکو دی گئی ہے تو ان کو بھی ٹیکا کرانا مناسب ہے تا وہ ٹھوکر نہ کھاویں اور تا وہ اپنی خراب حالت کی وجہ سے خدا کے وعدہ کی نسبت لوگوں کو دھوکا نہ دیں اور اگر

یہ سوال ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے جسکی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے تو مین بطور مختصر چند سطرین نیچے لکھہ دیتا ہون ؎

تعلیم

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھہ چیز نہیں ہے جبتک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر مین داخل ہو جاتا ہی جسکی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام مین یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے مین اسکو بچاؤنگا اس جگہ یہ نہین سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہین جو میرے اس خاک و خشت کے گھر مین بود و باش رکھتے ہین بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہین میرے روحانی گھر مین داخل ہین پیروی کرنیکے لئے یہ باتین ہین کہ وہ یقین کرین کہ انکا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات مین ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسیکا بیٹا نہ کوئی اسکا بیٹا وہ دکھہ اٹھانے اور صلیب پر چڑہنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونیکے اسکی تجلیات الگ الگ ہین انسان کیطرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور مین آوے تو اسکے لئے وہ ایک نیا خدا بنجاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھہ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا مین بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہین کہ خدا مین کچھہ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہین تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اسپر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور مین آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھہ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہان خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اسپر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آرامون پر اور اسکے کل تعلقات پر اوسکو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھہ اسکی راہ مین صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزون پر اوسکو مقدم نہین رکھتی مگر تم اسکو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اسکی جماعت لکھی جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔

مگر تم اُس حالت مین اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم مین اور اُس مین کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اسکی
مرضی اور تمہاری خواہشین اسکی خواہشین ہو جائین اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی
اور نامرادی مین اُسکے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم مین وہ خدا ظاہر ہوگا
جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم مین ہے جو اسپر عمل کرے اور اسکی رضا کا طالب
ہو جائے اور اسکی قضاؤ قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی
کا ذریعہ ہے اور اُسکی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُسکے بندون پر
رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے
رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور
نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بنجاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہین جو حلم ظاہر کرتے ہین مگر وہ اندر
سے بھیڑئے ہین بہت ہین جو اوپر سے صاف ہین مگر اندر سے سانپ ہین سو تم اسکی جناب مین قبول
نہین ہو سکتے جبتک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹون پر رحم کرو نہ انکی تحقیر اور عالم ہو کر
نادانون کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے انکی تذلیل اور امیر ہو کر غریبون کی خدمت کرو نہ خود پسندی
سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہون سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی
پرستش نہ کرو اور اپنے مولے کیطرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے
ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اسکے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ
وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک
شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دُنیا کی لعنتون سے مت ڈرو کہ وہ
دھوئین کیطرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہین اور وہ دن کو رات نہین کر سکتین بلکہ تم خدا کی
لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جسپر پڑتی ہے اسکی دونون جہانون مین بیخکنی کر
جاتی ہے تم ریاکاری کیساتھ اپنے تئین بچا نہین سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اسکی انسان
کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اسکو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ
اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم مین باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی

اور اگر تمہاری کسی پہلو مین تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہین ہو کہ جو قبول کے
لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئین دھوکہ دو کہ جو کچھہ ہمنے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے
کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جسکے بعد وہ تمہین زندہ کریگا تم آپس مین
جلد صلح کرو اور اپنے بھائیون کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھہ صلح پر راضی
نہین وہ کاٹا جائیگا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی
ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کیطرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے
کیلئے تم بلائے گئے ہو اس مین سے ایک فربہ انسان داخل نہین ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتون کو
نہین مانتا جو خدا کے منہ سے نکلین اور مینے بیان کین تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ
جیسے ایک پیٹ مین سے دو بھائی۔ تم مین سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور
بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہین بخشتا سو اسکا مجھہ مین حصہ نہین۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو
کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہین کر سکتا متکبر اسکا قرب حاصل نہین کر سکتا۔ ظالم اسکا
قرب حاصل نہین کر سکتا خائن اسکا قرب حاصل نہین کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اسکے نام کیلئے غیرت مند نہین
اسکا قرب حاصل نہین کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتون یا چیونٹیون یا گدّون کیطرح گرتے ہین اور دنیا سے آرام
یافتہ ہین وہ اسکا قرب حاصل نہین کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھہ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے
بیخبر ہے وہ جو اسکے لئے آگ مین ہے وہ آگ سے نجات دیا جائیگا وہ جو اسکیلئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اسکے لئے دنیا سے
توڑتا ہے وہ اسکو ملیگا تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو
تا وہ بھی تمہارا دوست بنجائے۔ تم ماتحتون پر اور اپنی بیویون پر اور اپنے غریب بھائیون پر رحم کرو تا آسمان سے
تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اسکے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزارون بلاؤن کی جگہ ہے جنمین سے ایک
طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کیساتھہ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائین تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہین
ہوتی جبتک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہین ہوتی جبتک آسمان سے رحم نازل نہ ہو سو تمہاری عقلمندی
اسی مین ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہین دوا اور تدبیر سے ممانعت نہین ہے مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت
ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھکر ہے

اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کیطرح نہ چہوڑو کہ تمہاری اسی مین زندگی ہے
جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائینگے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو
مقدم رکہینگے اونکو آسمان پر مقدم رکہا جائیگا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہین مگر
قرآن۔ اور تمام آدمزادون کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہین مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش
کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کیساتہہ رکہو اور اسکے غیر کو اسپر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان
پر تم نجات یافتہ لکہے جاؤ اور یاد رکہو کہ نجات وہ چیز نہین جو مرنیکے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ
ہے کہ اسی دنیا مین اپنی روشنی دکہلاتی ہے **نجات یافتہ** کون ہے؟ وہ جو یقین رکہتا ہے جو خدا سچ ہے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسمین اور تمام مخلوق مین درمیانی **شفیع** ہے اور آسمان کے نیچے نہ اسکے ہم مرتبہ
کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے **ہم مرتبہ** کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کیلئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ
رہے مگر یہ **برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے** اور اسکے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے
کہ اسکے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکہا اور آخرکار اوسکی روحانی فیض رسانی سے
اس **مسیح موعود** کو دنیا مین بہیجا جسکا آنا اسلامی عمارت کی **تکمیل** کیلئے ضروری تہا کیونکہ ضرور تہا
کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جبتک کہ محمدی سلسلہ کیلئے ایک مسیح **روحانی** رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ
کیلئے دیا گیا تہا اسی کیطرف یہ آیتہ اشارہ کرتی ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ موسیٰ نے وہ متاع پائی جسکو قرون اولیٰ کہو چکے تہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے وہ متاع پائی جسکو موسیٰ کا سلسلہ کہو چکا تہا اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان مین ہزارہا
درجہ بڑہکر مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑہکر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑہکر۔ اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہوین صدی مین ظاہر ہوا جیسا کہ مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد
چودھوین صدی مین ظاہر ہوا تہا+ بلکہ وہ ایسے وقت مین آیا جبکہ مسلمانون کا وہی حال تہا جیسا کہ
مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیون کا حال تہا سو **وہ مین** ہی ہون خدا جو چاہتا ہے
کرتا ہے نادان ہے وہ جو اس سے لڑے اور جاہل ہے وہ جو اسکے مقابل پر یہ اعتراض کرے کہ یون
نہین بلکہ یون چاہئے تہا۔ اور اُس نے مجہے چمکتے ہوئے نشانون کے ساتہہ بہیجا ہے جو دس ہزار

+ یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہین کہ موسیٰ سے چودہوین صدی کے سر پر عیسیٰ ظاہر ہوا تہا دیکہو یہودیونکی تاریخ۔ منہ

سے بھی زیادہ ہین از انجملہ ایک طاعون بھی نشان ہے پس جو شخص مجھہ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت مین محو ہو کر اپنے تمام ارادون کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان آفتون کے دنون مین میری روح اُسکی شفاعت کریگی **سو اے تمام لوگو!** جو اپنے تئین میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُسوقت میری جماعت **شمار** کئے جاؤگے جب سچ مچ **تقوی** کی راہون پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازون کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزون کو خدا کیلئے صدق کے ساتھہ پوری کرو ہر ایک جو زکوۃ کے لایق ہے وہ زکوۃ دے اور جسپر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہین وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہین پہنچ سکتا جو تقوی سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ **تقوی** ہے جس عمل مین یہ جڑ ضایع نہین ہوگی وہ عمل بھی ضایع نہین ہوگا ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنون کے امتحان ہوئے سو **خبردار رہو** ایسا نہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھہ بھی بگاڑ نہین سکتی اگر تمہارا آسمان سے **پختہ تعلق ہے** جب کبھی تم اپنا نقصان کرو تو اپنے ہاتھون سے نہ دشمن کے ہاتھون سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہی تو خدا تمہین ایک لازوال عزت آسمان پر دیگا سو تم اسکو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھہ دئے جاؤ اور اپنی کئی امیدون سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتون سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہین آزماتا ہے کہ تم اسکی راہ مین ثابت قدم ہو یا نہین اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کرین تو تم مارین کھاؤ اور خوش ہو اور گالیان سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیان دیکھو اور پیوند مت توڑو تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال مین انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم مین سست ہو جائیگا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائیگا اور حسرت سے مریگا اور خدا کا کچھہ نہ بگاڑ سکیگا دیکھو **مین** بہت خوشی سے خبر دیتا ہون کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اسکو چنتا ہے وہ اُسکے پاس آجاتا ہے جو اُسکے پاس جاتا ہے جو اسکو عزت دیتا ہے وہ اسکو بھی عزت دیتا ہے ٭

تم اپنے دلون کو سیدھے کرکے اور زبانون اور آنکھون اور کانون کو پاک کرکے اسکی طرف آجاؤ

کہ وہ نہیں قبول کریگا عقیدہ کیرو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھکر ہے اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی **وہ میں ہی ہوں**۔ اور اسمیں دو رنگی نہیں آئی اور تم یقیناً سمجھو کہ **عیسی بن مریم** فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سرینگر محلہ خانیار× میں اسکی قبر ہے خدا تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں اسکے مرجانیکی خبر دی ہے اور اگر اس آیت کے اور معنے ہیں تو عیسی بن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں خبر ہے۔ مرنیکے متعلق جو آیتیں ہیں اگر وہ اور معنی رکھتی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف سمجھتے ہیں تو گویا قرآن نے اسکے مرنیکا کہیں ذکر نہیں کیا کہ وہ کسی وقت مریگا بھی۔ خدا نے ہمارے نبی کے مرنے کی خبر دی مگر سارے قرآن میں عیسی کے مرنے کی خبر نہ دی۔ اسمیں کیا راز ہے اور اگر کہو کہ عیسے کے مرنیکی اس آیۃ میں خبر ہے کہ **فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ*** سو یہ آیت تو صاف دلالت کرتی ہے کہ وہ عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے مر چکے ہیں غرض اگر آیۃ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کے یہ معنی ہیں کہ مع جسم زندہ عیسی کو آسمان پر اٹھا لیا تو کیوں خدا نے ایسے شخص کی موت کا سارے قرآن میں ذکر نہیں کیا جسکی زندگی کے خیال نے لاکھوں کو ہلاک کر دیا گویا خدا نے اسکو ہمیشہ کیلئے اسلئے زندہ رہنے دیا کہ تا لوگ مشرک اور بیدین ہو جائیں اور گویا یہ لوگوں کی غلطی نہیں بلکہ خدا نے یہ سب کچھ خود کیا تا لوگوں کو گمراہ کرے خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اسکو زندہ سمجھا جائے اسکو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔ خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اسکو مردوں میں دیکھ لیا اب بھی تم مانتے نہیں آتے۔ یہ **کیسا ایمان** ہے کیا انسانوں کی باتوں کو خدا کی کلام پر مقدم کرتے ہو

* اسی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام پھر دنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ اگر وہ دنیا میں آنیوالے ہوتے تو اس صورت میں یہ جواب عیسی کا محض جھوٹ ٹھہرتا ہے کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں جو شخص دوبارہ دنیا میں آیا اور چالیس برس رہا....

یہ کیا دین ہے ‡ اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گواہی دی کہ مینے مردہ روحون مین عیسے کو دیکھا بلکہ خود مر کر یہ بہی ظاہر کر دیا کہ اس سے پہلے کوئی زندہ نہین رہا۔ پس ہمارے مخالف جیسا کہ قرآن کو چھوڑتے ہین ویسا ہی سنت کو بہی چھوڑتے ہین کیونکہ مرنا ہمارے نبی کی سنت ہے اگر عیسے زندہ تہا تو مرنے مین ہمارے رسول کی بے عزتی تہی۔ سو تم نہ اہلسنت ہو نہ اہل قرآن جبتک عیسیٰ کی موت کے قائل نہ ہو۔ اور مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہین گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم مین مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہون کیونکہ مین روحانیت کی رو سے اسلام مین **خاتم الخلفاء** ہون جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تہا موسیٰ کے سلسلہ مین ابن مریم مسیح موعود تہا اور محمدی سلسلہ مین مین مسیح موعود ہون سو مین اسکی عزت کرتا ہون جسکا ہمنام ہون اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ مین مسیح ابن مریم کی عزت نہین کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح مین تو اس کے چارون بہائیون کی بہی عزت کرتا ہون ※ کیونکہ پانچون ایک ہی ماں کے بیٹے ہین نہ صرف اسی قدر بلکہ مین تو حضرت مسیح کی دونون حقیقی ہمشیرون کو بہی مقدسہ سمجھتا ہون کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہین اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئین نکاح سے روکا۔ پہر بزرگان قوم کے نہائت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہین کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل مین کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونیکے عہد کو کیون ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیون بنیاد ڈالی گئی یعنے باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونیکے پہر مریم کیون راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح مین آوے مگر مین کہتا ہون کہ یہ سب مجبوریان تہین جو پیش آگئین اس صورت مین وہ لوگ قابل رحم تہے نہ قابل اعتراض ۔

‡ حاشیہ یسوع مسیح کے چار بہائی اور دو بہنین تہین یہ سب یسوع کے حقیقی بہائی اور حقیقی بہنین تہین یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تہی چار بہائیون کے نام یہ ہین۔ یہودا[1] ۔ یعقوب[2] شمعون[3] ۔ یوزس[4] ۔ اور دو بہنون کے نام یہ تہے۔ آسیا[1] ۔ لیدیا[2] ۔ دیکھو کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن گائیلز مطبوعہ لنڈن ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶ ۔ منہ

× نوٹ ۔ قرآن شریف مین ایک آیۃ مین صریح کشمیر کیطرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح اور اسکی والدہ صلیب کے واقعہ کے بعد کشمیر کیطرف چلیگئے جیسا کہ فرماتا ہے وَاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ ۔ یعنی ہمنے عیسیٰ اور اسکی والدہ کو ایک ایسے ٹیلے پر جگہ دی جو آرام کی جگہ تہی اور پانی صاف یعنی چشمون کا پانی وہان تہا سو اسمین خدا تعالےٰ نے کشمیر کا نقشہ کہینچدیا ہے اور اٰوی کا لفظ لغت عرب مین کسی مصیبت یا تکلیف سے پناہ دینے کے لئے آتا ہے اور صلیب سے پہلے عیسیٰ اور اسکی والدہ پر کوئی زمانہ مصیبت کا نہین گذرا جس سے پناہ دیجاتی پس متعین ہوا کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ اور اسکی والدہ کو واقعہ صلیب کے بعد اس ٹیلے پر پہونچایا تہا ۔ منہ

اِن سب باتون کے بعد پھر مین کہتا ہون کہ یہ مت خیال کرو کہ ہمنے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے ظاہر کچھ چیز نہین خدا تمہارے دلون کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کریگا دیکھو مین یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہون کہ گناہ ایک زہر ہے اوسکو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا تمہین طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہین سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت مین سے نہین۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہین چھوڑتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ مین پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہین دیکھتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہین رکھتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہین کرتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہین کرتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص دُعا مین لگا نہین رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہین کرتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہین چھوڑتا جو اوسپر بداثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہین کرتا اور امور معروفہ مین جو خلاف قرآن نہین ہین اُنکی بات کو نہین مانتا اور اُنکی تعہد خدمت سے لاپروا ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اُسکے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہین کرتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنے ادنے خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص نہین چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گنہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع **مسیح موعود و مہدی معہود** نہین سمجھتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ اور جو شخص

امور معروفہ مین میری اطاعت کرنیکے لئے طیار نہین ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے اور جو شخص مخالفون کی جماعت مین بیٹھتا ہے اور ہان مین ہان ملاتا ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب ظالم۔ دروغگو جعلساز اور ان کا ہمنشین اور اپنے بہائیون اور بہنون پر تہمتین لگانیوالا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہین کرتا اور خراب مجلسون کو نہین چہوڑتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ یہ سب زہرین ہین تم ان زہرون کو کہا کر کسی طرح بچ نہین سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہین ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکہتا ہے اور خدا کے ساتہہ صاف نہین ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہین پا سکتا جو صاف دلون کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہین جو دلون کو صاف کرتے ہین اور اپنے دلون کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہین اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندہتے ہین کیونکہ وہ ہرگز ضایع نہین کئے جائینگے ممکن نہین کہ خدا انکو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہین اور خدا اُن کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائین گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود مین ہین اور خدا انکی حمایت مین

کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہین۔ ایسا ہی وہ شخص بہی احمق ہے جو ایک بیباک گنہگار اور بد باطن اور شریر النفس کے فکر مین ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبہی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اسنے نیکون کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ اُنکے لئے بڑے بڑے کام دکہلاتا رہا ہے اور اب بہی دکہلائیگا وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفادارون کے لئے اُسکے عجیب کام ظاہر ہوتے ہین دُنیا چاہتی ہے کہ انکو کہا جائے اور ہر ایک دشمن اُنپر دانت پیستا ہے مگر وہ جو انکا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے انکو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان مین انکو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چہوڑے۔ ہم اُسپر ایمان لائے ہمنے اُسکو شناخت کیا۔ تمام دُنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے زبردست نشان دکہلائے جس نے مجہے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بہیجا اسکے سوا کوئی خدا نہین نہ آسمان مین نہ زمین مین

ا سپر ایمان نہین لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان مین گرفتار رہے۔ ہمنے اپنے خدا کی
ب کیطرح روشن وحی پائی ہمنے اُسے دیکھہ لیا کہ دُنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہین
کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جسکو ہمنے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتون کا مالک ہے جسکو ہمنے دیکھا
سچ تو یہ ہے کہ اُسکے آگے کوئی بات اَنہونی نہین مگر وہی جو اُسکی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے
سو جب تم دعا کرو تو اُن جاہل نیچریون کیطرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا
بیٹھے ہین جسپر خدا کی کتاب کی مہر نہین کیونکہ وہ مردود ہین اُنکی دعائین ہرگز قبول نہین ہونگی
وہ اندھے ہین نہ سوجاکھے وہ مُردے ہین نہ زندے خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش
کرتے ہین اور اُسکی بے انتہا قدرتون کی حد بست ٹھہراتے ہین اور اُسکو کمزور سمجھتے ہین سو اُن سے
ایسا ہی معاملہ کیا جائیگا جیسا کہ اُنکی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے
کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہرایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت
کے عجائبات دیکھے گا جو ہمنے دیکھے ہین اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اُس
شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اُسکو بڑی مشکلات کے وقت جو اُسکے نزدیک قانون
قدرت کے مخالف ہین دعا کرنیکا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہرایک چیز پر قادر نہین سمجھتا۔ مگر اے سعید
انسان تو ایسا مت کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بیشمار ستارون کو بغیر ستونون کے لٹکا دیا اور جس نے
زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اُسپر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام مین عاجز
آجائیگا* بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی ہمارے خدا مین بیشمار عجائبات ہین مگر وہی دیکھتے
ہین جو صدق اور وفا سے اسکے ہوگئے ہین وہ غیرون پر جو اسکی قدرتون پر یقین نہین رکھتے
اور اسکے صادق وفادار نہین ہین وہ عجائبات ظاہر نہین کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جسکو
اب تک یہ پتہ نہین کہ اُسکا ایک خدا ہے جو ہرایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے
ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا مین ہین کیونکہ ہمنے اسکو دیکھا اور ہرایک خوبصورتی اسمین
پائی۔ یہ دولت لینے کے لایق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق
ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو

* خدا کسی کام مین عاجز نہین آتا۔ ہان خدا کی کتاب نے دعا کے بارہ مین یہ قانون پیش کیا ہے کہ وہ نہایت رحم سے نیک انسان کے ساتھ
دوستون کیطرح معاملہ کرتا ہے یعنی کبھی تو اپنی مرضی کو چھوڑکر اسکی دعا سنتا ہے جیسا کہ خود فرمایا ادعونی استجب لکم اور کبھی اپنی مرضی ہی

کہ وہ تمہین سیراب کریگا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہین بچائیگا۔ مین کیا کرون اور کس طرح اس خوشخبری کو دلون مین بٹھادون۔ کس دف سے مین بازارون مین منادی کرون کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لین اور کس دوا سے مین علاج کرون تا سننے کیلئے لوگون کے کان کھلین

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالے تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اُسے دیکھیگا اور اسکے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہین جانتے کہ تمہارے خدا مین کیا کیا قدرتین ہین۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضایع ہونے سے روتا ہے اور چیخین مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنیوالا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بیخود کیون ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم مین تمہارا مددگار ہے تم بغیر اُسکے کچھہ بھی نہین اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیرین کچھہ چیز ہین۔ غیر قومون کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہین اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہون نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گدھ اور کتے مردار کھاتے ہین انہون نے مردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دور جا پڑے انسانون کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح ان مین سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے انکے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے اُنکے تمام اندرونی اعضا کاٹ دئے ہین پس تم اس جذام سے ڈرو مین تمہین حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہین کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہون کہ تم غیر قومون کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کردو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہین آنکھہ ہو تو تمہین نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھہ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اوسکے اذن سے۔ ایک مُردہ اسپر ہنسی کریگا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اسکے لئے بہتر تھا۔ خبردار !!! تم غیر قومون کو دیکھہ کر انکی ریس مت کرو کہ انہون نے دنیا کے

منصوبون مین بہت ترقی کرلی ہے آؤ ہم بہی انہین کے قدم پر چلین۔ سنو اور سمجہو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہین جو تمہین اپنی طرف بلاتا ہے انکا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اسلئے وہ غفلت مین چہوڑے گئے ہین تمہین دنیا کے کسب اور حرفت سے نہین روکتا مگر تم اُن لوگون کے پیرو مت بنو جنہون نے سب کچہہ دُنیا کو ہی سمجہہ رکہا ہے چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام مین خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹون سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے تم راستباز اُسوقت بنوگے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اسکے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمین یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کریگی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کہولی جائیگی۔ اپنی جانون پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہین اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہین یہانتک کہ طاقت مانگنے کیلئے وہ مونہہ سے انشاء اللہ بہی نہین نکالتے اُنکے پیرو مت بنجاؤ۔ خدا تمہاری آنکہین کہولے تا تمہین معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیان اپنی چہت پر قائم رہ سکتی ہین۔ نہین بلکہ یک دفعہ گرینگی اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بہی ہو جائین۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہین رہ سکتین اگر تم اس سے مدد نہین مانگوگے اور اُس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہین ٹہراؤگے تو تمہین کوئی کامیابی حاصل نہین ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مروگے۔ یہ مت خیال کرو کہ پہر دوسری قومین کیونکر کامیاب ہو رہی ہین حالانکہ وہ اُس خدا کو جانتی بہی نہین جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اسکا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چہوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان مین ڈالی گئی ہین خدا کا امتحان کبہی اس رنگ مین ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چہوڑتا ہے اور دُنیا کی مستیون اور لذتون سے دل لگاتا ہے اور دُنیا کی دولتون کا خواہشمند ہوتا ہے تو دُنیا کے دروازے اُسپر کہولے جاتے ہین اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات مین ہی مرتا اور ابدی جہنم مین ڈالا جاتا ہے اور کبہی اس رنگ مین بہی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے

بھی نامراد کہا جاتا ہے مگر موخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہین جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلا امتحان الاز یادہ مغرور ہوتا ہے بہرحال یہ دونون فریق مغضوب علیہم ہین سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اس حیّ و قیوم خدا سے یہ لوگ بیخبر ہین بلکہ لاپرواہین اور اس سے مونہہ پھیر رہے ہین تو سچی خوشحالی انکو کہان نصیب ہو سکتی ہے مبارک ہو وہ انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہین سمجھا اسی طرح تمہین چاہئے کہ اس دنیا کے فلسفیون کی پیروی مت کرو اور انکو عزت کی نگہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیان ہین سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہین اپنی کلام مین سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہین اور کامیاب ہین وہ لوگ جنہون نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب مین ڈھونڈا - نادانی کی راہین کیون اختیار کرتے ہو کیا تم خدا کو وہ باتین سکھلاؤ گے جو اُسے معلوم نہین - کیا تم اندھون کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہین راہ دکھلاوین - اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہین کیا راہ دکھائیگا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جسکا تمہین وعدہ دیا گیا ہے تم روح کے وسیلہ سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیرون کی رسائی نہین اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اسے پاؤ گے - تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے وہ جو خود مردار خوار ہے وہ کہان سے تمہارے لئے پاک غذا لائیگا - وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہین دکھلائیگا - ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے پس تم زمینی لوگون سے کیا ڈھونڈتے ہو جنکی روحین آسمان کیطرف جاتی ہین وہی حکمت کے وارث ہین جنکو خود تسلی نہین وہ کیونکر تمہین تسلی دے سکتے ہین مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے پہلے صدق و صفا ضروری ہے پھر بعد اسکے یہ سب کچھ تمہین ملیگا - یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہین بلکہ پیچھے رہ گئی ہے* اور روح القدس اب اتر نہین سکتا بلکہ پہلے زمانون مین ہی اُتر چکا - اور مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اترنیکا کبھی دروازہ بند نہین ہوتا - تم اپنے دلون کے دروازے کھول دو تا وہ انمین داخل ہو تم اُس آفتاب سے خود اپنے تئین دور ڈالتے ہو جبکہ اُس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو - اے نادان اُٹھ اور اُس کھڑکی کو کھولدے

* قران شریف پر شریعت ختم ہو گئی مگر وحی ختم نہین ہوئی کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے جس دین مین وحی الہی کا سلسلہ جاری نہیں وہ دین مردہ ہے اور خدا اُس کے ساتھ نہین - منہ

تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائیگا جبکہ خدا نے دنیا کے فیضون کی راہین اس
زمانہ مین تمپر بند نہین کین بلکہ زیادہ کین تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہین
جنکی اسوقت تمہین بہت ضرورت تہی وہ تمپر اُسنے بند کردی ہین ہرگز نہین بلکہ بہت صفائی سے
وہ دروازہ کہولا گیا ہے۔ اب جبکہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورہ فاتحہ مین سکہلائی گئی
گذشتہ تمام نعمتون کا تمپر دروازہ کہول دیا ہے تو تم کیون ان کے لینے سے انکار کرتے
ہو اُس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آجائے گا۔ اس دودہ کے لئے تم بچہ کیطرح رونا شروع
کرو کہ دودہ پستان سے خود بخود اُتر آئیگا۔ رحم کے لائق بنو تا تمپر رحم کیا جائے اضطراب دکہلاؤ
تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتہ تمہین پکڑ لے کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے
پر اُن کیلئے آسان کیجاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑہے مین پڑتے ہین وہ
اپنے دلون مین فیصلہ کر لیتے ہین کہ ہمین آگ منظور ہے ہم ہین اپنے محبوب کے لئے جلین گے
پہر وہ آگ مین اپنے تئین ڈال دیتے ہین پس کیا دیکہتے ہین کہ وہ بہشت ہی ہے جو خدا نے
فرمایا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا الخ یعنے اسے بردو اور
اے نیکو تم مین سے کوئی بہی نہین جو جہنم کی آگ پر گذر نہ کرے مگر وہ جو خدا کے لئے اُس آگ
مین پڑتے ہین وہ نجات دئے جائینگے لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کیلئے آگ پر چلتا ہے وہ
آگ اُسے کہا جائیگی پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہین اور بدبخت
وہ جو اپنے نفس کیلئے خدا سے جنگ کر رہے ہین اور اس سے موافقت نہین کرتے جو شخص اپنے نفس کے
لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان مین ہرگز داخل نہین ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک
شعشہ قرآن شریف کا بہی تمپر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نجاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا
بہی قابل پاداش ہے وقت تہوڑا ہے اور کار عمر ناپید ا تیز قدم اُٹہاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچہہ پیش
کرنا ہے وہ بار بار دیکہہ لو ایسا نہ ہو کہ کچہہ رہ جائے اور زیان کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور
کہوٹی متاع ہو جو شاہی دربار مین پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔

مینے سُنا ہے کہ بعض تم سے حدیث کو بکلی نہین مانتے اگر وہ ایسا کرتے ہین تو سخت غلطی

کرتے ہین مینے یہ تعلیم نہین دی کہ ایسا کرو بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزین ہین کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہین دی ہین - سب سے اول قرآن ہے* جسمین خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے اور جسمین اُن اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاری مین تہے جیسا کہ یہ اختلاف اور غلطی کہ عیسٰے بن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا اور وہ لعنتی ہوا اور دوسرے نبیون کیطرح اُسکا رفع نہین ہوا اسی طرح قرآن مین منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت کرو نہ انسان کی نہ حیوان کی نہ سورج کی نہ چاند کی اور نہ کسی اور ستارہ کی اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی - سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بہی نہ اُٹہاؤ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم مین سے ایک چہوٹے سے حکم کو بہی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتہ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہین قرآن نے کہولین اور باقی سب اُسکے ظل تہے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑہو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تمنے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ **الخیر کلہ فی القرآن** - کہ تمام قسم کی بہلائیان قرآن مین ہین یہی بات سچ ہے افسوس اُن لوگون پر جو کسی اور چیز کو اُسپر مقدم رکہتے ہین تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن مین ہے کوئی بہی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہین جو قرآن مین نہین پائی جاتی تمہارے ایمان کا مُصدّق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہین جو بلاواسطہ قرآن تمہین ہدایت دے سکے - خدا نے تمپر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہین عنایت کی - مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ وہ کتاب جو تمپر پڑہی گئی اگر عیسائیون پر پڑہی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہین دیگئی اگر بجائے توریت کے یہودیون کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اِس نعمت کی قدر کرو جو تمہین دیگئی - یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تہی **قرآن** وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتین ہیچ ہین - انجیل کے لانیوالا وہ **روح القدس** تہا جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا جو

* دوسرا ذریعہ ہدایت کا سُنت ہے یعنی وہ پاک نمونے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے مثلاً نماز پڑہ کے دکھلائی کہ یون نماز چاہیئے اور روزہ رکھہ کر دکھلایا کہ یون روزہ چاہیئے اسکا نام سُنت ہے یعنی روش نبوی جو خدا کے قول کو فعل کے رنگ مین دکھلاتے رہے سُنت اِسی کا نام ہے - تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے جو آپکے بعد آپکے اقوال جمع کئے گئے اور حدیث کا رُتبہ قرآن اور سُنت سے کمتر ہے کیونکہ اکثر حدیثین ظنی ہیں لیکن اگر ساتھ سُنت ہو تو وہ اُسکو یقینی کر دیگی منہ

ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جسکو بلی بہی پکڑ سکتی ہے اسی لئیے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑہے مین پڑتے گئے اور روحانیت انمین باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تہا مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل مین ظاہر ہوا تہا جس نے زمین سے لیکر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سما کو بہر دیا تہا۔ پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلی عظیم جس کا قرآن شریف میں بہی ذکر ہے قرآن ایک ہفتہ مین انسان کو پاک کرسکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو قرآن تمکو نبیون کیطرح کرسکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بہاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتدا مین ہی اپنے پڑہنے والون کو یہ دعا سکہلائی اور یہ امید دی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنے ہمین اپنی اُن نعمتون کی راہ دکہلا جو پہلون کو دکہلائی گئی۔ جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تہے پس اپنی ہمتین بلند کرلو اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو کہ وہ تمہین وہ نعمتین دینا چاہتا ہے جو پہلون کو دی تہین۔ کیا اوس نے بنی اسرائیل کا ملک اور بنی اسرائیل کا بیت مقدس تمہین عطا نہین کیا جو آجتک تمہارے قبضہ مین ہے پس اے سست اعتقادو اور کمزور ہمتو کیا تمہین یہ خیال ہے کہ تمہارے خدا نے جسمانی طور پر تو بنی اسرائیل کے تمام املاک کا تمہین قائم مقام کردیا۔ مگر روحانی طور پر تمہین قائم مقام نہ کرسکا بلکہ خدا کا تمہاری نسبت ان سے زیادہ فیض رسانی کا ارادہ ہے خدا نے اُنکے روحانی جسمانی متاع و مال کا تمہین وارث بنایا مگر تمہارا وارث کوئی دوسرا نہ ہوگا جبتک کہ قیامت آجاوے خدا انمہین نعمت وحی اور الہام اور مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ سے ہرگز محروم نہین رکہے گا وہ تم پر وہ سب نعمتین پوری کرے گا جو پہلون کو دی گئیں لیکن جو شخص گستاخی کی راہ سے خدا پر جہوٹہ باندہے گا اور کہیگا کہ خدا کی وحی میری پر نازل ہوئی حالانکہ نہین نازل ہوئی اور یا کہے گا کہ مجہے شرف مکالمات اور مخاطبات الہیہ کا نصیب ہوا حالانکہ نہین نصیب ہوا تو مین خدا اور اسکے ملایکہ کو گواہ رکہہ کر کہتا ہون کہ وہ ہلاک کیا جائیگا کیونکہ اوس نے اپنے خالق پر جہوٹ باندہا اور فریب کیا اور سخت بیباکی اور شوخی ظاہر کی سو تم اس مقام مین ڈرو لعنت ہے ان لوگون پر جو جہوٹے

خوابین بناتے ہین اور جھوٹے مکالمات اور مخاطبات کا دعوی کرتے ہین گویا وہ دل مین خیال کرتے ہین کہ خدا نہین پر خدا کا عقاب انکو سخت پکڑے گا اور اُن کا بُرا دن اُن سے ٹل نہین سکتا سو تم صدق اور راستی اور تقوی اور محبت ذاتیہ الہیہ مین ترقی کرو اور اپنا کام یہی سمجھو جبتک زندگی ہے پھر خدا تم مین سے جسکی نسبت چاہیگا اسکو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے بھی مشرف کریگا تمہین ایسی تمنا بھی نہین چاہیئے تا نفسانی تمنا کی وجہ سے سلسلہ شیطانیہ شروع نہ ہو جائے جس سے کئی لوگ ہلاک ہو جاتے ہین پس تم خدمت اور عبادت مین لگے رہو تمہارے تمام کوشش اسی مین مصروف ہونی چاہیئے کہ تم خدا کے تمام احکام کے پابند ہو جاؤ اور یقین مین ترقی چاہو نجات کے لئے نہ الہام نمائی کیلئے قرآن شریف نے تمہارے لئے بہت پاک احکام لکھے ہین جنمین سے ایک یہ ہے کہ تم شرک سے بکلی پرہیز کرو کہ مشرک سرچشمہ نجات سے بے نصیب ہے۔ تم جھوٹ نہ بولو کہ جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے۔ قرآن تمہین انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ صرف بدنظری اور شہوت کے خیال سے نامحرم عورتون کو مت دیکھو اور بجز اسکے دیکھنا حلال۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ دیکھ نہ بدنظری سے اور نہ نیک نظری سے کہ یہ سب تمہارے لئے ٹھوکر کی جگہ ہے بلکہ چاہیئے کہ نامحرم کے مقابلہ کیوقت تیری آنکھ خوابیدہ رہے تجھے اسکی صورت کی کچھ بھی خبر نہ ہو مگر اُسی قدر جیسا کہ ایک دُھندلی نظر سے ابتدا نزول الماء مین انسان دیکھتا ہے۔ قرآن تمہین انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ اتنی شراب مت پیو کہ مست ہو جاؤ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ پی ورنہ تجھے خدا کی راہ نہین ملیگی اور خدا تجھ سے ہمکلام نہین ہوگا اور نہ پلیدیون سے پاک کریگا اور وہ کہتا ہے کہ یہ شیطان کی ایجاد ہے تم اس سے بچو۔ قرآن تمہین انجیل کیطرح فقط یہ نہین کہتا کہ اپنے بھائی پر بے سبب غصہ مت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ نہ صرف اپنے ہی غصہ کو تھام بلکہ تواصوا بالمرحمہ پر عمل بھی کر اور دوسرون کو بھی کہتا رہ کہ ایسا کرین اور نہ صرف خود رحم کر بلکہ رحم کیلئے اپنے تمام بھائیون کو وصیت بھی کر۔ اور قرآن تمہین انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ بجز زناہ کے اپنی بیوی کی ہر ایک ناپاکی پر صبر کرو اور طلاق مت دو بلکہ وہ کہتا ہے الطیبات للطیبین قرآن کا یہ منشا ہے کہ

ناپاک پاک کے ساتھ رہ نہیں سکتا۔ پس اگر تیری بیوی زنا تو نہیں کرتی مگر شہوت کی نظر سے غیر لوگوں کو دیکھتی ہے اور اُن سے بغل گیر ہوتی ہے اور زنا کے مقدمات اس سے صادر ہوتے ہیں گو ابھی تکمیل نہیں ہوئی اور غیر کو اپنی برہنگی دکھلا دیتی ہے اور مشرکہ اور مفسدہ ہے اور جس پاک خدا پر تو ایمان رکھتا ہے اس سے وہ بیزار ہے تو اگر وہ باز نہ آوے تو تو اُسے طلاق دے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے اعمال میں تجھ سے علیحدہ ہوگئی اور تیرے جسم کا ٹکڑہ نہیں رہی۔ پس تیرے لئے اب جائز نہیں ہے کہ تو دیوثی سے اسکے ساتھ بسر کرے کیونکہ اب وہ تیرے جسم کا ٹکڑہ نہیں ایک گندہ اور متعفن عضو ہے جو کاٹنے کے لائق ہے ایسا نہ ہو کہ وہ باقی عضو کو بھی گندہ کرے اور تو مرجاوے۔ اور قرآن تمہیں انجیل کیطرح یہ نہیں کہتا کہ ہرگز قسم نہ کھا بلکہ بیہودہ قسموں سے تمہیں روکتا ہے کیونکہ بعض صورتوں میں قسم فیصلہ کے لئے ایک ذریعہ ہے اور خدا کسی ذریعہ ثبوت کو ضائع کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اس سے اسکی حکمت تلف ہوتی ہے یہ طبعی امر ہے کہ جب کوئی انسان ایک تنازعہ فیہ امر میں گواہی نہ دے تب فیصلہ کے لئے خدائی گواہی کی ضرورت ہے اور قسم خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے۔ اور قرآن تمہیں انجیل کیطرح یہ نہیں کہتا کہ ہر ایک جگہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ وہ کہتا ہے جزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ یعنی بدی کا بدلہ اسیقدر بدی ہے جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اُسے اُس کا بدلہ دیگا۔ پس قرآن کے رو سے نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے اور نہ ہر ایک جگہ عفو قابل تعریف ہے بلکہ محل شناسی کرنی چاہیئے اور چاہیئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت بپابندی محل و مصلحت ہو نہ بیقیدی کے رنگ میں یہی قرآن کا مطلب ہے۔ اور قرآن انجیل کیطرح یہ نہیں کہتا کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو بلکہ وہ کہتا ہے کہ چاہیے کہ نفسانی رنگ میں تیرا کوئی بھی دشمن نہ ہو اور تیری ہمدردی ہر ایک کیلئے عام ہو مگر جو تیرے خدا کا دشمن تیرے رسول کا دشمن اور کتاب اللہ کا دشمن ہے وہی تیرا دشمن ہوگا سو تو ایسوں کو بھی دعوت اور دعا سے محروم نہ رکھ اور چاہیئے کہ تو انکے اعمال سے دشمنی رکھے نہ انکی ذات سے اور کوشش کرے کہ وہ درست ہو جائیں اور اس بارہ میں

فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰي یعنے خدا تم سے
کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھہ پیش آیا کرو پھر اس سے بڑھکر یہ ہے
کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہین کی۔ پھر اس سے بڑھکر یہ ہے کہ تم مخلوق
خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھہ پیش آؤ کہ گویا تم اُنکے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائین اپنے بچون سے
پیش آتی ہین کیونکہ احسان مین ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنیوالا کبھی
اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو مان کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی
خودنمائی نہین کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیون کا طبعی جوش ہے جو مان کیطرح ہو اور یہ آیت
نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے خدا سے عدل یہ ہے کہ اسکی نعمتونکو
یاد کر کے اسکی فرمان برداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اسکی ذات پر ایسا یقین کر لینا
کہ گویا اسکو دیکھہ رہا ہے اور خدا سے ایتاء ذی القربے یہ ہے کہ اُسکی عبادت نہ تو بہشت کے
طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے
تب بھی جوش محبت اور اطاعت مین فرق نہ آوے۔ اور انجیل مین لکھا گیا ہے کہ جو لوگ تمپر
لعنت کرین اُن کے لئے برکت چاہو مگر قرآن کہتا ہے کہ تم اپنی خودی سے کچھہ بھی نہ کرو۔
تم اپنے دل سے جو خدا کی تجلیات کا گھر ہے فتوے پوچھو کہ ایسے شخص کے ساتھہ کیا معاملہ چاہئیے
پس اگر خدا تمہارے دل مین ڈالے کہ یہ لعنت کرنیوالا قابل رحم ہے اور آسمان مین اُسپر لعنت
نہین تو تم بھی لعنت نہ کرو تا خدا کے مخالف نہ ٹھہرو۔ لیکن اگر تمہارا کانشنس اسکو معذور نہین ٹھہراتا
اور تمہارے دل مین ڈالا گیا ہے کہ آسمان پر اس شخص پر لعنت ہے تو تم اس کے لئے برکت نہ چاہو
جیسا کہ شیطان کے لئے کسی نبی نے برکت نہین چاہی اور کسی نبی نے اسکو لعنت سے آزاد نہین
کیا۔ مگر کسی کی نسبت لعنت مین جلدی نہ کرو کہ بہتری بدظنیان جھوٹھیان ہین اور بہتیری لعنتین
اپنے ہی پر پڑتی ہین سنبھل کر قدم رکھو اور خوب پڑتال کر کے کوئی کام کرو اور خدا سے مدد مانگو
کیونکہ تم اندھے ہو ایسا نہ ہو کہ عادل کو ظالم ٹھہراؤ۔ اور صادق کو کاذب خیال کرو۔ اس طرح تم اپنے
خدا کو ناراض کر دو اور تمہارے سب نیک اعمال حبط ہو جاوین۔

ایسا ہی انجیل مین کہا گیا ہے کہ تم اپنے نیک کامون کو لوگون کے سامنے دکھلانے کیلئے نہ کرو مگر قرآن کہتا ہے کہ تم ایسا مت کرو کہ اپنے سارے کام لوگون سے چہپاؤ بلکہ تم حسب مصلحت بعض اپنے نیک اعمال پوشیدہ طور پر بجالاؤ جبکہ تم دیکہو کہ پوشیدہ کرنا تمہاری نفس کے لئے بہتر ہے اور بعض اعمال دکہلا کر بہی کرو جبکہ تم دیکہو کہ دکہلانے مین عام لوگون کی بہلائی ہے تا تمہین دو بدلے ملین اور تا کمزور لوگ کہ جو ایک نیکی کے کام پر جرأت نہین کر سکتے وہ بہی تمہاری پیروی سے اُس نیک کام کو کر لین ۔ غرض خدا نے جو اپنے کلام مین فرمایا ۔ سرًّا و علانیۃ یعنے پوشیدہ بہی خیرات کرو اور دکہلا دکہلا کر بہی ان احکام کی حکمت اوس نے خود فرما دی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف قول سے لوگون کو سمجہاؤ بلکہ فعل سے بہی تحریک کرو کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہین کرتا بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا بہت اثر ہوتا ہے ۔

ایسا ہی انجیل مین ہے کہ جب تو دعا مانگے تو اپنی کوٹہری مین جا ۔ مگر قرآن سکہاتا ہے کہ اپنی دعا کو ہر ایک موقعہ پر پوشیدہ مت کرو بلکہ تم لوگون کے روبرو اور اپنے بہائیون کے مجمع کے ساتہہ بہی کہلی طور پر دعا کیا کرو تا اگر کوئی دعا منظور ہو تو اس مجمع کیلئے ایمان کی ترقی کا موجب ہو اور تا دوسرے لوگ بہی دعا مین رغبت کرین ۔

ایسا ہی انجیل مین ہے کہ تم اس طرح دعا کرو کہ اے ہمارے باپ کہ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو ۔ تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر آوے ہماری روزانہ روٹی آج ہمین بخش ۔ اور جس طرح ہم اپنے قرضدارون کو بخشتے ہین تو اپنے قرض کو ہمین بخشدے اور ہمین آزمایش مین نہ ڈال بلکہ برائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہین ۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ یہ نہین کہ زمین تقدیس سے خالی ہے بلکہ زمین پر بہی خدا کی تقدیس ہو رہی ہے نہ صرف آسمان پر جیسا کہ وہ فرماتا ہے وان من شیءٍ الا یسبح بحمدہ ۔ یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض یعنی ذرہ ذرہ زمین کا اور آسمان کا خدا کی تحمید اور تقدیس کر رہا ہے اور جو کچہہ انمین ہے وہ تحمید اور تقدیس مین مشغول ہے پہاڑ اوسکی ذکر مین مشغول ہین دریا اوسکے ذکر مین مشغول ہین درخت اُسکے ذکر مین مشغول ہین اور بہت سے راستباز

اسکے ذکر مین مشغول ہین اور جو شخص دل اور زبان کے ساتھہ اسکے ذکر مین مشغول نہین اور خدا کے آگے فروتنی نہین کرتا اس سے طرح طرح کے شکنجون اور عذابون سے قضا و قدر الٰہی فروتنی کرا رہی ہے اور جو کچھہ فرشتون کے بارے مین خدا کی کتاب مین لکھا ہے کہ وہ نہایت درجہ اطاعت کر رہے ہین یہی تعریف زمین کے پات پات اور ذرہ ذرہ کی نسبت قرآن شریف مین موجود ہے کہ ہر ایک چیز اوسکی اطاعت کر رہی ہے ایک پتہ بھی بجز اُسکے امر کے گر نہین سکتا اور بجز اس کے حکم کے نہ کوئی دوا شفا دے سکتی ہے اور نہ کوئی غذا موافق ہو سکتی ہے اور ہر ایک چیز غایت درجہ کی تذلل اور عبودیت سے خدا کے آستانہ پر گری ہوئی ہے اور اُسکی فرمانبرداری مین مستغرق ہے پہاڑون اور زمین کا ذرہ ذرہ اور دریاؤن اور سمندرون کا قطرہ قطرہ اور درختون اور بوٹیون کا پات پات اور ہر ایک جُز اُن کا اور انسان اور حیوانات کے کل ذرات خدا کو پہچانتے ہین اور اسکی اطاعت کرتے ہین اور اسکی تحمید و تقدیس مین مشغول ہین اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض یعنے جیسے آسمان پر ہر ایک چیز خدا کی تسبیح و تقدیس کر رہی ہے ویسے زمین پر بھی ہر ایک چیز اُسکی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔ پس کیا زمین پر خدا کی تحمید و تقدیس نہین ہوتی ایسا کلمہ ایک کامل عارف کے مونہہ سے نہین نکل سکتا بلکہ زمین کی چیزون مین سے کوئی چیز تو شریعت کے احکام کی اطاعت کر رہی ہے اور کوئی چیز قضا و قدر کے احکام کے تابع ہے اور کوئی دونون کی اطاعت مین کمربستہ ہے کیا بادل کیا ہوا کیا آگ کیا زمین سب خدا کی اطاعت اور تقدیس مین محو ہین اگر کوئی انسان الٰہی شریعت کے احکام کا سرکش ہے تو الٰہی قضا و قدر کے حکم کا تابع ہے۔ ان دونون حکومتون سے باہر کوئی نہین کسی نہ کسی آسمانی حکومت کا جُوا ہر ایک کی گردن پر ہے۔ ہان البتہ انسانی دلون کی صلاح اور فساد کے لحاظ سے غفلت اور ذکر الٰہی نوبت بہ نوبت زمین پر اپنا غلبہ کرتے ہین مگر بغیر خدا کی حکمت اور مصلحت کے یہ مد و جزر خود بخود نہین خدا نے چاہا کہ زمین مین ایسا ہو سو ہو گیا سو ہدایت اور ضلالت کا دور بھی دن رات کے دور کی طرح خدا کے قانون اور اذن کے موافق چل رہا ہے نہ خود بخود باوجود اسکے ہر ایک چیز اسکی آواز سنتی ہے اور اسکی پاکی یاد کرتی ہے مگر انجیل کہتی ہے کہ زمین خدا کی تقدیس سے خالی

ہے ؟ اسکا سبب اس انجیلی دعا کے اگلے فقرہ مین بطور اشارہ بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ
کہ ابھی اوسمین خدا کی بادشاہت نہین آئی اسلئے حکومت نہ ہونیکی وجہ سے نہ کسی اور وجہ سے
خدا کی مرضی ایسے طور سے زمین پر نافذ نہین ہوسکی جیسا کہ آسمان پر نافذ ہے مگر قرآن کی تعلیم
سراسر اسکے برخلاف ہے وہ توصاف لفظون مین کہتا ہے کہ کوئی چور خونی۔ زانی۔ کافر
فاسق۔ سرکش۔ جرایم پیشہ کسی قسم کی بدی زمین پر نہین کرسکتا جبتک کہ آسمان پر سے
اُسکو اختیار نہ دیا جائے پس کیونکر کہا جائے کہ آسمانی بادشاہت زمین پر نہین کیا کوئی
مخالف قبضہ زمین پر خدا کی احکام کے جاری ہونے سے مزاحم ہے سبحان اللہ ایسا ہرگز نہین
بلکہ خدا نے خود آسمان پر فرشتون کے لئے جدا قانون بنایا اور زمین پر انسانون کے لئے
جدا اور خدا نے اپنی آسمانی بادشاہت مین فرشتون کو کوئی اختیار نہین دیا بلکہ اون کی فطرت
مین ہی اطاعت کا مادہ رکہدیا ہے وہ مخالفت کر ہی نہین سکتے اور سہو و نسیان اُنپر وارد
نہین ہوسکتا لیکن انسانی فطرت کو قبول عدم قبول کا اختیار دیا گیا ہے اور چونکہ یہ اختیار اوپر
سے دیا گیا ہے اسلئے نہین کہہ سکتے کہ فاسق انسان کے وجود سے خدا کی بادشاہت
زمین سے جاتی رہی بلکہ ہر رنگ مین خدا کی ہی بادشاہت ہے ہان صرف قانون دو ہین۔
ایک آسمانی فرشتون کے لئے قضا و قدر کا قانون ہے کہ وہ بدی کر ہی نہین سکتے اور
ایک زمین پر انسانون کیلئے خدا کے قضا و قدر کے متعلق ہے اور وہ یہ کہ آسمان سے
ان کو بدی کرنیکا اختیار دیا گیا ہے مگر جب خدا سے طاقت طلب کرین یعنی استغفار
کرین تو روح القدس کی تائید سے اُنکی کمزوری دور ہوسکتی ہے اور وہ گناہ کے ارتکاب
سے بچ سکتے ہین جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے ہین اور اگر ایسے لوگ ہین کہ گنہگار
ہو چکے ہین تو استغفار اُن کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے
بچائے جاتے ہین کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہین رہ سکتی۔ اور جرائم پیشہ جو استغفار
نہین کرتے یعنی خدا سے طاقت نہین مانگتے وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہین۔ دیکھو
آجکل طاعون بھی بطور سزا کے زمین پر اُتری ہے اور خدا کے سرکش اوس سے ہلاک ہوتے

جاتے ہین پہر کیونکر کہا جائے کہ خدا کی بادشاہت زمین پر نہین یہ خیال مت کرو کہ اگر زمین پر خدا کی بادشاہت ہے تو پہر لوگون سے جرائم کیون ظہور مین آتے ہین کیونکہ جرائم بہی خدا کے قانون قضاء و قدر کے نیچے ہین سو اگرچہ وہ لوگ قانون شریعت سے باہر ہو جاتے ہین مگر قانون تکوین یعنے قضاء و قدر سے وہ باہر نہین ہو سکتے پس کیونکر کہا جائے کہ جرائم پیشہ لوگ الٰہی سلطنت کا جوُا اپنے گردن پر نہین رکہتے دیکہو اس ملک برٹش انڈیا مین چوریان بہی ہوتی ہین خون بہی ہوتے ہین زناکار اور رخائن اور مرتشی وغیرہ ہر ایک قسم کے جرائم پیشہ بہی پائے جاتے ہین مگر نہین کہہ سکتے کہ اس ملک مین سرکار انگریزی کا راج نہین۔ کیونکہ راج تو ہے مگر گورنمنٹ نے عمداً ایسے سخت قانون کو مناسب نہین سمجہا جسکی دہشت سے لوگون پر زندگی مشکل ہو جائے ورنہ اگر گورنمنٹ تمام جرائم پیشہ کو ایک تکلیف دہ زندان مین رکہہ کر انکو جرائم سے روکنا چاہے تو بہت آسانی سے وہ رُک سکتے ہین یا اگر قانون مین سخت سزائین رکہی جائین تو ان جرائم کا انسداد ہو سکتا ہے پس تم سمجہہ سکتے ہو کہ جس قدر اس ملک مین شراب پی جاتی ہے فاحشہ عورتین بڑہتی جاتی ہین چوری اور خون کی وارداتین ہوتی ہین یہ اسلئے نہین کہ گورنمنٹ انگریزی کا یہان راج نہین بلکہ گورنمنٹ کے قانون کی نرمی نے جرائم مین کثرت پیدا کر دی ہے نہ یہ کہ گورنمنٹ انگریزی اس جگہ سے اُٹہہ گئی ہے بلکہ سلطنت کا اختیار ہے کہ قانون کو سخت کرکے اور سنگین سزائین مقرر کرکے ارتکاب جرائم سے روک دے جبکہ انسانی سلطنت کا یہ حال ہے کہ جو الٰہی سلطنت کے مقابل پر کچہہ بہی چیز نہین تو الٰہی سلطنت کس قدر اقتدار اور اختیار رکہتی ہے اگر خدا کا قانون ایسی سخت ہو جائے اور ہر ایک زنا کرنیوالے پر بجلی پڑے اور ہر ایک چور کو یہ بیماری پیدا ہو کہ ہاتہہ گل سڑکر گر جائین اور ہر ایک سرکش خدا کا منکر اسکے دین کا منکر طاعون سے مرے تو ایک ہفتہ گذرنے سے پہلے ہی تمام دنیا راستبازی اور نیک بختی کی چادر پہن سکتی ہے۔ پس خدا کی زمین پر بادشاہت تو ہے لیکن آسمانی قانون کی نرمی نے اس قدر آزادی دے رکہی ہے کہ جرائم پیشہ جلدی نہین پکڑے جاتے ہان سزائین

بھی ملتی رہتی ہین - زلزلے آتے ہین - بجلیان پڑتی ہین - کوہ آتش فشان آتشبازی کی طرح مشتعل ہوکر ہزارون جانون کا نقصان کرتے جاتے ہین جہاز غرق ہوتے ہین ریل گاڑیون کے ذریعہ سے صدہا جانین تلف ہوتی ہین - طوفان آتے ہین مکانات گرتے ہین سانپ کاٹتے ہین درندے پھاڑتے ہین وبائین پڑتی ہین اور فنا کرنے کا نہ ایک دروازہ بلکہ ہزارہا دروازے کھلے ہین جو مجرمین کی پاداش کیلئے خدا کے قانون قدرت نے مقرر کر رکھے ہین پھر کیونکر کہا جائے کہ خدا کی زمین پر **بادشاہت نہین** سچ یہی ہے کہ بادشاہت تو ہے ہر ایک مجرم کے ہاتھ مین ہتکڑیان پڑی ہین اور پاؤن مین زنجیر ہین مگر حکمت الٰہی نے اس قدر اپنے قانون کو نرم کردیا ہے کہ وہ ہتکڑیان اور وہ زنجیرین فی الفور اپنا اثر نہین دکھاتی ہین اور آخر اگر انسان باز نہ آوے تو دائمی جہنم تک پہنچاتی ہین اور اس عذاب مین ڈالتی ہین جس سے ایک مجرم نہ زندہ رہے اور نہ مرے - غرض قانون **دو** ہین **ایک** وہ قانون جو فرشتون کے متعلق ہے یعنی یہ کہ وہ محض اطاعت کیلئے پیدا کئے گئے ہین اور انکی اطاعت محض فطرت روشن کا ایک خاصہ ہے وہ گناہ نہین کرسکتے مگر نیکی مین ترقی بھی نہین کرسکتے (۲) دوسرا قانون وہ ہے جو انسانون کے متعلق ہے یعنی یہ کہ انسانون کی فطرت مین یہ رکھا گیا ہے کہ وہ گنہ کرسکتے ہین مگر نیکی مین ترقی بھی کرسکتے ہین یہ دونون فطرتی قانون غیر متبدل ہین اور جیسا کہ فرشتہ انسان نہین بن سکتا ہے ایسا ہی انسان بھی فرشتہ نہین ہوسکتا ہے یہ دونون قانون بدل نہین سکتے ازلی اور اٹل ہین اسلئے آسمان کا قانون زمین پر نہین آسکتا اور نہ زمین کا قانون فرشتون کے متعلق ہوسکتا ہے - انسانی خطاکاریان اگر توبہ کے ساتھ ختم ہون تو وہ انسان کو فرشتون سے بہت اچھا بنا سکتی ہین کیونکہ فرشتون مین ترقی کا مادہ نہین انسان کے گنہ توبہ سے بخشے جاتے ہین اور حکمت الٰہی نے بعض افراد مین سلسلہ خطاکاریون کا باقی رکھا ہے تا وہ گناہ کرکے اپنی کمزوری پر اطلاع پاوین اور پھر توبہ کرکے بخشے جاوین یہی قانون ہے جو انسان کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اسی کو انسانون کی فطرت چاہتی ہے سہو ونسیان انسانی فطرت کا خاصہ ہے فرشتہ کا خاصہ نہین پھر وہ قانون جو فرشتون کے

متعلق ہے انسانوں میں کیونکر نافذ ہو سکے۔ یہ خطا کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف کمزوری
منسوب کی جاوے صرف قانون کے نتائج ہیں جو زمین پر جاری ہو رہے ہیں نعوذ باللہ
کیا خدا ایسا کمزور ہے جسکی بادشاہت اور قدرت اور جلال صرف آسمان تک ہی محدود ہے
یا زمین کا کوئی اور خدا ہے جو زمین پر مخالفانہ قبضہ رکھتا ہے اور عیسائیوں کو اس بات پر زور دینا بیجا
نہیں کہ **صرف آسمان** میں ہی خدا کی بادشاہت ہے جو ابھی زمین پر نہیں آئی کیونکہ وہ اس
بات کے قائل ہیں کہ آسمان کچھ چیز نہیں اب ظاہر ہے کہ جبکہ آسمان کچھ چیز نہیں جس پر خدا کی
بادشاہت ہو اور زمین پر ابھی خدا کی بادشاہت آئی نہیں تو گویا خدا کی بادشاہت کسی جگہ بھی
نہیں۔ ماسوا اسکے ہم خدا کی زمینی بادشاہت کو بچشم خود دیکھ رہے ہیں اُسکے قانون کے
موافق ہماری عمریں ختم ہو جاتی ہیں اور ہماری حالتیں بدلتی رہتی ہیں اور صدہا رنگ کے راحت
اور رنج ہم دیکھتے ہیں ہزارہا لوگ خدا کے حکم سے مرتے ہیں اور ہزارہا پیدا ہوتے ہیں دعائیں
قبول ہوتی ہیں نشان ظاہر ہوتے ہیں زمین ہزارہا قسم کے نباتات اور پھل اور پھول اسکے حکم
سے پیدا کرتی ہے تو کیا یہ سب کچھ خدا کی بادشاہت کے بغیر ہو رہا ہے بلکہ آسمانی اجرام تو ایک
ہی صورت اور منوال پر چلے آتے ہیں اور اُن میں تغیر تبدیل جس سے ایک مغیر مبدل کا پتہ
ملتا ہو کچھ محسوس نہیں ہوتی مگر زمین ہزارہا تغیرات اور انقلابات اور تبدلات کا نشانہ ہو رہی ہے
ہر روز کروڑہا انسان دُنیا سے گذرتے ہیں اور کروڑہا پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک پہلو اور ہر ایک
طور سے ایک مقتدر صانع کا تصرف محسوس ہو رہا ہے تو کیا ابھی تک خدا کی بادشاہت زمین
پر نہیں اور انجیل نے اسپر کوئی دلیل پیش نہیں کی کہ کیوں ابھی تک خدا کی بادشاہت زمین پر
نہیں آئی۔ البتہ مسیح کا باغ میں اپنے بچ جانیکے لئے ساری رات دعا کرنا اور دعا قبول بھی
ہو جانا جیسا کہ عبرانیان ۵ - آیت ۷ میں لکھا ہے مگر پھر بھی خدا کا اُسکے چھڑانے پر قادر نہ ہونا
یہ بزعم عیسائیاں ایک دلیل ہو سکتی ہے کہ اُس زمانہ میں خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں تھی
مگر ہمنے اس سے بڑھکر ابتلا دیکھے ہیں اور اُن سے **نجات پائی** ہے ہم کیونکر خدا کی بادشاہت
کا **انکار کر سکتے ہیں** کیا وہ خون کا مقدمہ جو میرے قتل کرنیکے لئے مارٹن کلارک کیطرف

سے عدالت کپتان ڈگلس مین پیش ہوا تہا وہ اوس مقدمہ سے کچہہ خفیف تہا جو محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے نہ کسی خون کے اتہام سے یہودیون کی طرف سے عدالت پیلاطوس مین دائر کیا گیا تہا مگر چونکہ خدا زمین کا بہی بادشاہ ہے جیسا کہ آسمان کا اسلئے اُس نے اس مقدمہ کی پہلے سے مجہے خبر دیدی کہ یہہ ابتلا آنیوالا ہے اور پہر خبر دیدی کہ مین تمکو بری کرونگا اور وہ خبر صدہا انسانون کو قبل از وقت سُنائی گئی اور آخر مجہے بری کیا گیا پس یہ خدا کی بادشاہت تہی جس نے اس مقدمہ سے مجہے بچا لیا جو مسلمانون اور ہندوؤن اور عیسائیون کے اتفاق سے مجہہ پر کہڑا کیا گیا تہا ایسا ہی نہ ایک دفعہ بلکہ بیسیون دفعہ مینے خدا کی بادشاہت کو زمین پر دیکہا اور مجہے خدا کی اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ لهٗ ملك السموات والارض یعنی زمین پر بہی خدا کی بادشاہت ہے اور آسمان پر بہی۔ اور پہر اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ انّما امره اذا اراد شیئًا ان یقول له کن فیکون یعنی تمام زمین و آسمان اُسکی اطاعت کر رہی ہے جب ایک کام کو چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا تو فی الفور وہ کام ہو جاتا ہے اور پہر فرماتا ہے واللہ غالب علی امره ولکن اکثر الناس لا یعلمون یعنے خدا اپنے ارادہ پر غالب ہے مگر اکثر لوگ خدا کے قہر اور جبروت سے بیخبر ہین غرض یہ تو انجیل کی دعا ہے جو انسانون کو خدا کی رحمت سے نومید کرتی ہے اور اسکی ربوبیت اور افاضہ اور جزا سزا سے عیسائیون کو بیباک کرتی ہے اور اسکو زمین پر مدد دینے کے قابل نہین جانتی جبتک اسکی بادشاہت زمین پر نہ آوے لیکن اسکے مقابل پر جو دعا خدا نے مسلمانون کو قرآن مین سکہلائی ہے وہ اِس بات کو پیش کرتی ہے کہ زمین پر خدا مسلوب السلطنت لوگون کیطرح بیکار نہین ہے بلکہ اسکا سلسلہ ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مجازات زمین پر جاری ہے اور وہ اپنے عابدون کو مدد دینے کی طاقت رکھتا ہے اور مجرمون کو اپنے غضب سے ہلاک کر سکتا ہے وہ دُعا یہ ہے

الحمد للہ ربّ العٰلمین الرّحمٰن الرّحیم مٰلك یوم الدین ایّاك نعبد وایّاك نستعین اهدنا الصّراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضّالین۔ اٰمین۔ ترجمہ

وہ خدا ہی ہے جو تمام تعریفون کا مستحق ہے یعنی اسکی بادشاہت مین کوئی نقص نہین اور
اسکی خوبیون کے لئے کوئی ایسی حالت منتظرہ باقی نہین جو آج نہین مگر کل حاصل ہوگی اور
اسکی بادشاہت کے لوازم مین سے کوئی چیز بیکار نہین تمام عالمون کی پرورش کر رہا ہے بغیر عوض
اعمال کے رحمت کرتا ہے اور نیز بعوض اعمال رحمت کرتا ہے جزا سزا وقت مقرر پر دیتا ہے
اُسی کی ہم عبادت کرتے ہین اور اُسی سے ہم مدد چاہتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ ہمین تمام نعمتون
کی راہین دکہلا اور غضب کی راہون اور ضلالت کی راہون سے دور رکہہ +
یہ دعا جو سورۃ **فاتحہ** مین ہے انجیل کی دعا سے بالکل نقیض ہے کیونکہ انجیل مین زمین پر خدا کی
موجودہ بادشاہت ہونے سے انکار کیا گیا ہے پس انجیل کے رو سے نہ زمین پر خدا کی ربوبیت
کچہہ کام کر رہی ہے نہ رحمانیت نہ رحیمیت نہ قدرت جزا سزا کیونکہ ابہی زمین پر خدا کی بادشاہت
نہین آئی۔ مگر سورۃ فاتحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت موجود ہے اسی لئے
سورۃ فاتحہ مین تمام لوازم بادشاہت کے بیان کئے گئے ہین ظاہر ہے کہ بادشاہ مین یہ صفات
ہونی چاہئین کہ وہ لوگون کی پرورش پر قدرت رکہتا ہو سو سورۃ فاتحہ مین رب العالمین کے
لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا گیا ہے۔ پہر دوسری صفت بادشاہ کی یہ چاہئے کہ جو کچہہ اسکی
رعایا کو اپنی آبادی کے لئے ضروری سامان کی حاجت ہے وہ بغیر عوض اُنکی خدمات کے خود
رحم خسروانہ سے بجا لاوے سو الرحمن کے لفظ سے اِس صفت کو ثابت کر دیا ہے۔ تیسری صفت
بادشاہ مین یہ چاہئے کہ جن کامون کو اپنی کوشش سے رعایا انجام تک نہ پہنچا سکے انکے انجام کیلئے
مناسب طور پر مدد دے سو الرحیم کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا ہے چوتہی صفت بادشاہ مین یہ چاہئے کہ جزا و سزا پر قادر ہو تا سیاست مدنی کے
کام مین خلل نہ پڑے سو مالک یوم الدین کی لفظ سے اس صفت کو ظاہر کر دیا ہے۔ خلاصہ کلام
یہ کہ سورۃ موصوفہ بالا نے تمام وہ لوازم بادشاہت پیش کئے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین
پر خدا کی بادشاہت اور بادشاہی تصرفات موجود ہین چنانچہ اُسکی ربوبیت بہی موجود اور رحمانیت
بہی موجود اور رحیمیت بہی موجود اور سلسلہ امداد بہی موجود اور سلسلہ سزا بہی موجود غرض جو کچہہ بادشاہت
کے لوازم مین سے ہوتا ہے زمین پر سب کچہہ خدا کا موجود ہے اور ایک ذرہ بہی اُس کے حکم سے باہر نہین

ہر ایک جز اوسکے ہاتھ مین ہے ہر ایک رحمت اُسکے ہاتھ مین ہے مگر انجیل یہ دعا سکھلاتی
ہے کہ ابھی خدا کی بادشاہت تم مین نہین آئی اوس کے آنے کے لئے خدا سے دعا مانگا
کرو تا وہ آجائے یعنی ابھی تک ان کا خدا زمین کا مالک اور بادشاہ نہین اِس لئے
ایسے خدا سے کیا امید ہو سکتی ہے سُنو اور سمجھو کہ بڑی معرفت یہی ہے کہ زمین کا ذرہ
ذرہ بھی ایسا ہی خدا کے قبضہ اقتدار مین ہے جیسا کہ آسمان کا ذرہ ذرہ خدا کی بادشاہت
مین ہے اور جیسا کہ آسمان پر ایک عظیم الشان تجلی ہے زمین پر بھی ایک عظیم الشان تجلی
ہے بلکہ آسمان کی تجلی تو ایک ایمانی امر ہے عام انسان نہ آسمان پر گئے نہ اوس کا
مشاہدہ کیا مگر زمین پر جو خدا کی بادشاہت کی تجلی ہے وہ تو صریح ہر ایک شخص کو آنکھون
سے نظر آرہی ہے ہر ایک انسان خواہ کیسا ہی دولتمند ہو اپنی خواہش کے مخالف موت
کا پیالہ پیتا ہے پس دیکھو اس شاہ حقیقی کے حکم کی کیسی زمین پر تجلی ہے کہ جب حکم آجاتا
ہے کوئی اپنی موت کو ایک سکینڈ بھی روک نہین سکتا۔ ہر ایک خبیث اور نا قابل علاج
مرض جب دامنگیر ہوتی ہے تو کوئی طبیب ڈاکٹر اسکو دور نہین کر سکتا۔ پس غور کرو یہ کیسی
خدا کی بادشاہت کی زمین پر تجلی ہے جو اُسکے حکم رد نہین ہو سکتے۔ پھر کیونکر کہا جائے
کہ زمین پر خدا کی بادشاہت نہین بلکہ آیندہ کسی زمانہ مین آئیگی دیکھو اسی زمانہ مین خدا
کے آسمانی حکم نے طاعون کے ساتھ زمین کو ہلا دیا تا اسکے مسیح موعود کے لئے ایک
نشان ہو پس کون ہے جو اسکی مرضی کے سوا اسکو دور کر سکے پس کیونکر کہہ سکتے ہین کہ
ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہین۔ ہان ایک بدکار قیدیون کی طرح اسکی زمین مین
زندگی بسر کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کبھی نہ مرے لیکن خدا کی سچی بادشاہت اُسکو
ہلاک کر دیتی ہے اور وہ آخر پنجہ ملک الموت مین گرفتار ہو جاتا ہے پھر کیونکہ کہہ سکتے ہین
کہ ابھی تک خدا کی زمین پر بادشاہت نہین۔ دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک
ساعت مین کروڑہا انسان مرجاتے ہین اور کروڑہا اوس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہین
اور کروڑہا اوسکی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہو جاتے ہین پھر کیونکر کہہ سکتے ہین

کہ ابھی تک زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں آسمانوں پر تو صرف فرشتے رہتے ہیں مگر زمین پر آدمی بھی ہیں اور فرشتے بھی جو خدا کے کارکن اور اسکی سلطنت کے خادم ہیں جو انسانوں کے مختلف کاموں کے محافظ چھوڑے گئے ہیں اور وہ ہر وقت خدا کی اطاعت کرتے ہیں اور اپنی رپورٹیں بھیجتے رہتے ہیں پس کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں بلکہ خدا سب سے زیادہ اپنی زمینی بادشاہت سے ہی پہچانا گیا ہے کیونکہ ہر ایک شخص خیال کرتا ہے کہ آسمان کا راز مخفی اور غیر مشہود ہے بلکہ حال کے زمانہ میں قریباً تمام عیسائی اور اُن کے فلاسفر آسمانوں کے وجود کے ہی قائل نہیں جن پر خدا کی بادشاہت کا انجیلوں میں سارا مدار رکھا گیا ہے مگر زمین تو فی الواقع ایک کرہ ہماری پاؤں کے نیچے ہے اور ہزارہا قضا و قدر کے امور اسپر ایسے ظاہر ہو رہے ہیں جو خود سمجھ آتا ہے کہ یہ سب کچھ تغیر و تبدل اور حدوث اور فنا کسی خاص مالک کے حکم سے ہو رہا ہے پھر کیونکر کہا جائے کہ زمین پر ابھی خدا کی بادشاہت نہیں بلکہ ایسی تعلیم ایسے زمانہ میں جبکہ عیسائیوں میں آسمانوں کا بڑے زور سے انکار کیا گیا ہے نہایت نامناسب ہے کیونکہ انجیل کی اس دعا میں تو قبول کر لیا گیا ہے کہ ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں اور دوسری طرف تمام محققین عیسائیوں نے سچے دل سے یہ بات مان لی ہے یعنی اپنی تحقیقات جدیدہ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ آسمان کچھ چیز ہی نہیں اُن کا کچھ وجود ہی نہیں پس ماحصل یہ ہوا کہ خدا کی بادشاہت نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں آسمانوں سے تو عیسائیوں نے انکار کیا اور زمین کی بادشاہت سے اُنکی انجیل نے خدا کو جواب دیا تو اب بقول ان کے خدا کے پاس نہ زمین کی بادشاہت رہی نہ آسمان کی مگر ہمارے خدائے عزوجل نے سورۃ فاتحہ میں نہ آسمان کا نام لیا نہ زمین کا نام اور یہہ کہکر حقیقت سے ہمیں خبر دے دی کہ وہ

رب العالمین ہے یعنی جہانتک آبادیاں ہیں[+] اور جہانتک کسی قسم کی مخلوق کا وجود موجود ہے خواہ اجسام خواہ ارواح اُن سب کا پیدا کرنیوالا اور پرورش کرنیوالا خدا ہے جو ہر وقت اُنکی پرورش کرتا ہے اور ان کے مناسب حال ان کا انتظام کر رہا ہے

+ دیکھو یہ لفظ رب العالمین کیسا جامع کلمہ ہے اگر ثابت ہو کہ اجرام فلکی میں آبادیاں ہیں تب بھی وہ آبادیاں اس کلمہ کے نیچے آئینگی۔ منہ

اور تمام عالمون پر ہر وقت ہر دم اسکا سلسلۂ ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور جزا سزا
کا جاری ہے۔ اور یاد رہے کہ سورہ فاتحہ مین فقرہ **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** سے
صرف یہ مراد نہین ہے کہ قیامت کو جزا سزا ہوگی بلکہ قرآن شریف مین بار بار اور صاف
صاف بیان کیا گیا ہے کہ قیامت تو مجازات کبریٰ کا وقت ہے مگر ایک قسم کی مجازات اسی
دنیا مین شروع ہے جسکی طرف آیہ یجعل لکم فرقانا اشارہ کرتی ہے۔ اب یہ بات بہی سننے
کہ انجیل کی دعا مین تو ہر روزہ روٹی مانگی گئی ہے جیسا کہ کہا کہ ہماری روزانہ روٹی آج ہمین
بخش" مگر تعجب کہ جسکی ابہی تک زمین پر بادشاہت نہین آئی وہ کیونکر روٹی دیسکتا ہے
ابہی تک تو تمام کہیت اور تمام پہل نہ اُسکے حکم سے بلکہ خود بخود پکتے ہین اور خود بخود بارشین
ہوتی ہین اُسکا کیا اختیار ہے کہ کسیکو روٹی دے جب بادشاہت زمین پر آجائیگی تب
اُس سے روٹی مانگنی چاہئیے ابہی تو وہ ہر ایک زمینی چیز سے **بیدخل** ہے جب اس جائداد
پر پورا قبضہ پائیگا تب کسیکو روٹی دے سکتا ہے اور اسوقت اس سے مانگنا بہی زیبا ہے
اور پہر اسکے بعد یہ قول کہ جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو بخشتے ہین **تو اپنے قرض** کو ہمین
بخش دے اس صورت مین یہ بہی صحیح نہین ہے کیونکہ زمین کی بادشاہت ابہی اُسکو حاصل
نہین اور ابہی عیسائیون نے کچہہ اسکے ہاتہہ سے لیکر کہایا نہین تو پہر قرضہ کونسا ہوا۔ پس
ایسے تہیدست خدا سے قرضہ بخشوانے کی کچہہ ضرورت نہین اور نہ اس سے کچہہ خوف ہے کیونکہ
زمین پر ابہی اسکی بادشاہت نہین اور نہ اُسکی حکومت کا تازیانہ کوئی رعب بٹہلا سکتا ہے۔
کیا مجال کہ وہ کسی مجرم کو سزا دے سکے یا موسیٰ کے زمانہ کی نافرمان قوم کی طرح طاعون سے ہلاک
کرسکے یا قوم لوط کی طرح ان پر پتہر برسا سکے یا زلزلہ یا بجلی یا کسی اور عذاب سے نافرمانون کو
نابود کرسکے کیونکہ ابہی خدا کی **زمین پر بادشاہت نہین** پس چونکہ عیسائیون کا خدا ایسا
ہی کمزور ہے جیسا کہ اسکا **بیٹا** کمزور تہا اور ایسا ہی بیدخل ہے جیسا اسکا بیٹا بیدخل تہا تو
پہر اُس سے ایسی دعائین مانگنا لاحاصل ہین کہ ہمین **قرض بخشدے** اُس نے کب قرض دیا تہا
جو بخش دے کیونکہ ابہی تک تو اسکی **زمین کی بادشاہت** نہین جبکہ اسکی زمین پر بادشاہت

ہی نہیں تو زمین کی روئیدگی اُسکے حکم سے نہیں اور زمینی چیزیں اسکی نہیں بلکہ خود بخود ہی
ہیں کیونکہ اوسکا زمین پر حکم نافذ نہیں اور جبکہ زمین پر وہ فرمانروا اور بادشاہ نہیں اور کوئی
زمینی آسائش اُسکے شاہانہ حکم سے نہیں تو اُسکو سزا کا نہ اختیار ہے نہ حق حاصل۔ لہذا ایسا کمزور اپنا
خدا بنانا اور اس سے زمین پر رہکر کسی کارروائی کی امید رکھنا **حماقت ہے** کیونکہ ابھی اُسکی
زمین پر بادشاہی نہیں۔ لیکن سورۃ فاتحہ کی دعا ہمیں سکھلاتی ہے کہ خدا کو زمین پر ہر وقت وہی
اقتدار حاصل ہے جیساکہ اور عالموں پر اقتدار حاصل ہے اور سورۃ فاتحہ کے سر پر خدا کے
اُن کامل اقتداری صفات کا ذکر ہے جو دنیا میں کسی دوسری کتاب نے ایسی صفائی سے ذکر نہیں
کیا جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ رحمان ہے وہ رحیم ہے وہ مالک یوم الدین ہے پھر اس
سے دعا مانگنے کی تعلیم کی ہے اور دعا جو مانگی گئی ہے وہ مسیح کی تعلیم کردہ دعا کیطرح صرف
روٹی کی درخواست نہیں بلکہ جو جو انسانی فطرت کو ازل سے استعداد بخشی گئی ہے
اور اسکو پیاس لگادی گئی ہے وہ دعا سکھلائی گئی ہے اور وہ یہ ہے **اِھْدِنَا الصِّرَاطَ**
الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنے اے ان کامل صفتوں کے مالک
اور ایسے فیاض کہ ذرہ ذرہ تجھہ سے پرورش پاتا ہے اور تیری رحمانیت اور رحیمیت اور قدرت
جزا سزا سے تمتع اٹھاتا ہے تو ہمیں گذشتہ راستبازوں کا وارث بنا اور ہر ایک نعمت جو انکو
دی ہے ہمیں بھی دے اور ہمیں بچا کہ ہم نافرمان ہوکر مورد غضب نہ ہو جائیں اور ہمیں بچا کہ
ہم تیری مدد سے بے نصیب رہکر گمراہ نہ ہو جاویں۔ آمین ◆

اب اس تمام تحقیقات سے انجیل کی دعا اور قرآن کی دعا میں فرق ظاہر ہو گیا کہ انجیل
تو خدا کی بادشاہت آنیکا ایک وعدہ کرتی ہے مگر قرآن بتلاتا ہے کہ خدا کی بادشاہت تم میں
موجود ہے نہ صرف موجود بلکہ عملی طور پر تم پر فیض بھی جاری ہیں غرض انجیل میں تو صرف ایک وعدہ
ہی ہے مگر قرآن نہ محض وعدہ بلکہ قائم شدہ بادشاہت اور اسکے فیوض کو دکھلا رہا ہے اب قرآن
کی فضیلت اس سے ظاہر ہے کہ وہ اُس خدا کو پیش کرتا ہے جو اسی زندگی دنیا میں راستبازوں
کا منجی اور آرام دہ ہے اور کوئی نفس اُسکے فیض سے خالی نہیں بلکہ ہر ایک نفس پر حسب

اس کے ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت کا فیض جاری ہے مگر انجیل اس خدا کو پیش
کرتی ہے جو ابھی اسکی بادشاہت دنیا مین نہین آئی صرف وعدہ ہے اب سوچ لو کہ عقل کسکو
قابل پیروی سمجھتی ہے حافظ شیرازی نے سچ کہا ہے ؎

مرید پیر مغانم ز من مرنج ای شیخ ٭ چرا که وعده تو کردی و او بجا آورد

اور انجیلوں مین حلیموں۔ غریبوں۔ مسکینوں کی تعریف کی گئی ہے اور نیز ان کی
تعریف جو ستائے جاتے ہین اور مقابلہ نہین کرتے مگر قرآن صرف یہی نہین کہتا کہ تم ہر وقت
مسکین بنے رہو اور شر کا مقابلہ نہ کرو بلکہ کہتا ہے کہ حلم اور مسکینی اور غربت اور ترک مقابلہ اچھا
ہے مگر اگر بے محل استعمال کیا جائے تو برا ہے پس تم محل اور موقعہ کو دیکھ کر ہر ایک نیکی کرو
کیونکہ وہ نیکی بدی ہے جو محل اور موقعہ کے برخلاف ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ مینہ کس قدر عمدہ
اور ضروری چیز ہے لیکن اگر وہ بیموقعہ ہو تو وہی تباہی کا موجب ہو جاتا ہے تم دیکھتے ہو کہ ایک
ہی سرد غذا یا گرم غذا کی مداومت سے تمہاری صحت قایم نہیں رہ سکتی بلکہ صحت تبھی قایم رہیگی
جب موقعہ اور محل کے موافق تمہارے کہانے اور پینے کی چیزون مین تبدیلی ہوتی رہے
پس درشتی اور نرمی اور عفو اور انتقام اور دعا اور بددعا اور دوسرے اخلاق مین جو تمہارے
لئے مصلحت وقت ہی وہ بھی ایسی تبدیلی کو چاہتی ہے اعلیٰ درجہ کے حلیم اور خلیق بنو لیکن
نہ بے محل اور بیموقعہ اور ساتھ اسکے یہ بھی یاد رکھو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جنکے ساتھ نفسانی اغراض
کی کوئی زہریلی آمیزش نہین وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں سو تم ان اخلاق
فاضلہ کو محض اپنی کوششون سے حاصل نہین کرسکتے جبتک تم کو اوپر سے وہ اخلاق
عنایت نہ کئے جائین اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہین
پاتا وہ اخلاق کے دعوی میں جہوٹا ہے اور اسکے پانی کے نیچے بہت سا کیچڑ ہے اور بہت سا
گوبر ہے جو نفسانی جوشون کے وقت ظاہر ہوتا ہے سو تم خدا سے ہر وقت قوت مانگو جو اس
کیچڑ اور اس گوبر سے تم نجات پاؤ اور روح القدس تم مین سچی طہارت اور لطافت پیدا کرے۔
یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازون کا معجزہ ہے جنمین کوئی غیر شریک نہین کیونکہ وہ جو خدا

مین محو نہین ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اسلئے اُنکے لئے ممکن نہین کہ وہ پاک اخلاق حاصل کرسکین سو تم اپنے خدا سے صاف بدلا پیدا کرو ٹھٹھا ہنسی کینہ وری گندہ زبانی لالچ جھوٹھ بدکاری بدنظری بدخیالی دنیا پرستی تکبر غرور خودپسندی شرارت کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہین آسمان سے ملیگا۔ جبتک وہ طاقت بالا جو تمہین اوپر کی طرف کھینچ کر لیجائے تمہارے شامل حال نہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم مین داخل نہو تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی مین پڑے ہوئے ہو بلکہ ایک مُردہ ہو جسمین جان نہین اس حالت مین نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کرسکتے ہو نہ اقبال اور دولتمندی کی حالتمین کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اترتی ہے تمہارا مونہہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیر دے تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گذرگاہون سے امن مین آجاؤ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہین کیونکہ وہ پورانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔

سورۃ فاتحہ تری تعلیم ہی نہین بلکہ اسمین ایک بڑی پیشگوئی بھی ہے اور وہ یہ کہ خدا نے اپنی چارون صفات ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت یوم الدین یعنے اقتدار جزا سزا کا ذکر کرکے اور اپنی عام قدرت کا اظہار فرما کر پھر اسکے بعد کی آیتوں مین یہ دُعا سکھلائی ہے کہ خدایا ایسا کر کہ گذشتہ راستبازنبیون رسولون کے ہم وارث ٹھہرائے جائین اُنکی راہ ہمپر کھولی جائے اُنکی نعمتین ہمکو دی جائین خدایا ہمین اس سے بچا کہ ہم اس قوم مین سے ہو جائین جنپر دُنیا مین ہی تیرا عذاب نازل ہوا یعنی یہود جو حضرت عیسیٰ مسیح کے وقت مین تھے جو طاعون سے ہلاک کی گئی۔ خدایا ہمین اس سے بچا کہ ہم اُس قوم مین سے ہو جائین جنکی شامل حال تیری رہنمائی نہ ہوئی اور وہ گمراہ ہوگئی یعنی نصاریٰ اس دعا مین یہ پیشگوئی مخفی ہے کہ بعض مسلمانون مین سے ایسے ہونگے کہ وہ اپنے صدق وصفا کی وجہ سے پہلے

نبیون کے وارث ہوجائینگے اور نبوت اور رسالت کی نعمتین پائینگے اور بعض ایسے
ہونگے کہ وہ یہودی صفت ہوجائینگے جنپر دنیا مین ہی عذاب نازل ہوگا اور بعض ایسے
ہونگے کہ وہ عیسائیت کا جامہ پہن لین گے۔ کیونکہ خدا کی کلام مین یہ سنت مستمرہ ہے کہ
جب ایک قوم کو ایک کام سے منع کیا جاتا ہے تو ضرور بعض انمین سے ایسے ہوتے ہین کہ
خدا کے علم مین اُس کام کے مرتکب ہونے والے ہوتے ہین اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ
وہ نیکی اور سعادت کا حصہ لیتے ہین ابتداء دنیا سے اخیر تک جسقدر خدا نے کتابین بھیجیں
اُن تمام کتابون مین خدا تعالیٰ کی یہ قدیم سنت ہے کہ جب وہ ایک قوم کو ایک کام سے
منع کرتا ہے یا ایک کام کی رغبت دیتا ہے تو اسکے علم مین یہ مقدر ہوتا ہے کہ بعض اُس
کام کو کرینگے اور بعض نہین۔ پس یہ سورۃ پیشگوئی کر رہی ہے کہ کوئی فرد اس اُمت
مین سے کامل طور پر نبیون کے رنگ مین ظاہر ہوگا تا وہ پیشگوئی جو آیت صراط الذین انعمت
علیہم سے مستنبط ہوتی ہے وہ اکمل اور اتم طور پر پوری ہوجائے۔ اور کوئی گروہ انمین سے
ان یہودیون کے رنگ مین ظاہر ہوگا جنپر حضرت عیسیٰ نے لعنت کی تہی اور وہ عذاب الہی
مین مبتلا ہوئے تھے تا وہ پیشگوئی جو آیت غیر المغضوب علیہم سے مستنبط ہوتی ہے ظہور
پذیر ہو۔ اور کوئی گروہ انمین سے عیسائیون کے رنگ مین ہوجائیگا عیسائی بنجائیگا
جو خدا کی رہنمائی سے بوجہ اپنی شراب خواری اور اباحت اور فسق و فجور کے بے نصیب ہوگئے
تا وہ پیشگوئی جو آیت ولا الضالین سے مترشح ہورہی ہے ظاہر ہوجائے۔ اور چونکہ یہ
بات مسلمانون کے عقیدہ مین داخل ہے کہ آخری زمانہ مین ہزارہا مسلمان کہلانے والے
یہودی صفت ہوجائینگے اور قرآن شریف کی کئی ایک مقامات مین بھی یہ پیشگوئی
موجود ہے اور صدہا مسلمانون کا عیسائی ہوجانا یا عیسائیون کی سی بے قید اور آزاد زندگی
اختیار کرنا خود مشہود اور محسوس ہو رہا ہے بلکہ بہت سے لوگ مسلمان کہلانے والے ایسے
ہین کہ وہ عیسائیون کی طرز معاشرت پسند کرتے ہین اور مسلمان کہلا کر نماز روزہ اور حلال
اور حرام کے احکام کو بُری نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور یہ دونون فرقے یہودی صفت

اور عیسائی صفت اس ملک مین پھیلے ہوئے نظر آتے ہین تو یہ دو پیشگوئیان سورۃ فاتحہ کی تو تم پوری ہوتی دیکھ چکے ہو اور بچشم خود مشاہدہ کر چکے ہو کہ کسقدر مسلمان یہودی صفت اور کس قدر عیسائیون کے لباس مین ہین - تو اب تیسری پیشگوئی خود ماننے کے لایق ہے کہ جیسا کہ مسلمانون نے یہودی عیسائی بننے سے یہود نصاریٰ کی بدی کا حصہ لیا ایسا ہی اُنکا حق تہا کہ بعض افراد انکے اُن مقدس لوگون کے مرتبہ اور مقام سے بھی حصہ لین جو بنی اسرائیل مین گذر چکے ہین یہ خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے کہ اُس نے مسلمانون کو یہود نصاریٰ کی بدی کا تو حصہ دار ٹھہرا دیا ہے یہانتک کہ اُنکا نام یہود بھی رکھدیا مگر اُنکے رسولون اور نبیوں کے مراتب مین سے اس امت کو کوئی حصہ نہ دیا پھر یہ امت خیر الامم کس وجہ سے ہوئی بلکہ شرّ الامم ہوئی کہ ہر ایک نمونہ شرّ کا انکو ملا مگر نیکی کا نمونہ نہ ملا۔ کیا ضرور نہین کہ اس امت مین بھی کوئی نبیون اور رسولون کے رنگ مین نظر آوے جو بنی اسرائیل کے تمام نبیون کا وارث اور اُن کا ظل ہو - کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ اس امت مین اس زمانہ مین ہزار ہا یہودی صفت لوگ تو پیدا کرے اور ہزار ہا عیسائی مذہب داخل کرے مگر ایک شخص بھی ایسا ظاہر نہ کرے جو انبیاء گذشتہ کا وارث اور انکی نعمت پانے والا ہوتا پیشگوئی جو آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم سے مستنبط ہوتی ہے وہ بھی ایسی ہی پوری ہو جاوے جیسا کہ یہودی اور عیسائی ہونیکی پیشگوئی پوری ہو گئی اور جس حالت مین اس امت کو ہزار ہا بُرے نام دئے گئے ہین اور قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہود ہو جانا بھی انکے نصیب مین ہے تو اس صورت مین خدا کے فضل کا خود یہ مقتضا ہونا چاہیئے تہا کہ جیسے گذشتہ نصاریٰ سے انہون نے بُری چیزین لین اسی طرح وہ نیک چیز کے بھی وارث ہون اسی لئے خدا نے سورۃ فاتحہ مین آیت اھدنا الصراط المستقیم مین بشارت دی کہ اس اُمت کے بعض افراد انبیاء گذشتہ کی نعمت بھی پائین گے نہ یہ کہ نرے یہود ہی بنین یا عیسائی بنین اور ان قومون کی بدی تو لے لین مگر نیکی نہ لے سکین اسی کی طرف سورۃ تحریم مین بھی اشارہ کیا ہے کہ بعض افراد امت کی نسبت فرمایا ہے کہ

وہ مریم صدیقہ سے مشابہت رکھینگے جس نے پارسائی اختیار کی تب اُس کے رحم میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور عیسیٰ اس سے پیدا ہوا اِس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس امت میں ایک شخص ہوگا کہ پہلے مریم کا مرتبہ اُسکو ملیگا پھر اسمیں عیسیٰ کی روح پھونکی جاویگی تب مریم میں سے عیسیٰ نکل آئیگا یعنے وہ مریمی صفات سے عیسوی صفات کی طرف منتقل ہوجائے گا گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسیٰ ہونیکا بچہ دیا اور اس طرح پر وہ ابن مریم کہلائیگا جیساکہ براہین احمدیہ میں اول میرا نام مریم رکھا گیا اور اسی کی طرف اشارہ ہے الہام صفحہ ۲۴۱ میں اور وہ یہ ہے کہ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا یعنے اے مریم تونے یہ نعمت کہاں سے پائی اور اسی کی طرف اشارہ ہے صفحہ ۲۲۶ میں یعنے اس الہام میں کہ ھُزِّی اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ یعنے اے مریم کھجور کے تنہ کو ہلا۔ اور پھر اُس کے بعد صفحہ ۴۹۶ براہین احمدیہ میں یہ الہام ہے یَا مَرْیَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ نَفَخْتُ فِیْکَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ یعنی اے مریم تو مع اپنے دوستوں کے بہشت میں داخل ہو میںنے تجھہ میں اپنے پاس سے صدق کی روح پھونک دی۔ خدا نے اِس آیت میں میرا نام روح الصدق رکھا۔ یہ اس آیت کے مقابل پر ہی کہ فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِنَا۔ پس اس جگہ گویا استعارہ کے رنگ میں مریم کے پیٹ میں عیسیٰ کی روح جا پڑی جسکا نام روح الصدق ہے پھر سب کے آخر صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں وہ عیسیٰ جو مریم کے پیٹ میں تھا اُسکے پیدا ہونیکے بارے میں یہ الہام ہوا۔ یَا عِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ اس جگہ میرا نام عیسیٰ رکھا گیا اور اس الہام نے ظاہر کیا کہ وہ عیسیٰ پیدا ہوگیا جسکے روح کا نفخ صفحہ ۴۹۶ میں ظاہر کیا گیا تھا۔ پس اس لحاظ سے میں عیسیٰ بن مریم کہلایا کیونکہ میری عیسوی حیثیت مریمی حیثیت سے خدا کے نفخ سے پیدا ہوئی دیکھو صفحہ ۴۹۶ اور صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ۔ اور اِسی واقعہ کو سورۃ تحریم میں بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اِس امت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائیگا اور پھر بعد اسکے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دیجائے گی

پس وہ مریمیت کے رحم مین ایک مدت تک پرورش پاکر عیسیٰ کی روحانیت مین تولد پائے گا اور اسطرح پر وہ عیسیٰ بن مریم کہلائے گا یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارہ مین ہے جو قرآن شریف یعنی سورۃ تحریم مین اس زمانہ سے تیرہ سو ۱۳۰۰ برس پہلے بیان کی گئی ہے اور پھر براہین احمدیہ مین سورۃ التحریم کے ان آیات کی خدا تعالیٰ نے خود تفسیر فرمادی ہے قرآن شریف موجود ہے ایک طرف قرآن شریف کو رکھو اور ایک طرف براہین احمدیہ کو اور پھر انصاف اور عقل اور تقویٰ سے سوچو کہ وہ پیشگوئی جو سورۃ تحریم مین تھی یعنے یہ کہ اس امت مین بھی کوئی فرد مریم کہلائیگا اور پھر مریم سے عیسیٰ بنایا جائیگا گویا اسمین سے پیدا ہوگا وہ کس رنگ مین براہین احمدیہ کے الہامات سے پوری ہوئی کیا یہ انسان کی قدرت ہے کیا یہ میرے اختیار مین تھا اور کیا مین اس وقت موجود تھا جبکہ قرآن شریف نازل ہو رہا تھا تا مین عرض کرتا کہ مجھے ابن مریم بنانیکے لئے کوئی آیت اُتاری جائے اور اس اعتراض سے مجھے سبکدوش کیا جائے کہ تمہین کیون ابن مریم کہا جائے اور کیا آج سے بئیس ۲۲ بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ مین اپنی طرف سے الہام تراش کر اول اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چلکر افترا کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھہ مین بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کا صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ مین یہ لکھہ دیتا کہ اب مین مریم مین سے عیسیٰ بنگیا۔ اے عزیزو غور کرو اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ انسان کا فعل نہین یہ باریک اور دقیق حکمتین انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہین اگر براہین احمدیہ کی تالیف کیوقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو مین اُسی براہین احمدیہ مین کیون یہ لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائے گی اس لئے گو اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ مین میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت مین مینے پرورش پائی اور پردہ مین نشو و نما پاتا رہا پھر جب اُس پر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کی حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ مین درج ہے مریم کی

طرح عیسیٰ کی روح مجھہ مین نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ مین مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر
کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہین بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر
براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵٦ مین درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے
مین ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت مین اس سر مخفی کی مجھے خبر نہ دی حالانکہ
وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین مین درج ہوئی
مگر مجھے اُس کے معنون اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی اسی واسطے مینے مسلمانون کا
رسمی عقیدہ براہین احمدیہ مین لکھدیا تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو وہ لکھنا جو الہامی
نہ تھا محض رسمی تھا مخالفون کے لئے قابل استناد نہین کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ
نہین جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھاوے سو اس وقت تک حکمت الٰہی کا یہی تقاضا
تھا کہ براہین احمدیہ کے بعض الہامی اسرار میری سمجھہ مین نہ آئے مگر جب وقت آگیا تو وہ
اسرار مجھے سمجھائے گئے تب مینے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے مین کوئی نئی بات
نہین یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ مین بار بار بتصریح لکھا گیا ہے۔ اس جگہ ایک اور
الہام کا بھی ذکر کرتا ہون اور مجھے یاد نہین کہ مینے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار مین شائع
کیا ہے یا نہین لیکن یہ یاد ہے کہ صدہا لوگون کو مینے سنایا تھا اور میری یادداشت کے الہامات
مین موجود ہے اور وہ اُس زمانہ کا ہے جب کہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ
روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا فاجاءھا المخاض الی جذع النخلۃ قالت
یالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے
درد زہ تنہ کھجور کیطرف لے آئی یعنی عوام الناس اور جاہلون اور بے سمجھ علماء سے واسطہ
پڑا جنکے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہون نے تکفیر و توہین کی اور گالیان دین اور ایک طوفان
برپا کیا تب مریم نے کہا کہ کاش مین اس سے پہلے مرجاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا یہ
اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتدا مین مولویون کی طرف سے بہ ہیئت مجموعی پڑا اور
وہ اس دعوے کی برداشت نہ کرسکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہون نے فنا کرنا چاہا

تب اُس وقت جو کرب اور قلق نا سمجھون کا شور و غوغا دیکھ کر میرے دل پر گذرا اُسکا اسجگہ
خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچدیا ہے اور اس کے متعلق اور بھی الہام تھے جیسا لقد جئت
شیئاً فریا - ماکان ابوک امرء سوء وما کانت امک بغیا اور پھر اسکے
ساتھ کا الہام براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۱ مین موجود ہے اور وہ یہ ہے - الیس اللہ
بکاف عبدہ ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا قول الحق
الذی فیہ تمترون دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۶ سطر ۱۳ و ۱۴ - ترجمہ اور لوگون نے
کہا کہ اے مریم تو نے یہ کیا مکروہ اور قابل نفرین کام دکھلایا جو راستی سے دور ہے تیرا
باپ اور تیری مان تو ایسے نہ تھے مگر خدا ان تہمتون سے اپنے بندہ کو بری کرے گا اور ہم
اسکو لوگون کے لئے ایک نشان بنا دین گے اور یہ بات ابتدا سے مقدر تھی اور ایسا ہی
ہونا تھا یہ عیسیٰ بن مریم ہے جسمین لوگ شک کر رہے ہین یہی قول حق ہے - یہ سب
براہین احمدیہ کی عبارت ہے اور یہ الہام اصل مین آیات قرآنی ہین جو حضرت عیسیٰ اور
ان کی مان کے متعلق ہین - ان آیتون مین جب عیسے کو لوگون نے ناجائز پیدایش کا
انسان قرار دیا ہے اُسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اسکو اپنا نشان بناوین گے
اور یہی عیسیٰ ہے جسکی انتظار تھی اور الہامی عبارتون مین مریم اور عیسیٰ سے مین ہی مراد
ہون - میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بنا دین گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ
بن مریم ہے جو آنیوالا تھا جسمین لوگ شک کرتے ہین یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے
اور شک محض نافہمی سے ہے جو خدا کے اسرار کو نہین سمجھتے اور صورت پرست ہین حقیقت پر انکی نظر نہین

بقیہ نوٹ - اس الہام پر مجھے یاد آیا کہ بٹالہ مین فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سید تھے جو میرے والد صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے
اور بہت تعلق تھا جب میری دعوی مسیح موعود ہونیکی کسی نے انکو خبر دی تو وہ بہت روئے اور کہا کہ انکے والد صاحب بہت اچھے
آدمی تھے یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا ان کا باپ تو نیک مزاج اور افترا کے کامون سے دور اور رسیدہ اور صاف دل مسلمان
تھا ایسا ہی بہتون نے کہا کہ تم نے اپنے خاندان کو داغ لگایا کہ ایسا دعوی کیا - منہ

یہ بہی یاد رہے کہ سورۃ فاتحہ کے عظیم الشان مقاصد مین سے یہ دعا ہے کہ اھدنا الصّراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اور جس طرح انجیل کی دعا مین روٹی مانگی گئی ہے اس دعا مین خدا تعالی سے وہ تمام نعمتین مانگی گئی ہین جو پہلے رسولون اور نبیون کو دیگئی تہین یہ مقابلہ بہی قابل نظارہ ہے اور جس طرح حضرت مسیح کی دعا قبول ہوکر عیسائیونکو روٹی کا سامان بہت کچہہ ملگیا ہے اسی طرح یہ قرآنی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قبول ہوکر اخیار و ابرار مسلمان بالخصوص ان کے کامل فرد انبیاء بنی اسرائیل کے وارث ٹہرائے گئے اور دراصل مسیح موعود کا اس امت مین سے پیدا ہونا یہ بہی اس دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے کیونکہ گو مخفی طور پر بہت سے اخیار و ابرار نے انبیاء بنی اسرائیل کی مماثلت کا حصہ لیا ہے مگر اس امت کا مسیح موعود کہلے کہلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجہہ آجائے اسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے یہان تک کہ اس ابن مریم پر ابتلا بہی اسرائیلی ابن مریم کیطرح آئے اول جیساکہ عیسی ابن مریم محض خدا کے نفخ سے پیدا کیا گیا اسی طرح یہ مسیح بہی سورۃ تحریم کے وعدہ کے موافق محض خدا کے نفخ سے مریم کے اندر سے پیدا کیا گیا اور جیساکہ عیسے ابن مریم کی پیدائش پر بہت شور اوٹہا اور راندے ہوے مخالفون نے مریم کو کہا لقد جئت شیئا فریا اسی طرح اس جگہ بہی کہا گیا اور شور قیامت مچایا گیا اور جیساکہ خدا نے اسرائیلی مریم کے وضع حمل کے وقت مخالفون کو عیسے کی نسبت یہ جواب دیا ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منّا وکان امرا مقضیا یہی جواب خدا تعالی نے میری نسبت براہین احمدیہ مین روحانی وضع حمل کے وقت جو استعارہ کے رنگ مین تہا مخالفون کو دیا اور کہا کہ تم اپنے فریبون سے اسکو نابود نہین کر سکتے مین اس کو لوگون کے لئے رحمت کا نشان بناؤنگا اور ایسا ہونا ابتدا سے مقدر تہا۔ اور پہر جس طرح یہودیون کے علماء نے حضرت عیسی پر فتوی تکفیر کا لکہا یا اور ایک شریر فاضل یہودی نے وہ استفتاء طیار کیا اور دوسرے فاضلون نے اسپر فتوی

دیا یہان تک کہ بیت المقدس کے صدہا عالم فاضل جو اکثر اہلحدیث تہے۔ انہون نے حضرت عیسے پر تکفیر کی مہرین لگا دین یہی ✠ معاملہ مجہہ سے ہوا اور پہر جیسا کہ اُس تکفیر کے بعد حضرت عیسے کی نسبت کیگئی تہی انکو بہت ستایا گیا سخت سخت گالیان دی گئین تہین ہجو اور بدگوئی مین کتابین لکہی گئی تہین یہی صورت اس جگہ پیش آئی گویا اٹہارہ سو ۱۸۰۰ برس کے بعد وہی عیسے پہر پیدا ہوگیا اور وہی یہودی پہر پیدا ہوگئے۔ آہ یہی معنی تو اس پیشگوئی کے تہے کہ غیر المغضوب علیہم جو خدا نے پہلے سے سمجہا دیا تہا مگر ان لوگون نے صبر نہ کیا جبتک یہودیون کیطرح مغضوب علیہم نہ بن گئے اس مماثلت کی ایک اینٹ تو خدا نے اپنے ہاتہہ سے لگا دی کہ مجہے عین چودہوین صدی کے سر پر جیسا کہ مسیح ابن مریم چودہوین صدی کے سر پر آیا تہا **مسیح الاسلام** کر کے بہیجا اور میرے لئے اپنے زبردست نشان دکہلا رہا ہے اور آسمان کے نیچے کسی مخالف مسلمان یا یہودی یا عیسائی وغیرہ کو طاقت

✠ حاشیہ حضرت عیسے علیہ السلام کیوقت مین یہودی اگرچہ بہت فرقے تہے مگر جو حق پر سمجہے جاتے تہے وہ دو فرقے ہوگئے تہے (۱) ایک وہ جو توریت کے پابند تہے اُسی سے اجتہاد کے طور پر مسائل استنباط کرتے تہے (۲) دوسرا فرقہ اہلحدیث تہا جو توریت پر احادیث کو قاضی سمجہتے تہے یہ اہل حدیث اسرائیلی بلاد مین بہت پہیل گئے تہے اور ایسی ایسی حدیثون پر عمل کرتے تہے جو اکثر توریت کی معارض و نقیض تہین اور انکی یہ حجت تہی کہ بعض مسائل شرع مثلاً عبادات اور معاملات اور قانون مجازات کے مسائل توریت سے ملتے نہین ہین ان پر حدیثون کی رو سے اطلاع ہوتی ہے اور حدیث کی کتاب کا نام طالمود تہا اور اسمین ہر ایک نبی کے زمانہ کی حدیثین تہین یہ حدیثین مدت تک زبانی رہین اور مدت کے بعد قلمبند ہوئین اسلئے انمین کچہہ موضوعات کا حصہ بہی ملگیا تہا اور بباعث اسکے کہ اسوقت یہودیون کے تہتر ۷۳ فرقے ہوگئے تہے اور ہر ایک فرقہ اپنی اپنی حدیثین جدا جدا رکہتا تہا اور محدثین نے توریت کی طرف توجہ چہوڑ دی تہی اکثر حدیثون پر عمل تہا اور توریت گویا متروک اور مہجور کیطرح تہی اگر حدیث کے مطابق آتی تو اسکو مانا ورنہ اسکو رد کیا۔ پس اس زمانہ مین حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے اور انکی مخاطب خاص طور پر اہل حدیث ہی تہے جو توریت سے زیادہ حدیثون کی عزت کرتے تہے اور نبیون کے نوشتون

صحف مین پہلے خبر دی گئی تہی کہ جب یہود کئی فرقون پر منقسم ہو جائینگے اور خدا کی کتاب کو چہوڑ کر اسکے برخلاف حدیثون پر عمل کرینگے تب انکو ایک حکم عدل دیا جائیگا جو مسیح کہلائیگا اور اسکو وہ قبول نہ کرینگے آخر سخت عذاب انپر نازل ہوگا اور وہ طاعون

نہین کہ اُن کا مقابلہ کرے اور خدا کا مقابلہ عاجز اور ذلیل انسان کیا کر سکے یہ تو وہ بنیادی
اینٹ ہے جو خدا کی طرف سے ہے ہر ایک جو اس اینٹ کو توڑنا چاہیگا وہ توڑ نہین سکیگا
مگر یہ اینٹ جب اسپر پڑیگی تو اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگی کیونکہ اینٹ خدا کی اور ہانہ خدا کا ہے
اور دوسری اینٹ میرے مخالفون نے طیار کرکے اسکے مقابل پر رکھدی کہ میرے مقابل
پر وہ کام کئے جو اس وقت کے یہودیون نے کئے تہے یہانتک کہ میرے ہلاک کرنیکے
لئے ایک خون کا مقدمہ بہی بنایا گیا جسکی میرے خدا نے مجہے پہلے خبر دیدی تہی وہ مقدمہ
جو میرے پر بنایا گیا وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے مقدمہ سے بہت سخت تہا کیونکہ حضرت
عیسی پر جو مقدمہ کیا گیا اسکی بنا محض ایک مذہبی اختلاف پر تہی جو حاکم کے نزدیک ایک
خفیف بات تہی بلکہ کچہہ بہی نہ تہی مگر میرے پر جو مقدمہ کہڑا کیا گیا وہ اقدام قتل کا دعوی تہا اور
جیسا کہ مسیح کے مقدمہ مین یہودی مولویون نے جاکر گواہی دی تہی ضرور تہا کہ اس مقدمہ
مین بہی کوئی مولویون مین سے گواہی دیتا اِسلئے اس کام کے لئے خدا نے مولوی محمد حسین
بٹالوی کو انتخاب کیا اور وہ ایک بڑا المبا جبہ پہن کر گواہی کے لئے آیا اور جیسا کہ سردار کاہن
مسیح کو صلیب دلانیکے لئے عدالت مین گواہی دینے کے لئے آیا تہا یہ بہی موجود ہوئے
صرف فرق اس قدر تہا کہ سردار کاہن کو پیلاطوس کی عدالت مین کرسی ملی تہی کیونکہ
یہودیون کے معزز بزرگون کو گورنمنٹ رومی مین کرسی ملتی تہی اور بعض انہین سے آنریری
مجسٹریٹ بہی تہے اِسلئے اس سردار کاہن نے عدالت کے قواعد کے لحاظ سے کرسی
پائی اور مسیح ابن مریم ایک مجرم کی طرح عدالت کے سامنے کہڑا تہا۔ لیکن میرے مقدمہ
مین اسکے برعکس ہوا یعنی یہ کہ برخلاف دشمنون کی امیدون کے کپتان ڈگلس نے جو
پیلاطوس کی جگہ عدالت کی کرسی پر تہا مجہے کرسی دی اور یہ پیلاطوس مسیح ابن مریم کے
پیلاطوس کی نسبت زیادہ بااخلاق ثابت ہوا کیونکہ عدالت کے امر مین وہ دلیری اور استقامت
سے عدالت کا پابند رہا اور بالائی سفارشون کی اوس نے کچہہ بہی پروانہ کی اور قومی اور مذہبی
خیال نے بہی اسمین کچہہ تغیر پیدا نہ کیا اور اسنے عدالت پر پورا قدم مارنے سے ایسا عمدہ

نمونہ دکھایا کہ اگر اسکے وجود کو قوم کا فخر اور حکام کے لئے نمونہ سمجھا جائے تو بیجا نہ ہوگا عدالت ایک مشکل امر ہے جبتک انسان تمام تعلقات سے علیحدہ ہوکر عدالت کی کرسی پر نہ بیٹھے تبتک اس فرض کو عمدہ طور پر ادا نہین کرسکتا مگر ہم اس سچی گواہی کو ادا کرتے ہین کہ اس پیلاطوس نے اس فرض کو پورے طور پر ادا کیا۔ اگرچہ پہلا پیلاطوس جو رومی تہا اس فرض کو اچھے طور پر ادا نہین کرسکا اور اسکی بزدلی نے مسیح کو بڑی بڑی تکالیف کا نشانہ بنایا یہ فرق ہماری جماعت مین ہمیشہ تذکرہ کے لائق ہے جبتک کہ دنیا قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکہون کروڑون افراد تک پہنچے گی ویسی ویسی تعریف کیساتہہ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ رہیگا اور یہ اسکی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس کام کے لئے اسی کو چُنا۔ ایک حاکم کے لئے کس قدر یہ امتحان کا موقعہ ہے کہ دو فریق اسکے پاس آوین کہ ایک انمین سے اسکے مذہب کا مشنری اور دوسرا فریق وہ ہے جو اسکے مذہب کا مخالف ہے اور اسکے پاس بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسکے مذہب کا سخت مخالف ہے لیکن اس بہادر پیلاطوس نے اس امتحان کو بڑے استقلال سے برداشت کرلیا اور اسکو ان کتابون کے مقام دکہلائے گئے جنمین کم فہمی سے عیسائی مذہب کی نسبت سخت الفاظ سمجھے گئے تہے اور ایک مخالفانہ تحریک کیگئی تہی مگر اسکے چہرہ پر کچہہ تغیر پیدا نہوا کیونکہ وہ اپنی روشن کانشنس کیوجہ سے حقیقت تک پہنچ گیا تہا اور چونکہ اُسنے مقدمہ کی اصلیت کو سچے دل سے تلاش کیا اسلئے خدا نے اسکی مدد کی اور اُسکے دل پر سچائی کا الہام کیا اور اسپر واقعی حقیقت کہولی گئی اور وہ اس سے بہت خوش ہوا کہ عدل کی راہ اوسکو نظر آگئی اُسنے مجہے محض عدل کے لحاظ سے مدعی کے مقابل پر کرسی دی اور جب مولوی محمد حسین جو سردار کاہن کیطرح مخالفانہ گواہی کے لئے آیا تہا مجہے کرسی پر بیٹہا ہوا پایا اور جس ذلت کو دیکہنے کے لئے میری نسبت اُسکی آنکہہ شوق رکہتی تہی اُس ذلت کو اُس نے نہ دیکہا تب مساوات کو غنیمت سمجہہ کر وہ بہی اُس پیلاطوس سے کرسی کا خواہشمند ہوا مگر اُس پیلاطوس نے اُسے ڈانٹا اور زور سے کہا کہ تجہے اور تیرے باپ کو کبہی کرسی نہین ملی ہمارے دفتر مین تمہاری کرسی کے لئے کوئی ہدایت نہین۔ اب یہ فرق بہی غور کے لائق ہے کہ پہلے پیلاطوس

نے یہودیون سے ڈر کر ان کے بعض معزز گواہون کو کرسی دیدی اور حضرت مسیح کو جو مجرم کے طور پر پیش کئے گئے تہے کھڑا رکہا حالانکہ وہ سچے دل سے مسیح کا خیر خواہ تہا بلکہ مریدون کی طرح تہا اور اسکی بیوی مسیح کی خاص مریدتہی جو ولی اللہ کہلاتی ہے لیکن خوف نے اس سے یہان تک حرکت صادر کرائی کہ ناحق بیگناہ مسیح کو یہودیون کے حوالہ کردیا مگر جس طرح کوئی خون کا الزام نہ تہا صرف معمولی طور پر مذہبی اختلاف تہا لیکن وہ رومی پیلاطوس دل کا قوی نہ تہا اس بات کو سن کر ڈر گیا کہ قیصر کے پاس اسکی شکایت کی جائیگی - اور پھر ایک اور مماثلت پہلے پیلاطوس اور اس پیلاطوس مین یاد رکہنے کے لائق ہے کہ پہلے پیلاطوس نے اسوقت جو مسیح ابن مریم عدالت مین پیش کیا گیا یہودیون کو کہا تہا کہ مین اس شخص مین کوئی گناہ نہین دیکھتا ایسا ہی جب آخری مسیح اس آخری پیلاطوس کے روبرو پیش ہوا اور اس مسیح نے کہا کہ مجھے چند روز تک جواب کے لئے مہلت دینی چاہئے کہ مجھ پر خون کا الزام لگایا جاتا ہے تب اس آخری پیلاطوس نے کہا کہ مین آپ پر کوئی الزام نہین لگاتا یہ دونوں قول دونون پیلاطوسون کے بالکل باہم مشابہ ہین اگر فرق ہے تو صرف اس قدر ہے کہ پہلا پیلاطوس اپنے اس قول پر قایم نہ رہ سکا اور جب اسکو کہا گیا کہ قیصر کے پاس تیری شکایت کرینگے تو وہ ڈر گیا اور حضرت مسیح کو اس نے عمداً خونخوار یہودیون کے حوالہ کردیا گو وہ اس سپردگی سے غمگین تہا اور اسکی عورت بھی غمگین تہی - کیونکہ وہ دونون مسیح کے سخت معتقد تہے لیکن یہودیون کا سخت شور و غوغا دیکھ کر بزدلی اسپر غالب آگئی ہان البتہ پوشیدہ طور پر اس نے بہت سعی کی کہ مسیح کی جان کو صلیب سے بچایا جاوے اور اس سعی مین وہ کامیاب بھی ہوگیا مگر بعد اسکے کہ مسیح صلیب پر چڑہایا گیا اور شدت درد سے ایک ایسی سخت غشی مین آگیا کہ گویا وہ موت ہی تہی - بہر حال پیلاطوس رومی کی کوشش سے مسیح ابن مریم کی جان بچ گئی اور جان بچنے کے لئے پہلے سے مسیح کی دعا منظور ہوچکی تہی - دیکھو عبرانیان باب ۵ آیت ۷ - * بعد اسکے مسیح اُس مین سے پوشیدہ طور پر بہاگ کر کشمیر کی طرف آگیا اور وہین فوت ہوا اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محلہ خانیار

* مسیح نے بطور پیشگوئی خود بھی کہا کہ بجز یونس کے نشان کے اور کوئی نشان دکھایا نہین جائیگا پس مسیح نے اپنے اس قول مین یہ ... اشارہ کیا کہ جس طرح یونس نبی مچھلی کے پیٹ مین داخل ہوا اور زندہ ہی نکلا ایسا ہی مین بھی زندہ ہی قبر مین داخل ہونگا اور زندہ ہی نکلونگا سو یہ نشان بجز اس کے کیونکر پورا ہو سکتا تہا کہ مسیح زندہ صلیب سے اُتارا جاتا اور زندہ قبر مین داخل ہوتا اور یہ جو حضرت مسیح نے کہا کہ کوئی اور نشان نہین دکھایا جائیگا اس فقرہ مین گویا مسیح ان لوگون کا رد کرتا ہے کہ جو کہتے ہین کہ مسیح نے یہ نشان بھی دکھلایا کہ آسمان پر چڑھ گیا - منہ

میں اسکی قبر ہے یہ سب پیلاطوس کی سعی کا نتیجہ تہا لیکن تاہم اُس پہلے پیلاطوس کی کارروائی
بزدلی کی رنگ آمیزی سے خالی نہ تہی اگر وہ اپنے اس قول کا پاس کرکے کہ مین اس شخص
کا کوئی گناہ نہین دیکہتا مسیح کو چہوڑ دیتا تو اس پر کچھہ مشکل نہ تہا اور وہ چہوڑنے پر قادر تہا مگر
وہ قیصر کی دوہائی سن کر ڈر گیا لیکن یہ آخری پیلاطوس پادریون کے ہجوم سے نہ ڈرا حالانکہ
اس جگہ بہی قیصرہ کی بادشاہی تہی لیکن یہ قیصرہ اُس قیصر سے بدرجہا بہتر تہی اسلئے کسی کے
لئے ممکن نہ تہا کہ حاکم پر دباؤ ڈالنے کے لئے اور انصاف چہوڑانیکے لئے قیصرہ سے
ڈرادے بہر حال پہلے مسیح کی نسبت آخری مسیح پر بہت شور اور منصوبہ اُٹہایا گیا تہا اور میرے
مخالف اور ساری قومون کے سرگروہ جمع ہو گئے تہے مگر آخری پیلاطوس نے سچائی سے
پیار کیا اور اپنے اس قول کو پورا کرکے دکہلایا کہ جو اس نے مجہے مخاطب کرکے کہا تہا کہ مین تم پر
خون کا الزام نہین لگاتا سو اس نے مجہے بہت صفائی اور مردانگی سے بری کیا اور پہلے
پیلاطوس نے مسیح کے بچانے کیلئے حیلون سے کام لیا مگر اس پیلاطوس نے جو کچھہ عدالت
کا تقاضا تہا اُس طور سے اس تقاضا کو پورا کیا جسمین بزدلی کا رنگ نہ تہا جس دن میں بری
ہوا اُسی دن اس عدالت مین ملکی فوج کا ایک چور بہی پیش ہوا یہ اسلئے وقوع مین آیا کہ
پہلے مسیح کے ساتہہ بہی ایک چور تہا لیکن اس آخری مسیح کے ساتہہ کے چور کو جو پکڑا گیا اُس
پہلے چور کی طرح جو پہلے مسیح کے ساتہہ پکڑا گیا صلیب پر نہین چڑہایا اور نہ اسکی ہڈیان توڑی
گئین بلکہ صرف تین ماہ کی قید ہوئی ۰

اب پہر ہم اپنے بیان کیطرف رجوع کرکے لکہتے ہین کہ سورۃ فاتحہ مین اِس قدر
حقایق ودقایق ومعارف جمع ہین کہ اگر اُن سب کو لکہا جائے تو وہ باتین ایک دفتر مین بہی
ختم نہین ہو سکتین اسی ایک حکیمانہ دعا کو دیکہئے کہ جو اس سورہ میں سکہائی گئی ہے یعنے
اهدنا الصراط المستقیم یہ دعا ایک ایسا مفہوم کلّی اپنے اندر رکہتی ہے جو تمام دین اور
دنیا کے مقاصد کی یہی ایک کنجی ہے ہم کسی چیز کی حقیقت پر اطلاع نہین پا سکتے اور نہ اُسکے
فوائد سے منتفع ہو سکتے ہین جبتک کہ ہین اسکے پانیکے لئے ایک مستقیم راہ نہ ملے دنیا کی جسقدر

مشکل اور پیچیدہ امور مین خواہ وہ سلطنت اور وزارت کے ذمہ واریون کے متعلق ہون اور خواہ سپہ گری اور جنگ و جدال سے تعلق رکھتے ہون اور خواہ طبعی اور ہیئت کے دقیق مسائل کے متعلق ہون اور خواہ صناعت طبّ کے طریق تشخیص اور علاج کے متعلق اور خواہ تجارت اور زراعت کے متعلق ان تمام امور مین کامیابی ہونا مشکل اور غیر ممکن ہے جبتک کہ انکے بارہ مین ایک مستقیم راہ نہ ملے کہ کس طور سے اس کام کو شروع کرنا چاہیئے اور ہر ایک عقلمند انسان مشکلات کے وقت مین یہی اپنا فرض سمجھتا ہے کہ اس مشکل سربستہ کے بارہ مین ایک لمبے وقت تک رات کو اور دن کو سوچتا رہے تا ہو کہ اس مشکل کشائی کے لئے کوئی راہ نکل آوے اور ہر ایک صنعت اور ہر ایک ایجاد اور ہر ایک پیچیدہ اور الجھے ہوئے کام کو چلانا اس بات کو چاہتا ہے کہ اُس کام کے لئے راہ نکل آوے پس دنیا اور دین کی اغراض کیلئے اصل دعا راہ نکالنے کی دُعا ہے جب سیدھی راہ کسی امر کے متعلق ہاتھ مین آجائے تو یقیناً وہ امر بھی خدا کے فضل سے حاصل ہو جاتا ہے خدا کی قدرت اور حکمت نے ہر ایک مدعا کے حصول کیلئے ایک راہ رکھی ہے مثلاً کسی بیمار کا ٹھیک علاج نہین ہو سکتا جب تک اُس مرض کی حقیقت سمجھنے اور نسخہ کے تجویز کے لئے ایک ایسی راہ نہ نکل آوے کہ دل فتوےٰ دیدے کہ اس راہ مین کامیابی ہوگی بلکہ کوئی انتظام دُنیا مین ہو ہی نہین سکتا جب تک اس انتظام کے لئے ایک راہ پیدا نہ ہو پس راہ کا طلب کرنا طالب مقصد کا فرض ہوا اور جیسا کہ دنیا کی کامیابی کا صحیح سلسلہ ہاتھ مین لینے کے لئے پہلے ایک راہ کی ضرورت ہے جس پر قدم رکھا جائے ایسا ہی خدا کا دوست اور مورد محبت اور فضل بننے کے لئے قدیم سے ایک راہ کی ضرورت پائی گئی ہے اسی لئے دوسری سورۃ مین جو سورۃ البقرہ ہے جو اس سورۃ کے بعد ہے سورۃ کے شروع مین ہی فرمایا گیا ہے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ یعنے انعام پانے کی یہ راہ ہے جو ہم بیان کرتے ہین[1] پس یہ دعا یعنے دعا اهدنا الصراط المستقیم ایک جامع دعا ہے کہ جو انسان کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ مشکلات دینی اور دنیوی کے وقت مین اول جس چیز کی تلاش انسان کا فرض ہے وہ یہی ہے کہ اس امر کے حصول کیلئے وہ صراط مستقیم تلاش کرے یعنی کوئی ایسی صاف اور سیدھی

[1] سورہ فاتحہ مین راہ راست کیلئے دعا کی گئی اور دوسری سورۃ مین گویا وہ دعا قبول ہو کر راہ راست بتلائی گئی ہے۔ منہ

راہ ڈھونڈھے ہے جس سے بآسانی اس مطلب تک پہنچ سکے۔ اور دل الیقین سے بھر جائے شکوک سے نجات ہو لیکن انجیل کی ہدایت کے موافق روٹی مانگنے والا خداجوئی کی راہ اختیار نکریگا اُسکا مقصد تو روٹی ہے جب روٹی ملگئی تو پھر اسکو خدا سے کیا غرض یہی وجہ ہے کہ عیسائی صراط مستقیم سے گر گئے اور ایک نہایت قابل شرم عقیدہ جو انسان کو خدا بنانا ہے انکے گلے پڑ گیا ہم نہین سمجھ سکتے کہ مسیح ابن مریم مین دوسرون کی نسبت کیا زیادتی تھی جس سے اسکی خدائی کا خیال آیا معجزات مین پہلے اکثر نبی اس سے بڑھکر تھے جیساکہ موسےٰ اور الیسع اور ایلیا نبی اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ مین ہوتا تو وہ کام جو مین کرسکتا ہون وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہین وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا* اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا۔ جبکہ مین ایسا ہون تو اب سوچو کہ کیا مرتبہ ہے **اُس پاک رسول کا جسکی غلامی کیطرف مین منسوب کیا گیا۔** ذٰلك فضل الله یوتیه من یشاء اس جگہ کوئی حسد اور رشک پیش نہین جاتا خدا جو چاہے کرے جو اسکے ارادہ کے مخالفت کرتا ہے وہ صرف اپنے مقاصد مین نامراد ہی نہین بلکہ مرکر جہنم کی راہ لیتا ہے ہلاک ہوگئے وہ جنہون نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا۔ ہلاک ہوگئے وہ جنہون نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا مین خدا کی سب راہون مین سے آخری راہ ہون۔ اور مین اسکے سب نورون مین سے آخری نور ہون۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے *

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانون کو دیا گیا ہے **سنّت** ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیان جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کیلئے کرکے دکھلائین مثلاً قرآن شریف مین بظاہر نظر پنجگانہ نمازون کے رکعات معلوم نہین ہوتین کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتون مین کس کس تعداد پر لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنت کا قرآن شریف کیساتھ ہی وجود تھا مسلمانون پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے خدا اور رسول کی ذمہ واری

* اس تصدیق کے لیے کتاب نزول المسیح کو عنقریب دیکھو گے جو چھپ رہی ہے اور دس جزو تک چھپ چکی ہے اور عنقریب شائع ہونیوالی ہے یہ کتاب پیر مہر علی گولڑوی کی کتاب تنویر چشتیائی کے رد مین لکھی گئی ہے جس مین ثابت کیا گیا ہے کہ پیر صاحب نے محمد حسن مردہ کے مضمون کو چرا کر ایسی قابل شرم غلطیون کا ارتکاب کیا ہے کہ اب اطلاع پانے سے اسیر زندگی تلخ ہو جائیگی وہ بدبخت۔ تو ہماری پیشگوئی مندرجہ اعجاز المسیح کے موافق فوت ہوگیا اور یہ دوسرا بدبخت احق کتاب بناکر پیشگوئی انی مهین من اراد اهانتک کا نشانہ بنگیا فاعتبروا یا اولی الابصار ۔ منہ

کا فرض صرف دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوق کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دی - یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں اور اپنی سنت یعنے عملی طور کارروائی سے معضلات او مشکلات مسائل کو حل کر دیا یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا کیا جبتک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں - لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ ندیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا حلال وحرام سے واقف نہ تھے - ہان تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھولکر بیان کرتی ہین اور نیز بڑا فایدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے جن لوگوں کو ادب قرآن شریف نہیں دیا گیا وہ اس موقعپر حدیث کو قاضی قرآن کہتے ہین جیسا کہ یہودیون نے اپنی حدیثون کی نسبت کہا مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت قرار دیتے ہین اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادمون کے ہونے سے بڑھتی ہے قرآن خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ کا فعل اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے - نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہی ہے - حدیث جو ایک ظنی مرتبہ پر ہے - قرآن کی ہرگز قاضی نہین ہو سکتی صرف ثبوت موید کے رنگین ہے قرآن اور سنت نے اصل کام سب کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے - حدیث قرآن پر کیسی قاضی ہو سکتی ہے قرآن اور سنت اس زمانہ مین ہدایت کر رہے تھے جبکہ اس صنوعی قاضی کا نام ونشان نہ تھا یہ مت کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن اور سنت کیلئے تائیدی گواہ ہے البتہ سنت ایک ایسی چیز ہے جو قرآن کا منشا ظاہر کرتی ہے اور سنت سے وہ راہ مراد ہے جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہ کو ڈال دیا تھا - سنت ان باتوں کا نام نہین ہے جو سو ڈیڑھ سو برس بعد کتابون مین لکھی گیئن بلکہ ان باتون کا نام حدیث ہے اور

سنت اس عملی نمونہ کا نام ہے جو نیک مسلمانون کی عملی حالت مین ابتدا سے چلا آیا ہے
جس پر ہزارہا مسلمانون کو لگایا گیا - ہان حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اُسکا ظن کے مرتبہ پر ہے
مگر بشرط عدم تعارض قرآن و سنت تمسک کے لایق ہے اور مؤید قرآن و سنت ہے اور بہت سی
اسلامی مسایل کا ذخیرہ اسکے اندر موجود ہے **پس حدیث** کا قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام
کا کاٹ دینا ہے ہان اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنت کے نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث
کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف
ہے تو وہ حدیث قبول کے لایق نہین ہوگی کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور اُن
تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہین رد کرنا پڑتا ہے اور مین جانتا ہون کہ کوئی پرہیزگار
اس پر جرأت نہین کریگا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن اور سنت کے برخلاف اور
ایسی حدیثون کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہین بہرحال احادیث کا قدر کرو اور اُن سے
فائدہ اُٹھاؤ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب ہین اور جبتک قرآن اور سنت اُنکی
تکذیب نہ کرے تم بھی اُنکی تکذیب نہ کرو بلکہ چاہئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت
نہ کرو اور نہ کوئی سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترک فعل - مگر اسکی تائید مین تمہارے پاس کوئی
حدیث ہو لیکن اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہی
تو اُسکی تطبیق کے لئے فکر کرو شاید وہ تعارض تمہاری ہی غلطی ہو اور اگر کسی طرح وہ تعارض
دور نہ ہو تو ایسی حدیث کو پھینک دو کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی نہین ہی اور اگر
کوئی حدیث ضعیف ہی مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے تو اس حدیث کو قبول کرلو کیونکہ قرآن اُسکا
مصدق ہے اور اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہی
اور تمہارے زمانہ مین یا پہلے اس سی اس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو
اور ایسے محدثون اور راویون کو مخطی اور کاذب خیال کرو جنہون نے اس حدیث کو ضعیف اور
موضوع قرار دیا ہو ایسی حدیثین صدہا ہین جنمین پیشگوئیان ہین اور اکثر ان مین سی محدثین کے
نزدیک مجروح یا موضوع یا ضعیف ہین پس اگر کوئی حدیث اُن مین سے پوری ہو جائے اور تم یہ

کہہ کر ٹال دو کہ ہم اسکو نہین مانتے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہی یا کوئی راوی اسکا متدین نہین ہے تو اس صورت مین تمہاری خود بے ایمانی ہوگی کہ ایسی حدیث کو رد کردو جسکا سچا ہونا خدا نے ظاہر کردیا۔ خیال کرو کہ اگر ایسی حدیث ہزار ہو اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہو اور ہزار پیشگوئی اسکی سچی نکلے تو کیا تم ان حدیثون کو ضعیف قرار دیکر اسلام کے ہزار ثبوت کو ضایع کردوگے پس اس صورت مین تم اسلام کے دشمن ٹہیروگے اور اللہ تعالی فرماتا ہی فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ پس سچی پیشگوئی بجز سچے رسول کے کس کی طرف منسوب ہوسکتی ہے کیا ایسے موقعہ پر یہ کہنا مناسب حالت ایمانداری نہین ہے کہ صحیح حدیث کو ضعیف کہنے مین کسی محدث نے غلطی کہائی اور یا یہ کہنا مناسب ہے کہ جہوٹی حدیث کو سچی کرکے خدا نے غلطی کہائی۔ اور اگر ایک حدیث ضعیف درجہ کی بہی ہو بشرطیکہ وہ قرآن اور سنت اور ایسی احادیث کے مخالف نہین جو قرآن کے موافق ہین تو اس حدیث پر عمل کرو لیکن بڑی احتیاط سے حدیثون پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ بہت سی احادیث موضوعہ بہی ہین جنہون نے اسلام مین فتنہ ڈالا ہے ہر ایک فرقہ اپنے عقیدہ کے موافق حدیث رکہتا ہے یہان تک کہ نماز جیسے یقینی اور متواتر فریضہ کو احادیث کے تفرقہ نے مختلف صورتون مین کردیا ہے کوئی آمین بالجہر کرتا ہے کوئی پوشیدہ کوئی خلف امام فاتحہ پڑہتا ہے کوئی اس پڑہنے کو مفسد نماز جانتا ہے کوئی سینہ پر ہاتہہ باندہتا ہے کوئی ناف پر اصل وجہ اس اختلاف کی احادیث ہی ہین کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ورنہ سنت نے ایک ہی طریق بتلایا تہا پہر روایات کے تداخل نے اس طریق کو جنبش دیدی۔ اِسی طرح احادیث کی غلط فہمی نے کئی لوگون کو ہلاک کردیا۔ شیعہ بہی اسی سے ہلاک ہوئے اگر قرآن کو اپنا حَکَم ٹہراتے تو ایک سورۃ نور ہی انکو نور بخش سکتی تہی مگر حدیثون نے انکو ہلاک کیا اسی طرح حضرت مسیح کے وقت وہ یہودی ہلاک ہوگئے جو اہلحدیث کہلاتے تہے کچہہ مدت سے ان لوگون نے توریت کو چہوڑ دیا تہا اور جیسا کہ آجتک اون کا عقیدہ ہے اُن کا یہ مذہب تہا کہ حدیث توریت پر قاضی ہے سو انمین ایسی حدیثین بکثرت موجود تہین کہ جب تک ایلیا دوبارہ آسمان سے اپنے عنصری

وجود کے ساتھ نازل نہ ہو تب تک ان کا مسیح موعود نہین آئے گا ان حدیثون نے ان کو سخت ٹھوکر مین ڈالدیا - اور وہ لوگ ان حدیثون پر تکیہ کر کے حضرت مسیح کی اس تاویل کو قبول نہ کر سکے کہ الیاس سے مراد یوحنا یعنی یحییٰ نبی ہے جو الیاس کی خو اور طبیعت پر آیا اور بروزی طور پر اس کا وجود لیا ہے پس تمام ٹھوکر ان کی حدیثون کے سبب سے تھی جو آخر کار ان کے بے ایمان ہونیکا موجب ہوگئی اور ممکن ہے کہ وہ لوگ ان حدیثون کے معنون مین بھی غلطی کرتے ہون یا حدیثون مین بعض انسانی الفاظ مل گئے ہون - غرض شائد مسلمانون کو اس واقعہ کی خبر نہین ہوگی کہ یہودیون مین حضرت مسیح کے منکر اہل حدیث ہی تھے انہون نے ان پر شور مچایا اور تکفیر کا فتوے لکھا اور انکو کافر قرار دیا اور کہا کہ یہ شخص خدا کی کتابون کو مانتا نہین خدا نے الیاس کے دوبارہ آنیکی خبر دی ہے اور یہ اس پیشگوئی کی تاویلین کرتا اور بغیر کسی قرینہ صارفہ کے ان خبرون کو کسی اور طرف کھینچ کر لیجاتا ہے اور حضرت مسیح کا نام انہون نے صرف کافر ہی نہین بلکہ ملحد بھی رکھا کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو پھر دین موسوی باطل ہے وہ ان کے لئے فیج اعوج کا زمانہ تھا جھوٹی حدیثون نے ان کو دھوکا دیا - غرض حدیثون کے پڑھنے کے وقت یہ خیال کر لینا چاہئے کہ ایک قوم پہلے اسی حدیث کو توریت پر قاضی ٹھہرا کر اس حالت تک پہنچ چکی ہے کہ ایک سچے نبی کو انہون نے کافر اور دجال کہا اور اس سے انکار کر دیا - تاہم مسلمانون کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے یہ وہی کتاب ہے جس مین صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام وفات پا گئے - ایسا ہی مسلم اور دوسری احادیث کی کتابین بہت سے معارف اور مسائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہین اور اس احتیاط سے ان پر عمل واجب ہے کہ کوئی مضمون ایسا نہ ہو جو قرآن اور سنت اور ان احادیث سے مخالف ہو جو قرآن کے مطابق ہین ✦

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہین یقین ہی ہے جو گناہ سے چھوڑاتا ہے - یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے - یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو - کیا تم جذبات نفس سے

ہے جنہون حضرت مسیح کو جبتک وہ اس ملک مین رہے بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پاکر کشمیر کیطرف چلے آئے تو انہی ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے حواریون مین اپنے تئین داخل کیا اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا اور عیسائیون پر سؤر کو جو توریت کے رو سے ابدی حرام تھا حلال کر دیا اور شراب کو بہت وسعت دیدی اور انجیلی عقیدہ مین تثلیث

بغیر یقینی تجلی کے رُک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو۔ کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کرا سکے۔ کیا مریم کا بیٹا عیسے ایسا ہے کہ اس کا مصنوعی خون گناہ سے چھڑائے گا۔ اے عیسائیو ایسا جھوٹ مت بولو جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ یسوع خود اپنی نجات کیلئے یقین کا محتاج تھا اور اس نے یقین کیا اور نجات پائی۔ افسوس ہے ان عیسائیوں پر جو یہ کہہ کر مخلوق کو دھوکا دیتے ہین کہ ہم نے مسیح کے خون سے گناہ سے نجات پائی ہے۔ حالانکہ وہ سر سے پیر تک گناہ مین غرق ہین وہ نہین جانتے کہ ان کا کون خدا ہے بلکہ زندگی تو غفلت آمیز ہے شراب کی مستی ان کے دماغ مین ہے مگر وہ پاک مستی جو آسمان سے اترتی ہے اس سے وہ بیخبر ہین اور جو زندگی خدا کے ساتھ ہوتی ہے اور جو پاک زندگی کے نتائج ہونے ہین وہ اس سے بے نصیب ہین پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہین آسکتے اور نہ روح القدس تمہین مل سکتا ہے مبارک وہ جو یقین رکھتے ہین کیونکہ وہی خدا کو دیکھین گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہین کیونکہ وہی گنہ سے نجات پائینگے۔ مبارک تم جبکہ تمہین یقین کی دولت دیجائے کہ اسکے بعد تمہارے گنہ کا خاتمہ ہوگا۔ گنہ اور یقین دونون جمع نہین ہوسکتے کیا تم ایسے سوراخ مین ہاتھ ڈال سکتے ہو جس مین تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش فشان سے پتھر برستے ہین یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسان کو معدوم کر رہی ہے پھر اگر تمہین خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہین کہ اسکے مقابل پر تم نافرمانی کرکے سزا کی راہ اختیار کر سکو۔ یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔

اے وے لوگو جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اسوقت تم مین پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے

جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائینگے شائد تم کہو گے کہ ہمین یقین حاصل ہے سو یاد رہے
کہ یہ تمہین دہوکا لگا ہوا ہے یقین تمہین ہرگز حاصل نہین کیونکہ اُسکے لوازم حاصل نہین وجہ یہ
کہ تم گناہ سے باز نہین آتے تم ایسا قدم آگے نہین اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہیئے تم ایسے طور سے
نہین ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے خود سوچ لو کہ جسکو یقین ہے کہ فلان سوراخ مین سانپ ہے وہ اس
سوراخ مین کب ہاتھ ڈالتا ہے اور جسکو یقین ہے کہ اسکے کہانے مین زہر ہے وہ اس کہانے
کو کب کہاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلان بن مین ایک ہزار خونخوار شیر ہے اسکا
قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اُس بن کیطرف اُٹھہ سکتا ہے سو تمہارے ہاتھہ اور تمہارے پاؤن اور
تمہارے کان اور تمہاری آنکھین کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہین اگر تمہین خدا اور جزا سزا پر یقین
ہے گناہ یقین پر غالب نہین ہوسکتا اور جبکہ تم ایک بہسم کرنے اور کہا جانیوالی آگ کو دیکہہ رہے ہو
تو کیونکر اُس آگ مین اپنے تئین ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیوارین آسمان تک ہین شیطان
اُن پر چڑھہ نہین سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دُکھہ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے
یہان تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اوتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دُکھ
کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکہاتا ہے ہر ایک کفارہ جہوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔
اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور
فرشتون سے بہی صدق اور ثبات مین آگے بڑہا دیتی ہے وہ یقین ہے ہر ایک مذہب جو یقین
کا سامان پیش نہین کرتا وہ جہوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکہا نہین سکتا
وہ جہوٹا ہے ہر ایک مذہب جسمین بجز پرانے قصون کے اور کچھہ نہین وہ جہوٹا ہے۔ خدا جیسے
پہلے تہا وہ اب بہی ہے اور اسکی قدرتین جیسی پہلے تہین وہ اب بہی ہین اور اُسکا نشان
دکہلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تہا وہ اب بہی ہے پہر تم کیون صرف قصون پر راضی ہوتے ہو
وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہین جسکی پیشگوئیان صرف قصے ہین
اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جسپر خدا نازل نہین ہوا اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے
ہاتھہ سے پاک نہین ہوئی جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکہہ کر انکی طرف کہنچا

جاتا ہے اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھنچا جاتا ہے اور اسکا حسن اسکو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اسکو سراسر ردی دکھائی دیتی ہین اور انسان اُسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جبکہ وہ خدا اور اسکے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے ہر ایک بیباکی کی جڑھ بیخبری ہے جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہین رہ سکتا۔ اگر گہر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پُرزور سیلاب نے اسکے گہر کیطرف رُخ کیا ہے اور یا اسکے گہر کے ارد گرد آگ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے تو وہ اس گہر مین ٹھہر نہین سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعوے کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتون پر ٹھہر رہے ہو سو تم آنکھین کھولو اور خدا کے اُس قانون کو دیکھو جو تمام دُنیا مین پایا جاتا ہے چوہے مت بنو جو نیچے کیطرف جاتے ہین بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کے فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بعیت کر کے پھر گناہ پر قایم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کہال اُتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اُس سے بےخبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پاسکو اسکا جواب خود خدا نے دیا ہے جہان قرآن مین فرماتا ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰة یعنے نماز اور صبر کے ساتہہ خدا سے مدد چاہو نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتہہ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بےخبر لوگون کیطرح اپنی دُعاون مین صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ انکی نماز اور انکا استغفار سب رسمین ہین جن کے ساتہہ کوئی حقیقت نہین لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤن مین اپنی زبان مین ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا ہو کہ تمہارے دلون پر اُس عجز و نیاز کا کچھہ اثر ہو۔ پنجگانہ نمازین کیا چیز ہین وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہین جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہین اور تمہاری فطرت کے لئے اُن کا وارد ہونا ضروری ہے۔ (۱) پہلے جبکہ تم مطلع

کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنیوالی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی مین خلل ڈالا سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی مین زوال آنا شروع ہوا اسکے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے جبکہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو۔ مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہوکر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونیکو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اسوقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اسپر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اسکا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہے۔

(۳) تیسرا تغیر تم پر اسوقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلی امید منقطع ہو جاتی ہے۔ مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرارداد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گذر جاتے ہین یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے اور تم اپنے تئین ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو۔ سو یہ حالت اسوقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدین دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہین اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔ (۴) چوتھا تغیر اسوقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے اور اسکی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے مثلاً جبکہ فرد قرارداد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تمکو سنایا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اسوقت سے مشابہ ہے جبکہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشا مقرر ہے۔

(۵) پھر جبکہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی مین بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہین اس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات مین پانچ حالتین دیکھ

پانچ نمازین تمہارے لئے مقرر کین اس سے تم سمجہہ سکتے ہو کہ یہ نمازین خاص تمہارے نفس کے
فائدہ کے لئے ہین پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤن سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازون کو ترک
نہ کرو کہ وہ تمہاری اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظلّ ہین - نماز مین آنے والی بلاؤن کا علاج
ہے تم نہین جانتے کہ نیا دن چڑہنے والا کس قسم کے قضا و قدر تمہارے لئے لائیگا پس قبل
اسکے جو دن چڑہے تم اپنے مولےٰ کی جناب مین تضرّع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا
دن چڑہے ٭

اے امیرو اور بادشاہو ! اور دولت مندو !! آپ لوگون مین ایسے لوگ بہت
ہی کم ہین جو خدا سے ڈرتے اور اسکی تمام راہون مین راستباز ہین اکثر ایسے ہین کہ دنیا کے
ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہین اور پہر اسی مین عمر بسر کر لیتے ہین اور موت کو
یاد نہین رکہتے - ہر ایک امیر جو نماز نہین پڑہتا اور خدا سے لاپروا ہے اسکے تمام نوکرون
چاکرون کا گناہ اسکی گردن پر ہے - ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اسکی گردن پر ان لوگونکا
بہی گناہ ہے جو اسکے ماتحت ہو کر شراب مین شریک ہین - اے عقلمندو یہ دنیا ہمیشہ کی
جگہ نہین تم سنبہل جاؤ - تم ہر ایک بے اعتدالی کو چہوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان
کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہین بلکہ افیون - گانجا - چرس - بہنگ - تاڑی اور ہر ایک
نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم
اس سے بچو - ہم نہین سمجہہ سکتے کہ تم کیون ان چیزون کو استعمال کرتے ہو جنکی شامت سے
ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہین ٭ اور
آخرت کا عذاب الگ ہے - پرہیزگار انسان بنجاؤ تا تمہاری عمرین زیادہ ہون اور تم خدا
سے برکت پاؤ - حد سے زیادہ عیاشی مین بسر کرنا لعنتی زندگی ہے - حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر
ہونا لعنتی زندگی ہے - حد سے زیادہ خدا یا اسکے بندون کی ہمدردی سے لاپروا ہونا لعنتی زندگی ہے - ہر ایک امیر
خدا کے حقوق اور انسانونکے حقوق سے ایسا ہی پوچہا جائیگا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ پس کیا بدقسمت وہ
شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بہروسہ کر کے بکلی خدا سے مونہہ پہیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو

٭ یورپ کے لوگون کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اسکا سبب تو یہ تہا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تہے شاید کسی بیماری کیوجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے مگر اے مسلمانو ! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تہے جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہین سو تم مسلمان کہلا کر کسکی پیروی کرتے ہو قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہین ٹہراتا پہر تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹہراتے ہو کیا مرنا نہین ہے - منہ

ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اسکیلئے حلال ہے غصہ کیساتہہ دیوانون کیطرح کسیکو گالی کسی کو زخمی اور کسیکو قتل کرنیکے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش مین بے حیائی کے طریقون کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے سو وہ سچی خوشحالی کو نہین پائیگا یہان تک کہ مرے گا۔ اے عزیزو تم تہوڑے دنون کے لئے دنیا مین آئے ہو اور وہ بہی بہت کچہہ گذر چکی سو اپنے مولی کو ناراض مت کرو ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہین تباہ کر سکتی ہے پس تم سوچ لو کہ خدا تعالی کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو اگر تم خدا کی آنکہون کے آگے متقی ٹہر جاؤ تو تمہین کوئی بہی تباہ نہین کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کریگا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہین پائیگا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہین اور تم دشمنون سے ڈر کر یا اور آفات مین مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتہہ گذرینگے خدا اون لوگون کی پناہ ہو جاتا ہے جو اُسکے ساتہہ ہو جاتے ہین سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اُسکی چہوڑ دو اور اُسکے فرائض مین سستی نہ کرو اور اُسکے بندون پر زبان سے یا ہاتہہ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ **نجات کی ہے۔**

اے علماء اسلام میری تکذیب مین جلدی مت کرو کہ بہت اسرار ایسے ہوتے ہین کہ انسان جلدی سے سمجہہ نہین سکتا۔ بات کو سُنکر اسی وقت رد کرنیکے لئے تیار مت ہو جاؤ کہ یہ تقوی کا طریق نہین ہے اگر تم مین بعض غلطیان نہ ہوتین اور اگر تمنے بعض احادیث کے اُلٹے معنے نہ سمجہے ہوتے تو مسیح موعود کا جو حکَم ہے آنا ہی لغو تہا تم سے پہلے یہ عبرت کی جگہ موجود ہے کہ جس بات پر تمنے زور مارا ہے اور جس جگہ تمنے قدم رکہا ہے اسی جگہ یہودیون نے رکہا تہا یعنے جیسا کہ تم حضرت عیسی علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے منتظر ہو وہ بہی الیاس نبی کے دوبارہ آنیکے منتظر تہے اور کہتے تہے کہ مسیح تب آئیگا جبکہ پہلے الیاس نبی جو آسمان پر اٹہایا گیا دوبارہ دنیا مین آجائیگا اور جو شخص الیاس کے دوبارہ آنے سے پہلے مسیح ہونیکا دعوی کرے وہ جہوٹا ہے اور وہ نہ صرف احادیث کی رو سے ایسا خیال رکہتے تہے بلکہ خدا کی کتاب کو جو صحیفہ ملاکی نبی ہے

+ جو شخص بنی نوع پر قوت غضبی کو بڑہاتا ہے وہ غضب سے ہی ہلاک کیا جاتا ہے اسلئے خدا نے سورۃ فاتحہ مین یہود کا نام مغضوب علیہم کہا یہ اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ قیامت کو تو ہر ایک مجرم خدا کے غضب کا مزہ چکہے گا مگر جو ناحق دنیا مین غضب کرتا ہے وہ دنیا مین ہی الہی غضب کا مزہ چکہہ لیتا ہے نصاری سے یہودیون کی نسبت دنیا مین غضب ظہور مین نہ آیا اسلئے سورۃ فاتحہ مین انکا نام ضالین کہا گیا ضالین کے لفظ کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ وہ گمراہ ہین اور دوسرے معنی اسکے ہین کہ کہوئے جائینگے یہ میری نزدیک انکے لئے بشارت ہے کہ کسی وقت جہوٹے مذہب سے نجات پاکر اسلام مین کہوئے جائینگے۔ اور رفتہ رفتہ مشرکانہ عقائد اور ناقص یا قابل شرم رسوم کو چہوڑتے چہوڑتے بزنگ مسلمین موحدین ہو جائینگے غرض الضالین کے لفظ مین جو سورۃ فاتحہ کے آخر مین ضلالت کے دوسرے معنون کے لحاظ سے ایک چیز کا دوسری چیز مین محو ہونا اور کہوئی جانا ہے عیسائیون کی آئندہ مذہبی حالت کے لئے یہ ایک پیشگوئی ہے۔ منہ

اس ثبوت مین پیش کرتے تھے لیکن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نسبت یہودیون کے موعود مسیح ہونیکا دعوے کردیا اور الیاس آسمان سے نہ اُترا جو اُس دعوی کی شرط تھی تو یہ تمام عقیدے یہودیون کے باطل ثابت ہو گئے اور وہ جو یہودیون کے خیال مین تہا کہ ایلیا نبی بجسمہ العنصری آسمان سے نازل ہوگا اُسکے آخرکار یہ معنے کہلے کہ الیاس کی خو اور طبیعت پر کوئی دوسرا شخص ظاہر ہو جائیگا اور یہ معنے حضرت عیسیٰ نے خود بیان فرمائے جنکو دوبارہ آسمان سے اُتار رہے ہو۔ پس تم کیون ایسی جگہ ٹہوکر کہاتے ہو جس جگہ تم سے پہلے یہود ٹہوکر کہا چکے ہین تمہارے ملک مین ہزارہا یہودی موجود ہین تم اُنکو پوچہہ کر دیکہہ لو کہ کیا یہود کا یہی اعتقاد نہین جو اب تم ظاہر کر رہے ہو پس وہ خدا جس نے عیسےٰ کی خاطر ایلیا نبی کو آسمان سے نہ اُتارا اور یہود کے سامنے اُسکو تاویلون سے کام لینا پڑا وہ تمہاری خاطر کیونکر عیسےٰ کو اُتاریگا جسکو تم دوبارہ اُتارتے ہو اُسی کے فیصلہ سے تم مُنکر ہو اگر شک ہے تو کوئی لاکہہ عیسائی اس ملک مین موجود ہین اور اُنکی انجیل بہی موجود اُن سے دریافت کرلو کہ کیا یہ سچ نہین ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہی کہا تہا کہ ایلیا جو دوبارہ آنے والا تہا وہ یوحنّا ہی ہے یعنی یحیےٰ۔ اور اتنی بات کہہ کر یہود کی پُرانی امیدون کو خاک مین ملا دیا۔ **اگر اب یہ ضروری ہے** کہ عیسیٰ نبی ہی آسمان سے آوے تو اس صورت مین حضرت عیسیٰ سچا نبی نہین ٹہر سکتا کیونکہ اگر آسمان سے واپس آنا سنت اللہ مین داخل ہے تو الیاس نبی کیون واپس نہ آیا اور کیون اس جگہ یحییٰ کو الیاس ٹہرا کر تاویل سے کام لیا گیا عقلمند کیلئے یہ سوچنے کا مقام ہے ٭

اور نیز جس کام کے لئے آپ لوگون کے عقیدون کے موافق مسیح ابن مریم آسمان سے آئیگا یعنے یہ کہ مہدی سے ملکر لوگون کو جبرًا مسلمان کرنیکے لئے جنگ کریگا یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلام کو بدنام کرتا ہے قرآن شریف مین کہان لکہا ہے کہ مذہب کے لئے جبر درست ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف مین فرماتا ہے لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ یعنے دین مین جبر نہین ہے پہر مسیح ابن مریم کو جبر کا اختیار کیونکر دیا جائیگا یہان تک کہ بجز اسلام یا قتل کے جزیہ بہی قبول نہ کریگا یہ تعلیم قرآن شریف کی کس مقام اور کس سیپارہ اور کس سورة مین ہے٭

٭ اگر کہو کہ عربون کے لئے یہی حکم تہا کہ جبرًا مسلمان کئے جائین یہ خیال قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہین ہوتا بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ چونکہ تمام عرب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا پہونچایا تہا اور بہت سے صحابہ مردون اور عورتون کو قتل کر دیا تہا اور بقیة السیف کو وطن سے نکال دیا تہا اس لئے وہ تمام لوگ جو مرتکب جرم قتل یا معین اس جرم کے تہے وہ سب خدا تعالیٰ کی نظر مین اپنی خونریزی کے عوض مین خونریزی کے لایق ہو چکے تہے انکی نسبت بطور قصاص اصل حکم قتل کا تہا مگر ارحم الراحمین کیطرف سے یہ رعایت دی گئی کہ اگر کوئی انمین سے مسلمان ہو جائے تو اُسکا گذشتہ جُرم جسکی وجہ سے وہ قابل سزائے موت ہے بخشا جائیگا پس کہان یہ صورت رحم اور کہان جبر۔ منہ٭

سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے کہ دین میں جبر نہیں اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں دین کو جبراً شائع کرنیکے لئے نہیں تھیں بلکہ یا تو بطور سزا تھیں یعنے اُن لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنہوں نے ایک گروہ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا اور نہایت سخت ظلم کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر یعنی ان مسلمانوں کو جن سے کفار جنگ کر رہے ہیں بسبب مظلوم ہونیکے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے کہ جو ان کی مدد کرے - اور یا وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں یعنے جو لوگ اسلام کے نابود کرنے کیلئے پیش قدمی کرتے تھے یا اپنے ملک میں اسلام کو شایع ہونیسے جبراً روکتے تھے ان سے بطور حفاظت خود اختیاری یا ملک میں آزادی پیدا کرنیکیلئے لڑائی کی جاتی تھی بجز ان تین صورتوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ اسلام نے غیر قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے جو اسکی دوسری قوموں میں نظیر نہیں ملتی پھر یہ عیسیٰ مسیح اور مہدی صاحب کیسے ہونگے جو آتے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دینگے یہانتک کہ کسی اہل کتاب سے بھی جزیہ قبول نہیں کرینگے اور آیت حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون کو بھی منسوخ کر دینگے یہ دین اسلام کے کیسے حامی ہونگے کہ آتے ہی قرآن کی ان آیتوں کو بھی منسوخ کر دینگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی منسوخ نہیں ہوئیں اور اس قدر انقلاب سے پھر بھی ختم نبوت میں حرج نہیں آئیگا - اس زمانہ میں جو تیرہ سو برس عہد نبوت کو گذر گئے اور خود اسلام اندرونی طور پر تہتر فرقوں پر پھیل گیا - سچے مسیح کا یہ کام ہونا چاہئے کہ وہ دلائل کے ساتھ دلوں پر فتح پاوے نہ تلوار کے ساتھ اور صلیبی عقیدہ کو واقعی اور سچے ثبوت کیساتھ توڑ دے نہ یہ کہ اُن صلیبوں کو توڑتا پھرے جو چاندی یا سونے یا پیتل یا لکڑی سے بنائی جاتی ہیں اگر تم جبر کرو گے تو تمہارا جبر اس بات پر کافی دلیل ہے کہ تمہارے پاس اپنی سچائی پر کوئی دلیل نہیں* ہر ایک نادان اور ظالم طبع جب دلیل سے عاجز آجاتا ہے تو پھر تلوار یا بندوق کیطرف ہاتھ لمبا کرتا ہے مگر ایسا مذہب ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ

* قرآن شریف کے رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی اور انکا شکر کرنا ہمیں اسلئے لازم ہے

کی طرف سے نہین ہو سکتا جو صرف تلوار کے سہارے سے پھیل سکتا ہے نہ کسی اور طریق سے اگر تم ایسے جہاد سے باز نہین آسکتے اور اسپر غصہ مین آکر راستبازون کا نام بھی دجال اور ملحد رکھتے ہو تو ہم اِن دو فقرون پر اِس تقریر کو ختم کرتے ہین - قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ اندرونی تفرقہ اور پھوٹ کے زمانہ مین تمہارا فرضی مسیح اور فرضی مہدی کس کس پر تلوار چلائیگا کیا سنیون کے نزدیک شیعہ اس لایق نہین کہ اُن پر تلوار اٹھائی جاے اور شیعون کے نزدیک سنی اس لایق نہین کہ ان سب کو تلوار سے نیست و نابود کیا جاوے پس جبکہ تمہارے اندرونی فرقے ہی تمہارے عقیدہ کی رو سے مستوجب سزا ہین تو تم کس کس سے جہاد کروگے - مگر یاد رکھو کہ خدا تلوار کا محتاج نہین وہ اپنے دین کو آسمانی نشانون کیساتھ زمین پر پھیلائیگا اور کوئی اسکو روک نہین سکے گا اور یاد رکھو کہ اب عیسی تو ہرگز نازل نہین ہوگا کیونکہ جو اقرار اوس نے آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کے رو سے قیامت کے دن کرنا ہے اس مین صفائی اُسکا اعتراف پایا جاتا ہے کہ وہ دوبارہ دنیا مین نہین آئیگا اور قیامت کو اسکا یہی عذر ہے کہ عیسائیون کے بگڑنے کی مجھے خبر نہین اور اگر وہ قیامت کے پہلے دنیا مین آتا تو کیا وہ یہی جواب دیتا کہ مجھے عیسائیون کے بگڑنے کی کچھ خبر نہین لہذا اس آیت مین اوس نے صاف اقرار کیا ہے کہ مین دوبارہ دنیا مین نہین گیا اور اگر وہ قیامت سے پہلے دنیا مین آنیوالا تھا اور برابر چالیس برس رہنے والا تھا تب تو اوس نے خدا تعالی کے سامنے جھوٹ بولا کہ مجھے عیسائیون کے حالات کی کچھ خبر نہین اسکو تو کہنا چاہئیے تھا کہ آمد ثانی کیوقت مینے چالیس کروڑ کے قریب دنیا مین عیسائی پایا اور ان سب کو دیکھا اور مجھے انکے بگڑنے کی خوب خبر ہے اور مین تو انعام کے لایق ہون کہ تمام عیسائیونکو مسلمان کیا اور صلیبونکو توڑا یہ کیسا جھوٹ ہے کہ عیسی کہیگا کہ مجھے خبر نہین غرض اس آیت مین نہایت صفائی سے مسیح کا اقرار ہے کہ وہ دوبارہ دنیا مین نہین آئیگا اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہوچکا اور سری نگر محلہ خانیار مین اسکی قبر ہے - اب خدا خود نازل ہوگا اور ان لوگون سے آپ لڑیگا جو سچائی سے لڑتے ہین - خدا کا لڑنا قابل اعتراض نہین کیونکہ وہ نشانون کے رنگ مین ہے لیکن انسان کا لڑنا قابل اعتراض ہے کیونکہ وہ جبر کے رنگ مین ہے -

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۹ کہ ہم اپنا کام مکہ اور مدینہ مین ہی نہین کرسکتے تھے مگر انکے ملک مین یہہ خدا کیطرف سے حکمت تھی ...

ان مولویون پر افسوس اگر انہین دیانت ہوتی تو وہ تقوی کی راہ سے اپنی تسلی ہر طرح سے کراتے اور خدا نے تو نیک روحون کی تسلی کردی مگر وہ لوگ جو ابوجہل کی مٹی سے بنے ہوئے ہین وہ اُسی طریق کو اختیار کرتے ہین جو ابوجہل نے اختیار کیا تہا ایک مولوی صاحب نے **میرٹھ** سے بذریعہ رجسٹری اطلاع دی ہے کہ امرتسر مین جلسہ **ندوة العلماء** ہے اس جگہ آکر بحث کرنی چاہئے مگر واضح ہو کہ اگر ان مخالفین کی نیتین نیک ہوتین اور فتح و شکست کا خیال نہ ہوتا تو ان کو اپنی تسلی کرانے کیلئے ندوہ وغیرہ کی کیا ضرورت تہی ہم ندوہ کے علماء کو امرتسر کے علماء سے الگ نہین سمجہتے ایک ہی عقیدہ۔ ایک ہی جنس ایک ہی مادہ ہے ہر ایک کو اختیار ہے کہ **قادیان** مین آوے مگر بحث کے لئے نہین بلکہ صرف طلب حق کے لئے ہماری تقریر کو سنے اگر شک رہے تو عزت اور ادب کے طریق سے اپنے شکوک رفع کرا دے اور وہ جبتک قادیان مین رہیگا بطور **مہمان** کے سمجہا جائیگا ہمین ندوہ وغیرہ کی ضرورت نہین اور نہ انکی طرف حاجت ہے یہ سب لوگ راستی کے دشمن ہین مگر راستی دنیا مین پہیلتی جاتی ہے کیا یہ خدا تعالی کا عظیم الشان معجزہ نہین کہ اُسنے آج سے بیس۲۰ برس پہلے براہین احمدیہ مین اپنے الہام سے ظاہر کر دیا تہا کہ لوگ تمہارے ناکام رہنے کیلئے بڑی کوشش کرینگے اور ناخنون تک زور لگائین گے مگر آخر مین تمہین ایک بڑی جماعت بناؤن گا یہ اس وقت کی وحی الہی ہے جبکہ میرے ساتہہ ایک آدمی بہی نہین تہا پہر میرے دعوی کے شایع ہونے پر مخالفون نے ناخنون تک زور لگائے آخر حسب پیشگوئی مذکورہ بالا یہ سلسلہ پہیل گیا اور اب آج کی تاریخ تک برٹش انڈیا مین یہ جماعت ایک لاکہہ سے بہی کچہہ زیادہ ہے ندوة العلماء کو اگر مرنا یاد ہے تو براہین احمدیہ اور سرکاری کاغذات کو دیکہہ کر تبلاوے کہ کیا یہ معجزہ ہے یا نہین پہر جبکہ قرآن اور معجزہ دونون پیش کئے گئے تو اب بحث کس غرض کیلئے ؟

ایسا ہی اِس ملک کے گدی نشین اور پیرزادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی بدعات مین ایسے دن رات مشغول ہین کہ اُنکو اسلام کی مشکلات اور آفات کی کچہہ بہی خبر نہین

ان کی مجالس مین اگر جاؤ تو بجائے قرآن شریف اور کتب حدیث کے طرح طرح کے تنبوروں اور سارنگیان اور ڈہولکیان اور قوال وغیرہ اسباب بدعات نظر آئینگے اور پہر باوجود اسکے مسلمانون کے پیشوا ہونے کا دعوےٰ اور اتباع نبوی کی لاف زنی اور بعض انمین سے عورتون کا لباس پہنتے ہین اور ہاتہون مین مہندی لگاتے ہین اور چوڑیان پہنتے ہین اور قرآن شریف کی نسبت اشعار پڑہنا اپنی مجلسون مین پسند کرتے ہین۔ یہ ایسے پُرانے زنگار ہین جو خیال مین نہین آسکتا کہ دور ہوسکین تاہم خدا تعالیٰ اپنی قدرتین دکہائے گا اور اسلام کا حامی ہوگا ۰

عورتون کو کچھ نصیحت

ہمارے اس زمانہ مین بعض خاص بدعات مین **عورتین** ہی مبتلا ہین وہ **تعدد نکاح** کے مسئلہ کو نہایت بُری نظر سے دیکھتی ہین گویا اُسپر ایمان نہین رکہتین انکو معلوم نہین کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکہتی ہے پس اگر اسلام مین تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتین کہ جو مردون کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہین اس شریعت مین انکا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر عورت دیوانہ ہوجاے یا مجذوم ہوجائے یا ہمیشہ کے لئے کسی ایسی بیماری مین گرفتار ہوجائے جو بیکار کردیتی ہے یا اور کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت قابل رحم ہو مگر بیکار ہوجاوے اور مرد بہی قابل رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کرسکے تو ایسی صورت مین مرد کے قوےٰ پر یہ ظلم ہے کہ اسکو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جاوے درحقیقت خدا کی شریعت نے انہین امور پر نظر کرکے مردون کے لئے یہ راہ کہلی رکہی ہے اور مجبوریون کے وقت عورتون کے لئے بہی راہ کہلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہوجاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرالین جو طلاق کے قایم مقام ہے خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے پس اگر دوکان ایسی نہین ہے جسمین سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دوکان چل نہین سکتی پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہین کہ بعض مشکلات مردون کے لئے ایسی پیش آجاتی ہین جن مین وہ نکاح ثانی کے لئے مضطر ہوتے ہین۔ وہ شریعت کس کام کی جسمین کل مشکلات کا علاج نہ ہو۔ دیکہو انجیل مین

طلاق کے مسئلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تہی اور دوسرے صدہا طرح کے اسباب جو مرد اور عورت میں جانی دشمنی پیدا کر دیتے ہین اُن کا کچہہ ذکر نہ تہا اس لئے عیسائی قوم اِس خامی کی برداشت نہ کر سکی اور آخر امریکہ مین ایک طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا سو اب سوچو کہ اس قانون سے انجیل کدہر گئی - اور اے عورتو فکر نہ کرو جو تمہین کتاب ملی ہے وہ انجیل کیطرح انسانی تصرّف کی محتاج نہین اور اوس کتاب مین جیسے مردون کے حقوق محفوظ ہین عورتون کے حقوق بہی محفوظ ہین اگر عورت مرد کے تعدّد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے - خدا کا یہ فرض تہا کہ مختلف صورتین جو مسلمانون مین پیش آنیوالی تہین اپنی شریعت مین انکا ذکر کر دیتا تا شریعت ناقص نہ رہتی سو تم اے عورتو اپنے خاوندون کے ان ارادون کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہین خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہین مصیبت اور ابتلا سے محفوظ رکہے بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو جورُوئین کر کے انصاف نہین کرتا مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے موردِ قہر الٰہی مت بنو ہر ایک اپنے کام سے پوچہا جائیگا - اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر مین نیک بنو تو تمہارا خاوند بہی نیک کیا جاویگا اگرچہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضا و قدر کا قانون تمہارے لئے کہلا ہے اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہین تو بذریعہ دعا قضا و قدر کے قانون سے فائدہ اُٹہاؤ کیونکہ قضا و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بہی غالب آجاتا ہے تقویٰ اختیار کرو دُنیا سے اور اوسکی زینت سے بہت دل مت لگاؤ - قومی فخر مت کرو کسی عورت سے ٹہٹہا ہنسی مت کرو خاوندون سے وہ تقاضے نہ کرو جو انکی حیثیت سے باہر ہین کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونیکی حالت مین قبرون مین داخل ہو خدا کے فرایض نماز زکوٰۃ وغیرہ مین سستی مت کرو اپنے خاوندونکی دل و جان سے مطیع رہو بہت سا حصہ انکی عزت کا تمہارے ہاتہہ مین ہے سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات مین گنی جاؤ - اسراف نہ کرو اور خاوندونکے مالون کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو - خیانت نکرو - چوری نہ کرو - گلہ نکرو ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے

تعطیل جمعہ

مندرجہ ذیل میموریل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت مین تعطیل جمعہ کیلئے پیش کیا ہے

چونکہ تاج پوشی کا جلسہ جو دہلی مین ہوگا ہر ایک فرقہ رعایا گورنمنٹ برطانیہ کو اس سے بہت خوشی ہے اور مسلمانون کو ایک خاص خوشی جو اس جلسہ مین ان کے اسلامی تخت گاہ کے شہر کو عزت دیگئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس محسن گورنمنٹ کو مسلمانون پر ایک خاص نظر عنایت ہے اور مسلمانون کی مدت دراز سے ایک دلی تمنا ہے جسکے پیش کرنیکے لئے اسوقت سے زیادہ مبارک کوئی وقت نہین کہ ہمارے بادشاہ عالیجاہ قیصر کی تاج پوشی کے جلسہ کا دن قریب ہے اسلئے مجھے تحریک کی گئی کہ مین اس التماس کو ادب سے پیش کرون کیونکہ مین ایک ایسے مسلمانون کے گروہ کا امام ہون کہ جو برٹش انڈیا اور دوسرے مقامات مین ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہے اور مین ضروری نہین سمجھتا کہ مین ان کے نام لکھون کیونکہ وہ مجھ سے بیعت کرنے والے ہین یعنی میرے مرید ہین اور مجھ سے الگ نہین ہین یہ وہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے اور پنجاب اور ہندوستان اور دیگر متفرق مقامات مین پھیلا ہوا ہے یہی وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانون کے خیالات مین سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اٹھادے چنانچہ ابتک ساٹھ کے قریب مین نے ایسی کتابین عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزی مین تالیف کر کے شایع کی ہین جن کا یہی مقصد ہے کہ یہ غلط خیالات مسلمانون کے دلون سے محو ہو جائین اس قوم مین یہ خرابی اکثر نادان مولویون نے ڈال رکھی ہے لیکن اگر خدا نے چاہا تو مین امید رکھتا ہون کہ عنقریب اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ گورنمنٹ کے اعلے حکام کیطرف سے ایسی کارروائیون کا ہونا ضروری ہے جن سے مسلمانونکے دلون مین منقوش ہو جائے کہ یہ سلطنت اسلام کے لئے درحقیقت چشمہ فیض ہے اور نہایت خوشی کی بات ہے کہ حضور لارڈ کرزن بالقابہ نے ایسی نمایان کارروائیان کی ہین کہ مسلمانون کو کبھی نہین بھولین گی جیسا کہ لاہور کے قلعہ کی مسجد کا مسلمانون کو عطا کرنا اور

ایک باہر کی مسجد جسپر ریلوے والون کا قبضہ تھا مسلمانون کو عنایت فرمانا اور نیز اپنی طرف سے دہلی کی شاہی مسجد کے لئے ایک قیمتی لال ٹین اپنی جیب سے مرحمت فرمانا ان فیاضانہ کارروائیون سے جس قدر مسلمان شکر گذار اور گرویدہ ہین اس کا اندازہ نہین ہو سکتا لیکن ایک تمنا ان کی ہنوز باقی ہے اور وہ امید رکھتے ہین کہ جن ہاتھون سے یہ مرادین پوری ہوئی ہین وہ تمنا بھی انہین ہاتھون سے پوری ہوگی اور وہ آرزو یہ ہے کہ روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے۔ اور قرآن شریف نے خاص کر کے اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور اس بارے مین خاص ایک سورۃ قرآن شریف مین موجود ہے جسکا نام سورۃ الجمعہ ہے اور اس مین حکم ہے کہ جب جمعہ کی بانگ دیجائے تو تم دنیا کا ہر ایک کام بند کر دو اور مسجدون مین جمع ہو جاؤ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کریگا وہ سخت گنہ گار ہے اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو اور جسقدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف مین تاکید ہے اسقدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہین اسی غرض سے قدیم سے اور جب سے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے جمعہ کی تعطیل مسلمانون مین چلی آئی ہے اور اس ملک مین بھی برابر آٹھ سو برس تک یعنی جبتک کہ اس ملک مین اسلام کی سلطنت رہی جمعہ مین تعطیل ہوتی تھی اسی وجہ سے ریاست پٹیالہ مین جمعہ کی تعطیل ان دنون تک ہوتی رہی اور اس ملک مین تین قومین ہین۔ ہندو عیسائی مسلمان۔ ہندوؤن اور عیسائیونکو ان کے مذہبی رسوم کا دن گورنمنٹ نے دیا ہوا ہے یعنے اتوار جس مین وہ اپنے مذہبی رسوم ادا کرتے ہین جس کی تعطیل عام طور پر ہوتی ہے لیکن یہ تیسرا فرقہ یعنے مسلمان اپنے تہوار کے دن سے یعنے جمعہ سے محروم ہین۔ برٹش انڈیا مین کون مسلمان ہے جو آہ مار کر یہ نہین کہتا کہ کاش جمعہ کی تعطیل ہوتی لیکن اس کرزنی دور مین جبکہ لارڈ کرزن اس ملک کے وایسرائے ہین۔ مسلمانون کو اس تمنا کے پورے ہونے مین بہت کچھ امید بڑھ گئی ہے اور وہ خیال کرتے ہین کہ جبکہ لارڈ موصوف نے دلی فیاضی اور ہمدردی سے ان کی مساجد واگذار کرا دی ہین تو پھر وہ امر جو مسجدون کی علت غائی ہے یعنے نماز جمعہ یہ امر بھی انہین ہاتھون سے انجام پذیر ہوگا مسجد تو بشکل دسترخوان یا میز کے ہے جسپر روٹی رکھی جاتی ہے مگر نماز جمعہ اصل روٹی ہے۔

تمام مساجد کی بڑی بھاری غرض نماز جمعہ ہے پس کیا ہمارے عالی ہمت وایسرائے لارڈ کرزن یہ روا رکھینگے کہ وہ ہمین دستر خوان تو دین مگر روٹی ندین ایسی دعوت تو ناقص ہے اور امید نہین کہ ایسا فیاض دل جوانمرد ایسی کمی کو اپنے پر گوارا کرے اور اگر ایسا ہمدرد وایسرائے جسکے بعد کم امید ہے کہ اس کی نظیر ملے اس فیاضی کی طرف توجہ نہ فرماوے تو پھر اسکے بعد عقل تجویز نہین کر سکتی کہ مسلمانون کے لئے کبھی وہ دن آوے کہ دوسرے وایسرائے سے یہ مراد پا سکین یہ ایک ایسی مراد ہے کہ اسکا انجام پذیر ہونا مسلمانونکے دلون کو گورنمنٹ برطانیہ کی محبت کیطرف ایک زبردست کشش سے کھینچ لیگا اور ان احسانون کی فہرست مین جو اس گورنمنٹ نے مسلمانون پر کئے ہین اگر یہ احسان بھی کیا گیا جو عام طور پر جمعہ کی تعطیل دیجائے تو یہ ایسا احسان ہوگا کہ جو آب زر سے لکھنے کے لایق ہوگا اور اسکا مسلمانون کے دلونپر بڑا اثر پڑیگا بالخصوص جبکہ عین تاج پوشی کے جلسہ مین جہان ہزارہا رئیس اور والیان ملک موجود ہونگے اس احسان کو تاج پوشی کی ایک یادگار ٹھہرا کر سنایا جائیگا تو جو کچھ مسلمانونکے دلون مین خوشی سے بھری ہوئی محبت پیدا ہوگی اسکا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس دن لوگ تمام شہر مین خوشی کے نعرونکے ساتھ لارڈ کرزن کے گیت گائینگے اور اسکے حق مین دعائین کرینگے اور اس کارروائی سے اسلام اور عیسائیت مین ایک میلان پیدا ہو جائیگا اور یہ تمام تعریف لارڈ کرزن کے عہد کیطرف ہمیشہ کیلئے منسوب رہیگی اور میری دانست مین عام مسلمانون کو خوش کرنیکے لیئے جو کارنامہ وہ چھوڑ جائینگے۔ اس سے بہتر کوئی نہ ہوگا۔ مسلمان ایک قوم ہے جو سب سے زیادہ مذہب کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے اور ہر ایک تالیف قلوب جو مذہبی رنگ مین کیجائے وہ انکے دلون کو کھینچ لیتی ہے پس اعلے سے اعلے حکمت عملی مسلمانونکو مسخر کرنیکی یہی ہے کہ مذہبی رنگ مین ان کو کوئی فایدہ پہنچایا جائے۔ چونکہ تاجپوشی کے جلسہ کا موقعہ ایک ایسا بابرکت موقعہ ہے کہ ہندو مسلمانون کی اسطرف آنکھین لگی ہوئی ہین کہ اس مبارک رسم کی یادگار مین کیا کچھ سرافرازی ہر دو فریق کی کیجاتی ہے پس اگر گورنمنٹ اس مبارک دن کی یادگار کے لئے مسلمانون کے لئے جمعہ کی تعطیل کھولدے یا اگر نہ ہو سکے تو نصف دن کی ہی تعطیل دیدے تو مین سمجھ نہین سکتا

کہ عام دلون کو خوش کرنیکے لئے اس سے زیادہ کوئی کارروائی ہے مگر چونکہ گورنمنٹ کی فیاضی کا تنگ
دائرہ نہین ہے اور اگر توجہ پیدا ہو تو اسکو کچھ پروا نہین ہے اس لئے صرف نصف دن کی تعطیل ایک ادنی
بات ہے یقین ہے کہ گورنمنٹ عالیہ اس مبارک یادگار مین پورے دن کی تعطیل عنایت فرمائیگی اور
یہی مسلمانونکو توقع ہے۔ جمعہ کے دن کو کچھ مسلمانون سے ہی خصوصیت نہین بلکہ یہ دن عیسائی مذہب
مین بھی قابل تعظیم ہے کیونکہ حضرت عیسے علیہ السلام جمعہ کے روز ہی صلیب دئے گئے تھے اور عیسائی
عقیدہ کے رو سے تمام برکات کی جڑ یہی واقعہ ہے یہودیون کا سبت بھی اس زمانہ تک کہ جب وہ
مصر سے نہین نکلے تھے جمعہ ہی تھا قدیم مصری سلطنت مین بھی جمعہ کی ہی تعطیل ہوتی تھی اور حضرت
آدم بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوئے تھے نوح کی کشتی ارارٹ کے پہاڑ پر جمعہ کے دن ہی لگی تھی۔ پس
اس تعطیل سے یہ تمام یادگارین قائم ہوسکتی ہین اور مسلمان اس بات پر راضی ہین کہ ان کی بعض
غیر ضروری تعطیلین بند کرکے ان کی جگہ جمعہ کی تعطیل دیجاوے اور مجھے اس بات کا خیال ہے کہ جمعہ کی
تعطیل رعایا اور گورنمنٹ مین ایک حقیقی مصالحت کی بنیاد ڈالے گی اور خیالات پر ایک ایسا اثر ہوگا
کہ وہ فوق العادت تصور کیا جائے گا اگرچہ گورنمنٹ بہت دانشمند ہے لیکن عام مسلمانونکے حالات
سے ذاتی واقفیت مجھے اس بات کے اظہار کے لئے مجبور کرتی ہے کہ اس موقعپر مسلمانونکو خوش کرنیکے
لئے اس سے بڑھکر اور کوئی طریق نہین اس لئے ایک بڑی جماعت کی تحریک سے یہ میموریل ارسال
حضور کیا جاتا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ توجہ سے اسپر غور کیجائے خاصکر میرے لئے جو ہمیشہ اس سعی مین
ہون کہ مسلمان لوگ گورنمنٹ کے ساتھ سچے اخلاص مین ترقی کرین اس تعطیل سے ایک دستاویز ملتی ہے
اور گورنمنٹ کی عنایات ثابت کرنیکے لئے اور نئے دلائل حاصل ہوتے ہین اسلئے مین اس عرض
کیلئے جرأت کرتا ہون کہ اس عرضداشت پر ضرور توجہ فرمائی جاوے اور اسکو ایک معمولی عرضی سمجھکر ٹال نہ دیا جاوے اور نہ یہ تصور
کیا جاوے کہ صرف ایک شخص کی یہ درخواست ہے کیونکہ جیسا کہ مین عرض کرچکا ہون یہ ایک شخص کی درخواست نہین بلکہ ایک
لاکھہ معزز مسلمان کی درخواست ہے اور چونکہ وہ لوگ مجھ سے بیعت اور مریدی کا تعلق رکھتے ہین اسلئے ضروری نہ
سمجھا گیا کہ ان کے نام لکھے جائین اور مین ان سب کی طرف سے بطور ایڈووکیٹ ہوکر امید بھرے ہوئے
دل کے ساتھ یہ عرضداشت روانہ کرتا ہون اور دعا پر ختم کرتا ہون ❖

اعجاز احمدی

دائمی اور زندہ معجزہ

مختلف مذاہب کے بیان کردہ معجزات کا مطالعہ تحقیق کا ایک وسیع میدان ہمارے سامنے پیش کرتا ہی لیکن ہمارے موجودہ مضمون کو اس سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ اس معجزہ کو جسکیطرف ہم ناظرین کو توجہ دلانا چاہتے ہین معجزات کی تاریخ مین ایک مسلمہ بے نظیر اور اعلے مرتبہ حاصل ہی گو ہم حضرت موسیٰ و عیسیٰ و دیگر انبیا بنی اسرائیل علیہم السلام کی نبوت اور انکے خدا کیطرف سے ہونے پر ایمان لاتے ہین لیکن اس امر سے ہم انکار نہین کر سکتے کہ انکے معجزات اور نشان صرف عارضی اور وقتی نشان تھے جو ایک خاص زمانہ اور خاص قوم کیلئے دکھائے گئے تھے مثلاً سب سے بڑا معجزہ حضرت موسیٰ ع کا یعنے انکے عصا کا سانپ بنجانا صرف ناظرین کے لئے ہی ایک معجزہ تھا لیکن ان کی ذریت اور دیگر اشخاص کے سامنے یہ صرف ایک کہانی ہے اور شکی طبیعتون کیلئے یہ ایک مبالغہ آمیز افسانہ کے سوا اور کچھ نہین۔ انجیل کے معجزات محض توریت و دیگر صحف انبیاء کے معجزات کی نقل ہین۔ اور عظمت مین بعض حالتون مین ان سے بہت کم درجہ پر ہین دیو نکالنے پر آج لوگ ہنسی اڑاتے اور پانی کو شراب بنانے پر خیر خواہ بنی نوع تاسف کرتے ہین۔ آم کا پودا فوراً اگانا انجیر کے درخت کے سکھانے سے بہت بڑھ چڑھکر ہے۔ یسوع کے پانی پر چلنے کو لوگون کے ہوا پر اڑنے نے بالکل مات کر دیا ہے۔ اس نے بیمارون کو چنگا کیا لیکن یہی کام سلوم کے تالاب نے اور یسوع کے ہمعصر مخالفون نے بھی کئے اور ہر زمانہ مین لوگ سلب امراض کرتے آئے ہین۔ امریکہ کا جھوٹا رسول ڈاکٹر ڈوئی بھی آج کل وہی کام کرتا ہے جو یسوع دو ہزار سال بیشتر کیا کرتا تھا اور اپنی ناکامیونکے وقت وہ یسوع کی ناکامیون کو مثالاً پیش کر دیتا ہے۔ الغرض ایسے معجزات مین تاریخی پہلو سے بہت نقص ہین۔ اول تو یہ عارضی باتین ہوتی ہین اور گو مشاہدہ کرنے والے لوگ کچھ عرصہ تک متعجب رہین لیکن معجزہ ہو چکنے کے بعد یا آنیوالی نسلون کے لئے ایسے معجزات ان خصوصیتون سے خالی ہوتے ہین جو دلون مین خدا تعالے کی قدرت و عظمت کا رعب بٹھا سکین جبتک کہ انکے ساتھ

دوسرے زندہ معجزات بطور شاہد کے موجود نہ ہون بلکہ ان کا اثر بہت جلد دلون سے زایل ہو جاتا ہے۔ دوم ایسے معجزات دعوے کی ایسی دلیل نہین ہوتی جس سے قدرتی طور پر نتیجہ صداقت دعوے کا پیدا ہو اور اس طرح پر صحیح تعلق دلیل اور دعوے کے درمیان کوئی نہین ہوتا اگر کوئی شخص خالص پانی کی شراب بنا لے تو اس سے یہ استدلال نہین کرسکتے کہ اسکا کلام خدا کا کلام ہے یا وہ اپنے کسی دعوے مین سچا ہے ہان اس کرتب سے ہم زیادہ سے زیادہ یہی نتیجہ نکالین گے کہ وہ پاک پانی کی ناپاک شراب بنانے مین ماہر ہے۔ سوئم ان معجزات کی پیشکردہ شہادت صاف اور صریح نہین ہوتی۔ مداریونکی ہتھکنڈے معمولی تماش بینون کی نظر مین معجزہ کا اثر رکھتے ہین اس قسم کے اصلی معجزہ اور ہتھکنڈے مین امتیاز کرنے کیلیے کوئی کھلا کھلا معیار نہین۔ کوئی معجزہ ایسا نہین جس کی نقل شعبدہ باز اور جسمانی ورزش والون نے نہ کی ہو اور ایسے معجزات اور مصنوعی باتون مین بڑی مشابہت پائی جاتی ہے۔ چہارم چونکہ ایسے معجزات چند لحون کے لیے ہوتے ہین اس لئے دیکھنے والے بھی اس کی اصلیت پر پورا یقین نہین کرسکتے ممکن ہے کہ دیکھنے والے کو دھوکا لگا ہو یا کوئی ایسا فریب ہو جس کی وہ اصلیت تک نہ پہونچ سکا ہو کیونکہ حقیقت تک پہونچنے کے لئے کافی وقت نہین ہوتا۔ پیشتر اسکے کہ کوئی شخص اسپر غور کرے معجزہ ختم ہو جاتا ہے۔ پنجم ایسے معجزات دکھائے جانیکے بعد بلحاظ دلیل ایک صراحت و بداہت و قدرت اپنے اندر نہین رکھتے۔ دوسرے زمانہ مین انہین کسی دعوے کی تائید مین پیش کرنا گویا دعوی ہی کو دلیل ٹھہرانا ہے کسی دعوے کے ثبوت مین انکو پیش کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان کی سچائی کو زبردست شہادتون سے اور صحیح دلائیل سے ثابت کیا جائے۔ ششم انکی سچائی اور واقع ہونے کی لابدی شہادت عموماً یافت سے باہر ہوتی ہے انکے مشاہدہ کرنیوالے صرف چند اشخاص ہوتے ہین اور بسبب ایک آناً فاناً کا نظارہ ہونیکے ان کا اثر زمانہ آئندہ پر کم پڑتا ہے خارق عادت واقعات پر ایمان لانے والے وہ لوگ ہوتے ہین جو انکے مشاہدین ہون لیکن دیگر اشخاص کے نزدیک ان مین اور مبالغہ آمیز فسانون مین کوئی کافی اور کھلا کھلا امتیاز مشکل سے مل سکتا ہے رویت کی شہادت بالکل نہین ہوتی۔ ممکن ہے کہ سارا قصہ ہی غلط ہو۔ یا جس شخص کی شہادت بیان کیجاتی ہے اس نے جھوٹ بولا ہو یا اسکو دھوکا لگا ہو پس اس صورت مین اصلیت تک پہنچنا محال کے قریب قریب

ہو جاتا ہے۔ ہفتم۔ معجزات کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ ایک انصاف پسند محقق کے لئے واقعات کا امتیاز اور جھوٹی باتون کا رد نہایت مشکل امر ہے۔ ہر ایک مذہبی فرقہ اپنے پیشواؤن کے عجیب عجیب قصے بیان کرتا ہے لیکن اصلی واقع مین جھوٹ ایسا ملا ہوتا ہے کہ دونون کو علیحدہ علیحدہ کرنا ایک سخت دشوار امر ہے۔ نیز اگر کوئی صحیح واقع موجود بھی مانا جاوے تو بھی یہ جھوٹی کہانی کا عشر عشیر

قرآن شریف ہی ایک لاثانی کتاب ہے جسے ان سب عیوب سے پاک عظیم الشان معجزہ پیش کرنے کا فخر حاصل ہے اسکے معجزہ کی صداقت ہر شخص اپنے زمانہ مین اپنے واسطے جانچ سکتا ہے یہ معجزہ تمام لوگون اور تمام زمانون کے لئے ہے۔ نیز اس معجزہ کو اس دعوے سے بڑا بھاری تعلق ہے جس کی تائید مین وہ پیش کیا گیا ہے چنانچہ قرآن مجید کے شروع مین اس معجزہ کا یون ذکر ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ ۞

(البقرہ) ترجمہ "اور اگر تم شک کرتے ہو بیچ اس چیز کے جو اتاری ہم نے اپنے بندے پر تو بنا لاؤ ایک سورۃ اس کی مانند اور بلا لو اپنی مدد کے لئے ان تمام مددگارون کو خدا کے سوا جنپر تم بھروسہ کرتے ہو اگر تم سچے ہو اور اگر تم یہ نہ کرو اور تم ہرگز کر نہ سکوگے تو ڈرو دوزخ کی آگ سے" ایک اور مقام پر آیا ہے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۞

(بنی اسرائیل) ترجمہ "کہدے اگر جمع ہو جاویں جن اور انسان اس بات پر کہ قرآن کی مثل بنا لین نہین بنا سکین گے اس کی مثل خواہ وے ایک دوسرے کی مدد ہی کرین" قرآن کریم کا یہ معجزہ ہمیشہ کے لئے زندہ اور تمام زمانون مین اس کی صداقت کا معیار ہے اس معجزہ کا قیام جس سے بیمار چنگے ہوتے یا مردے زندہ کئے جاتے ہین (اگر بالفرض ایسا ہوتا ہو) تو اس شخص کے وجود سے ہی وابستہ ہوتا ہے جسنے اس معجزہ کے اثر سے فائدہ اٹھایا ہو اور اس کی موت کیساتھ اسپر بھی ایک موت طاری ہو جاتی ہے لیکن قرآن کریم ہمیشہ زندہ ہے اور اسکے ساتھ اسکا پر شوکت

معجزہ بھی زندہ ہے - قرآن کریم کے اس دعوے کی منادی کہ وہ بے مثل اور الہٰی کلام ہے تیرہ صدیون سے کی جارہی ہے اور ہمیشہ تک بغیر کسی مقابلہ کے دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ہوتی رہے گی - تمام دنیا اب اور آیندہ اسکے معجزہ کی سچائی پر گواہ ہے اور رہیگی وہ آج بھی اپنے مخالفین کو اپنا مثل بنانیکے لئے ویسا ہی چیلنج کرتا ہے جیسے گذشتہ زمانہ مین کیا کرتا تھا - انسانون کی لیاقت اور عقل کی کمزوری اور نا قابلیت اسکے مثل بنانے مین اسکے معجزہ کی صداقت کی صاف اور قطعی دلیل ہے جسکے بعد کسی اور دلیل کی ضرورت نہین پڑتی اس معجزہ سے قرآن کریم کا صریح منجانب اللہ ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اگر کل انسانی طاقتین قرآن مجید کے مثل بنانے مین عاجز ہین تو معلوم ہوا کہ اسکا صدور کسی اعلی منبع سے ہے اور اس طرح قرآن کریم کا یہ معجزہ اسکے منجانب اللہ ہونے کی سچائی پر دال ہے -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہی زندہ معجزہ عطا ہوا ہے کیونکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ و مظہر و سچا خادم ہے - قریباً دس سال ہوئے کہ آپنے خدا سے الہام پاکر مشتہر کیا تھا کہ خدا نے مجھے فصیح و بلیغ عربی لکھنے کا معجزہ بخشا ہے اور یہ کہ کوئی عربی دان میری عربی کی مثل نہ بنا سکے گا خواہ تمام علماء ایک دوسرے کی مدد ہی کیون نہ کرین - دس سال سے اس چیلنج کا کسی نے مقابلہ نہین کیا گو آپنے اس امر کی تجدید ہر تازہ تصنیف سے کی ہے - اور گو اسلامی ممالک کے تمام علماء بار بار اس چیلنج کو قبول کرنیکے لئے مدعو کئے گئے ہین اعجاز المسیح مین جو سورۃ فاتحہ کی ایک معجزانہ تفسیر ہے - یہی دعوے کیا گیا - جسکے بارے مین آپنے تحریر فرمایا تھا کہ تمام عربی دان خواہ اس کی مثل بنانے مین متفق بھی ہو جائین تو بھی نہ بنا سکینگے اور اگر کسی نے اس امر کی جرأت کی تو وہ ذلیل اور ناکام ہوگا - عیسائی و مسلمان مخالفین نے اپنی خاموشی کے ساتھ ان الفاظ کی صداقت پر مہر کر دی ہے +

ایک اور کتاب اعجاز احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ ۱۶ - نومبر کو شائع کی - اس کتاب کے نوے صفحہ ہین اور یہ پانچ دن مین لکھی گئی ہے اس کی تصنیف کا باعث ایک مباحثہ تھا - جو ضلع امرتسر کے ایک گاؤن مُد نامی مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مریدون اور ایک مشہور مخالف

کے مابین ہوا۔ یہ مباحثہ ۲۹ و ۳۰۔ اکتوبر گذشتہ کو ہوا اور اس کی خبر آپ کو دو روز بعد ملی۔ پہلے چالیس صفحون مین دیباچہ ہے جس مین مباحثہ مذکور کے متعلق مخالف کے دلایل کی تردید ہے اور باقی حصہ مین ایک نہایت فصیح و بلیغ عربی نظم ہے جسمین واقعات مباحثہ و چند پیشگوئیان شامل ہین اس کتاب کے ساتھ مخالفون کے لئے کہ اگر وہ اس کی مثل بنالائین دس ہزار روپیہ کا انعام بھی تھا اسکے مقابلہ کیلئے مخالفین کو صرف برابری کی سطح پر ہی مدعو نہین کیا گیا تھا بلکہ ان کو دو طرح سے آسانی بھی دی گئی تھی اول یہ کہ اگر وہ چاہین تو اپنی مدد کے لئے جہان سے چاہین عربی دان ادیبون اور علماء کو بلالین۔ دوسرے بجائے پانچ روز کے جس مین یہ کتاب لکھی گئی مخالفین کو پچیس روز تک اس کی مثل تیار کرنے کی مہلت دی گئی تھی اس طرح پر دوہری سہولت ان کو دی گئی۔ مگر ان تمام سہولتون کے باوجود مخالفین نے جنمین اکثر بڑے بڑے لائق عربی دان بھی ہین اپنی خاموشی سے قطعاً ثابت کردیا ہے کہ انسانی طاقتین اعجاز احمدی کے مثل بنانے مین عاجز ہین اور اسلئے یہ انسانی کام نہین بلکہ منجانب اللہ ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہے کہ وہ پیشگوئی جو احمدیہ فرقہ کے اول اور نہایت شدید دشمن مولوی محمد حسین بٹالوی اور منشی الہٰی بخش اکونٹنٹ پبلک ورکس لاہور کی نسبت ہو وہ بھی سلسلہ عالیہ کا معاند ہے مع دو اور پیشگوئیون کے کی گئی ہے وہ انسانی فراست کیطرف منسوب نہین کی جا سکتی کیونکہ اپنے کسی سخت مخالف کی نسبت ایسے وقت پر جبکہ وہ اپنی دشمنی مین حد تک پہنچا ہوا ہو۔ اس کی تبدیلی کی پیشگوئی کرنا سوائے الٰہی حکمت و علم غیب کے کسی کا کام نہین ہو سکتا۔

یسوع کی عصمت کے متعلق انجیل کی تعلیم

یسوع کے سوانح لکھتے وقت ہر ایک محقق کو یہ بات کھٹکی ہے کہ انجیل نویسون نے دیدہ دانستہ اپنے پیش کردہ یسوع کے بچپن کے حالات کو اشارتاً بیان کرنے سے بھی پہلو تہی کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی جوانی کے ایام پر ارادتاً پردہ ڈالا گیا ہے جبکہ وہ عین شباب کے دنون مین تھا اور جب اس کی اخلاقی حالت کیلئے تمہ جذبات کا روکنا نہایت قابل فخر تھا لیکن انجیل نویسون نے دیدہ دانستہ اس کی پہلی تیس سالہ

زندگی کو بیان کرنیسے کنارہ کشی کی ہے انہون نے اس کی زندگی اس دن سے شروع کی ہے جب وہ یردن کے پاک پانی سے صاف ہو کر اور یوحنا کے ہاتھ پر توبہ کا بپتسمہ لیکر ایک تبدیل شدہ انسان بنا۔ اگر اس زمانہ کی نسبت جہان انجیل نویسون نے خاموشی اختیار کی ہے دوسرے ذرائع سے پتہ لگایا جائے اور مخالفین کے بیان کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس مین شک نہین کہ اس کی سوانح مین اعلی درجہ کی پاکیزگی کا نمونہ نہین ملتا بلکہ مخالفین کے بیان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسوقت عیوب سے خالی نہ تھا مثلاً یہودی کہتے ہین کہ ایک دفعہ وہ ایک یہودی لڑکی پر عاشق ہو گیا اسوجہ سے اسکے استاد نے ناراض ہو کر اسے عاق کر دیا۔ اس قسم کے واقعات یسوع کی الوہیت و معصومیت پر ایک خطرناک حملہ ہین لیکن ہم اس مضمون کو صرف انجیل کے حوالون کے روسے لکھنا چاہتے ہین اور اسکے مخالفین کے بیانات کو ابھی چھوڑتے ہین *

اس بارہ مین یسوع کا ایک اپنا مقولہ قطعی ثبوت ہے انجیل متی $\frac{19}{16-17}$ مین لکھا ہے کہ ایک شخص نے یسوع کے پاس آکر کہا کہ "اے نیک استاد مین کونسا نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن"۔ اور اس نے جواب دیا "تو مجھے نیک کیون کہتا ہے نیک کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کا نیک کہلانے سے انکار کرنا اسواسطے تھا کہ وہ اپنے آپ کو گنہگار سمجھتا تھا اسکو تعبیر جو جواب یسوع کی عصمت کے حامی دیتے ہین وہ بجائے خود اس امر کی مضبوط دلیل ہے کہ انکے پاس کوئی جواب نہین وہ کہتے ہین کہ چونکہ یسوع خدا تھا اسلئے ایسے جواب سے اسکا منشا صرف یہ تھا کہ وہ شخص جو اسے صرف انسان سمجھتا ہے اسے نیک نہ کہے کیونکہ کوئی انسان گناہ سے بری نہین اسلئے کوئی بشر نیک نہین کہلا سکتا۔ لیکن ایک موٹی سے موٹی عقل والا انسان بھی اس بیان کی بیہودگی کو سمجھ سکتا ہے کیونکہ اگر یسوع صاف طور پر اپنی خدائی کا دعوے یہودیون کے سامنے پیش کر چکا تھا تو ضرور تھا کہ وہ اپنی شریعت کے روسے ایک مرتد اور نہایت گنہگار شخص خیال کرتے ہون اور شریعت موسوی کے لحاظ سے وہ موت کا سزاوار ٹھہرایا جاتا۔ پس کس طرح ایک یہودی اس دعوے کو جانکر اور مدعی کو نیک استاد کہکر خدا کے احکام کی خلاف ورزی کر سکتا تھا۔ برخلاف اسکے اگر اس شخص نے یسوع کے خدائی کے دعوے کو قبول کیا ہوا تھا تو یہ کہنا ہی بالکل لغو اور بے معنی ہے کیونکہ الوہیت کا تو اسوقت انکار ہی نہین ہوا

کیا گیا۔ یہ فرض کرنا ایک بیہودہ امر ہے کہ ایک یہودی نے جو اپنے مذہب پر قائم تھا یسوع کے دعوی
الوہیت کو جانکر بھی اسے نیک استاد کے لقب سے مخاطب کیا۔ یہودی مذہب اس بات
کی تردید کرتا ہے کہ کبھی خدا بھی جسم مین ظاہر ہوا کرتا ہے اور ایسا دعوے کرنے والے کو نہایت درجہ کا
گنہگار قرار دیتا ہے۔ اب یسوع کے حامیون کو دو صورتون مین سے ایک کا اقرار کرنا پڑیگا۔
یعنی یا تو سایل یسوع کی خدائی کے دعوے کو مانتا تھا۔ اس صورت مین مسیح کا جواب لغو اور
بےمعنی ہے اور یا وہ خدائی کے دعوے کو نہ مانتا تھا اس صورت مین اسکا خطاب صحیح نہین ٹھہر سکتا
جو تشریح اس آیت کی عیسائی مفسرین نے کی ہے وہ یون غلط ثابت ہوئی۔ نیز یسوع کے
صاف صاف انجیلی الفاظ سے کھینچ تان کر ایسے معنے لگائے بھی نہین جا سکتے اور کوئی عقلمند ایسی
رکیک تاویلون کو قبول نہین کر سکتا۔ اگر انہین باتون پر یسوع کی عصمت کی بنا ہے تو پادریون کو
چوڑ دوسرے انبیاء کی عصمت پر اعتراض کرتے ہین یسوع کی عصمت سے ہاتھ دھو بیٹھنے
چاہیئے۔ جو الفاظ یسوع نے بولے ان کا صاف اور سیدھا مفہوم جسکو ہر ایک عقلمند انسان قبول
کریگا یہی ہے کہ اس نے اپنی بیگناہی کا انکار کیا۔ اگر اس طرح پر عبارتون کو کھینچ تان کر کچھ کے
کچھ معنے مراد لئے جاوین تو کسی عبارت کا مفہوم بیان کرنے مین کوئی امن نہین رہتا۔ غرض
ان واقعات سے عیان ہے کہ انجیلین بجائے یسوع کی معصومیت کے مسئلہ کی تائید کرنے کے
اسے گنہگار بتلا رہی ہین کیونکہ آیت مذکورہ کے رو سے یسوع نے نیک یا بیگناہ کہلانے کا انکار
کیا وہ تمام بیانات بالکل بیہودہ ہین جو ان الفاظ کے صریح معانی کو رد کرنے کیلئے پیش کئے جاتے
ہین اور کوئی عقلمند انسان ان الفاظ سے سوائے یسوع کی گنہگاری کے کوئی اور نتیجہ نہین نکالیگا

یسوع کے افعال بھی اسی امر کے موید ہین کہ وہ بیگناہ نہ تھا اس نے یوحنا بپتسمہ دینے والے
کے ہاتھ پر بپتسمہ لیا۔ اس بپتسمہ لینے کے متعلق کئی امور مدنظر رکھنے چاہیئے۔ اول یوحنا کا بپتسمہ توبہ
اور گناہون کے اقرار کا بپتسمہ تھا جیسا متی ۳-۵ مین لکھا ہے کہ "یروشلم اور تمام یہودیہ اور یردن کے
آس پاس کے ملکون کے رہنے والے اسکے پاس گئے اور یردن مین اپنے گناہون کا اقرار کرکے
اس سے بپتسمہ پایا"۔ لوقا ۳-۳ مین لکھا ہے "اور وہ (یوحنا) یردن کے سارے آس پاس کے ملک

مین آکے گناہون کی معافی کے لئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرتا رہا" دوسری دو انجیلون مین بھی ایسی قسم کی آیتین موجود ہین ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا کا بپتسمہ گناہون کی معافی کے لئے توبہ کا بپتسمہ تھا۔ جیساکہ لوقا نے صاف طور پر بیان کیا ہے۔ یسوع نے بھی دیگر یہودیون کی طرح بپتسمہ پایا اور دوسرے گنہگارون کی طرح ضرور اپنے گناہون کا اقرار بھی کیا ہوگا ورنہ بپتسمہ نہین ہوسکتا تھا کیونکہ یوحنا کے بپتسمہ مین بپتسمہ لینے والے کیطرف سے گناہون کا اقرار ہوتا تھا اس اقرار کے بعد بپتسمہ دینے والا مرید کو پانی مین غوطہ دیتا تھا اور اس سے مراد یہ لیا جاتا تھا کہ بپتسمہ لینے والا گناہون سے صاف ہوگیا ہے اگر گناہون کا اقرار نہ ہوا ہو تو پانی مین غوطہ دینا بھی نہوا ہوگا اور اس طرح بپتسمہ کی کوئی رسم بھی پوری نہین ہوسکتی۔ کیونکہ یوحنا کا بپتسمہ توبہ۔ گناہون کے اقرار اور پھر پانی مین غوطہ لینے کے بعد ان گناہون کی معافی کا بپتسمہ تھا۔ یسوع نے خود اس طرح بپتسمہ حاصل کرنا چاہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کسی اور طریق سے گناہون کی معافی اور روح القدس کا انعام نہین مل سکتا۔ انسائیکلوپیڈیا ببلیکا مین لکھا ہے کہ یوحنا کا بپتسمہ "توبہ اور گناہون کی معافی کا بپتسمہ تھا" اور اس سے یہ مراد تھی کہ "روحانی پلیدیون سے صفائی حاصل ہو" یہ کہنا کہ یسوع نے صرف بے معنی رسم پوری کی سخت بیہودگی ہے۔ انجیلین کہتی ہین کہ اسے بپتسمہ ملا اور اس نے تمام رسم کو ادا کیا جسکا بڑا حصہ گناہونکا اقرار تھا اسکو بے معنی رسم قرار دینا گویا یہ کہنا ہے کہ جب اس نے گناہون کا اقرار کیا تو وہ کہتا کچھ تھا اور اسکے دل مین کچھ تھا۔ لیکن یہ تو ریاکاری ہے کسی نے اسے مجبور نہین کیا تھا کہ گناہون کا اقرار کرتا پھرے جبکہ اس نے کوئی بھی گناہ نہین کیا تھا نیز اگر اسنے ایک موقعہ پر جھوٹ بولا تو پھر کیون ممکن نہین کہ اس کی باقی تعلیم اور بیانات بھی اسی قبیل کے ہون۔ کیا اس سے یہ نہین پایا جاتا کہ اسکے تمام الفاظ اور کام جھوٹے اور بے معنی تھے۔ انجیل کے مطابق یسوع کا دعوےٰ تو یہ تھا کہ مین معلم ہون اور شریعت کو منسوخ کرنے آیا ہون باوجودیکہ شریعت کے رسوم بے معنی اور مہمل اور بے حقیقت نہ تھے اور پھر خود ایسے کام کیے جن مین کوئی حقیقت نہ تھی اور ایسے الفاظ بولے جو محض جھوٹے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے بیانات صرف عیسائیون کے ڈھکوسلے ہین جو ایک جھوٹے دعوے کو قائم کرنے کیلئے پیش کئے جاتے ہین۔ انجیلو نسے ہمیں معلوم

ہوتا ہے کہ یسوع نے صاف صاف نیک کہلانے سے انکار کیا اور اس قول کی تائید اپنے فعل سے کی یعنی یوحنا کے ہاتھ پر بپتسمہ لیا۔

دوم انجیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس یسوع پر نہ اتری جبتک اس نے یوحنا کے ہاتھ سے بپتسمہ نہ پایا۔ اگر عیسائی مشنری اس امر پر غور کرتے تو انہیں آسانی سے معلوم ہوجاتا کہ یسوع کی زندگی کا سب سے عظیم الشان واقعہ جو اسکے لئے نزول برکات و انوار کا موجب ہوا یوحنا سے بپتسمہ لینا تھا جسکے بغیر روح القدس ہرگز اسپر نازل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس کی کیا وجہ تھی کہ خدا نے روح القدس کا انعام یسوع کو نہ دیا جبتک اس نے یوحنا کے ہاتھ پہ توبہ نہ کرلی حق تو یہ ہے کہ یہ بپتسمہ بجائے ایک بے معنی رسم ہونیکے یسوع کی زندگی مین ایک عظیم الشان واقعہ ہے اور انجیل ہی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یوحنا یسوع کا روحانی باپ بننے کے لائق تھا کیونکہ لوقا ۱۵ سے ہمین پتہ ملتا ہے کہ "وہ یعنی یوحنا اپنی مان کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھرا ہوا تھا"۔ لیکن یسوع پر روح القدس نازل نہ ہوئی جبتک اس نے یوحنا کے سامنے عجز ظاہر نہ کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرکے اسکے ہاتھ پہ توبہ نہ کی۔ اس بپتسمہ کا اثر اتنی جلدی ہوا یا دوسرے لفظون مین یون کہنا چاہئے کہ یوحنا کی روحانی طاقت ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ جونہی یسوع نے اسکے پاس توبہ کی اسیوقت روح القدس کا انعام اسے بخشا گیا۔

نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یسوع اپنی راستبازی کو جبتک اس نے یوحنا سے بپتسمہ نہ لیا ناقص خیال کرتا تھا۔ متی یسوع کے وہ الفاظ لکھتا ہے جن مین اس نے یوحنا کے ہاتھ سے بپتسمہ لینے کی وجہ بیان کی ہے "کیونکہ ہمین مناسب ہے کہ یونہی سب راستبازی پوری کرین"۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسوقت وہ اپنی راستبازی کو ناقص خیال کرتا تھا۔ اسی نقص کو اپنی راستبازی مین محسوس کرکے یا کسی دیگر گناہ کے باعث اس نے یوحنا کے سامنے انکساری کی اور اپنے گناہون کی معافی مانگی یسوع کی راستبازی کا نقص اسکے اپنے اقرار سے ظاہر ہے کیونکہ اس نے کہا کہ مین شراب پیتا ہون حالانکہ یوحنا بقول اناجیل تمام مسکرات سے پرہیز کرنیوالا تھا۔ یوحنا کے وہ الفاظ جو متی نے لکھے ہین اور جنسے پایا جاتا ہے کہ یوحنا نے یسوع کے مقابلہ مین کسر نفسی دکھائی بالکل بے بنیاد ہین کیونکہ ان کی نظیر

دوسری دو معتبر انجیلوں مین نہین پائی جاتی۔ نیز ان الفاظ کی تردید متی کے ہی بیان سے ہوتی ہے۔ جہان یسوع نے اقرار کیا کہ میری راستبازی یوحنا کے ہاتھ پر توبہ کرنے کے بغیر ناقص رہے گی نیز یوحنا یسوع کی مسیحیت پہ آخر تک شک کرتا رہا (لوقا ۱۹/۷) کیونکہ اس نے یسوع کو اس گروہ مین سے جو اپنے گناہون کے اقرار کے لئے اسکے پاس آیا تھا ایک معمولی شخص سمجھکر بپتسمہ دیا تھا۔

ماسوا ان امور کے کہ یسوع نے خود گناہون کا اقرار کیا اور نیز اپنے مرشد یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پاس اقرار کیا۔ اناجیل مین اسکے کئی ایک دیگر اقوال و افعال دیکھے جاتے ہین جن سے اس کی معصومیت بالکل ملیامیٹ ہوجاتی ہے اول اسے شراب پینے کی عادت تھی لوقا ۷/۳۳-۳۴ "کیونکہ یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا جو نہ روٹی کھاتا اور نہ مے پیتا ہے...... ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو دیکھو ایک کھاؤ اور مےخوار محصول لینے والون اور گنہگارون کا دوست" اس لئے اسنے اپنی تعلیم اور نمونہ سے لاکھون جانون کو تباہ کردیا جو شراب کا شکار بن گئے ہزارون خاندان اس زہر سے ہلاک ہوگئے اور اس طوفان کو بجائے روکنے کے یسوع نے اور بھی جوش دیا باوجود جوان اور مجرد ہونیکے اس کی آشنائی بعض بدکار عورتون سے تھی جو ہمیشہ اسکے پاس رہتی تھین بلکہ ایک جگہ وہ بدکار عورتون کی تعریف بھی کرتا ہے متی ۲۱/۳۱۔ اسنے ایک کنچنی سے عطر ملوایا جو اس کی حرامکاری کی کمائی تھی اور ارادتاً اس عورت کو اپنے جسم سے جسم لگانے کی اجازت دی لوقا ۷/۳۸ وہ اپنے والدین کی بے ادبی کرتا تھا اور اپنی مان کی اس نے بے ادبی کی۔ (متی ۱۲/۴۸) جو شریعت موسوی کیمطابق سخت گناہ ہے اسنے ایک بیگناہ شخص کو جسنے اسے کچھ نقصان نہ پہونچایا تھا۔ قریباً دو ہزار سؤرونکے گلہ کو تلف کردیا۔ مرقس ۵/۱۳۔ اس نے اپنی حاضری مین اپنے شاگردون کو بغیر رضامندی مالک کے ایسی چیز کھانے کی اجازت دی جو شرعاً ناجائز تھی اور جس واقعہ پہ تینون معتبر اناجیل متفق ہین (متی ۱۲/۱ مرقس ۲/۲۳۔ لوقا ۶/۱)۔ اسنے یہودیون کے بزرگون کو سخت گالیان دین اور بہت نامناسب حملے ان کی عزت پر کئے جیسا آگے بیان ہوگا۔ اسنے تمام انبیاء اور اولیاء کو جو اس سے پیشتر گذر چکے تھے چور اور بٹمار کہا (یوحنا ۱۰/۸) اور اس بات کا خیال نہ کیا کہ اسکی تمام تعلیم انہین سے چرائی ہوئی ہے اسنے خدا کی مرضی کے خلاف دعا مانگی جبکہ اسے یقین تھا کہ اسکی موت ٹل نہین

سکتی - اس نے اس چور سے وعدہ خلافی کی جو اسکے ساتھ صلیب پر لٹکایا گیا تھا متی ۲۳ سے ظاہر ہے کہ یسوع نے چور کو کہا "آج تو میرے ساتھ بہشت مین ہوگا" لیکن یسوع خود تین دن دوزخ مین رہا اور یہ بھی مشکل امر ہے کہ آیا وہ چور کو بھی دوزخ مین ساتھ لیگیا یا نہیں بہشت مین جانے سے تو وہ ناکام رہا پس کم سے کم اسے مناسب تھا کہ اس چور کو دوزخ ہی مین لیجاتا - اس سوال کا جواب عیسائی مشنریون کے ذمہ ہے انجیلون سے صرف یہ پایا جاتا ہے کہ یسوع نے وعدہ کا خلاف کیا کیونکہ وہ مصلوب ہونیکے بعد کئی روز اور بعض روایتونکے موافق چالیس روز زمین پر رہا یا عیسائی تعلیم کے بموجب دوزخ مین اتر گیا اور یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یسوع چور کے ساتھ پہلے بہشت مین گیا ہو اور اسے وہان چھوڑ کر زمین پر یا دوزخ مین اتر پڑا ہو کیونکہ یوحنا ۲۰ مین وہ صاف صاف کہتا ہے کہ "مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا"

یسوع کی ایک اور وعدہ شکنی بھی انجیلون سے معلوم ہوتی ہے اس نے وعدہ کیا تھا کہ ابھی یہ نسل گذر نہ جائے گی کہ ابن آدم جلال کے ساتھ آئیگا - مگر افسوس کہ یہ وعدہ بھی جھوٹا نکلا اور وہ لوگ جنکو مسیح نے واپس آکر دیکھنا تھا اور انکے دیدار سے دل ٹھنڈا کرنا تھا - وہ سب کے سب مر مٹ گئے اور انکے بیٹے اور پوتے وغیرہ سب مر گئے اور انیس سو برس کے قریب انکے مرنے پر گذر گئے تو اب دوبارہ آمد مین یسوع مسیح کو کیا خوشی ہوگی اور کس کو دیکھکر آنکھین ٹھنڈی کریگا کیا انکی قبرونکو دیکھے گا - یا ان کی اجڑی ہوئی بستیون کا نظارہ کرے گا - افسوس کہ ان لوگونکی زندگی جنکو یہ وعدہ دیا گیا تھا - کس مایوسی مین گذری ہوگی اور پھر موت کے وقت انکو کیسی کیسی حسرتین سامنے آئی ہونگی -

سب سے بڑا گناہ جو انجیلونکے رو سے یسوع پر عاید ہوتا ہے اسکا خدائی کا دعوے کرنا ہے باوجود اس بات کے کہ اسکو یہ علم تھا کہ وہ مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور خون حیض سے اسکے اعضا بنے ہین اور ساری انسانی کمزوریان اور بیماریان اور لاچاریان اور بھوک پیاس کی تنگیان اسپر وارد ہوئی ہین یہ بیہودہ دعوے ایک بڑا نقص ہی جو اس کی فہم اور عقل مین پایا گیا ہے چاہیئے تھا کہ وہ خدائی کا دعوے اسوقت کرتا جبکہ خدائی کی طاقتین اپنے اندر پاتا نہ یہ کہ یہودیون سے مارین کھاتا حکام کی عدالتون مین کھینچا جاتا غمونسے جان کھینچتی بھوک سے جان نکلنے کو ہوتی اور اگر خدائی کے دعوے

کیلئے یہ کہا جائے کہ اس نے معجزات دکھلائے تو اسکا کیا ثبوت ہے کہ اس نے دکھلائے اور کیوں جائز نہین کہ ہندوؤن کی ان کہانیون کی طرح جو پرانون مین موجود ہین یہ بھی کہانیان ہون مردہ کا زندہ کرنا تو ایسا حیرت انگیز معجزہ ہے کہ اگر ہوتا تو اس سے اسرائیل کی قوم مین ایک شور مچ جاتا اور سب یہودی روتے روتے پیرون پر آگرتے نہ یہ کہ ان کے پیرون مین زنجیر ڈالتے اور حوالات مین کرتے اور آخر بڑی بے رحمی سے صلیب پر چڑھا دیتے اور اگر فرض کے طور پر کوئی نشان ظاہر ہوا ہو تو وہ صرف صحت نبوت کی دلیل ہوگی نہ کہ خدائی کا کوئی نشان کیونکہ اگر نشانون سے خدائی ثابت ہو سکتی تو ایلیا نبی کی خدائی بوجہ اولیٰ ثابت ہو جاتی وجہ یہ کہ ۱سلاطین ۱۰ اور ۲سلاطین مین ایلیا کے اسقدر زبردست اور اقتداری معجزات کا ذکر ہے کہ مسیح کی نسبت ذکر کرنا حواری شاید بھول گئے ایلیا نے اپنے پیٹ سے پیٹ لگاکر ایک مردہ کو زندہ کردیا- ایک عورت کو اسکے ایک پاؤ آٹے مین یہ برکت دی کہ وہ اخیر عمر تک ختم نہ ہو سکا اور دشمن جب اسکو پکڑنے گئے تو دو دفعہ پچاس پچاس آدمی کو صرف تلفظ کرنے سے ہلاک کردیا اور بادشاہ کو یہ کہا کہ قبل اسکے کہ تو پلنگ کے نیچے اترے تیری جان نکل جائے گی- مگر مسیح پیلاطوس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکا- اور پھر اخیری وقت مین عزت کے ساتھ رتھ پہ سوار کراکر آسمان پر اٹھایا گیا مگر یسوع مسیح کی نسبت ثابت نہین کہ وہ آسمان پر کھینچے جانیکے وقت ایک گدھے پر بھی سوار کیا گیا ہو اور پھر جب ایلیا دوبارہ دنیا مین نازل ہوگا تو ثابت کردے گا کہ ایسا مسیح جھوٹا تھا جو اسکے پہلے آگیا غرض خدائی کا دعوے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب ہے- ظاہر ہے کہ اگر اسکا خدا ہونا اسکے بزرگون کو جن مین نبی اور کاہن بھی تھے پہلے سے معلوم ہوتا اور وہ جانتے کہ وہ تین خداؤن مین سے ایک ہے اور کتابون مین اس مثلث خدا کی خبر ملتی تو انپر کیا مصیبت پڑی تھی کہ اس کی مان کے تارکہ ہونیکی حالت مین یہ بے ادبی کرتے کہ اسکے لئے کوئی خاوند تلاش کرکے خواہ نخواہ بے باپ پیدا ہونے کی رونق پر خاک ڈالدیتے اور مریم کو نذر شکنی کی مجرم ٹھہراتے اور اسکا نکاح کراتے اور اپنے خدا کی مان کو کسی دوسرے کی جورو بناتے اور پھر جب مسیح پیدا ہوا جو انکے زعم مین خدا تھا تو خدا کے ختنہ کرنے کی انہین کیا ضرورت تھی اسکے گوشت کا تو سب حصہ خدائی کے رنگ سے رنگین تھا اسکا کاٹنا تو ہرگز مناسب نہ تھا-

اور اگر کاٹا گیا تھا تو تبرک کیطور پر رکھنا چاہیے تھا ختنہ کی اصل جڑھ یہ ہے کہ تا اس بات کا نشان ہو کہ جس طرح وہ زائد گوشت کاٹا گیا اسی طرح اس عضو کی ناجایز گردن کشیون پر خدا کے حکم کی تیز چھری چلائی جائے کہ وہ بے اعتدالی اس کی کٹ جائے اور یا بعض اسلئے بھی ختنہ کرایا کرتے ہین کہ تا پیشاب نہ رکے کیونکہ اس مرض کو ختنہ کرنا فائدہ کرتا ہی لیکن مسیح کی نسبت نہ تو یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ بزرگون نے اسلئے اسکا ختنہ کرایا تھا کہ تا شہوات کا وحشیانہ جوش کم ہو جائے جیسا کہ غیر مختون تو سوبہین ہوتا ہی اور نہ یہ خیال کیا گیا ہے کہ اسکا پیشاب بند ہونیکا اندیشہ تھا اسلئے ختنہ کرایا گیا*

پھر یسوع مسیح کا یہ قول جو متی باب ۲۱ - آیت ۳۱ مین درج ہی کہ یسوع نے انسے یعنے یہودی علما کو کہا مین تم سے سچ کہتا ہون کہ محصول لینیوالے اور کسبیان تم سے پہلے خدا کی بادشاہت مین داخل ہوتی ہین یہ خطاب یہودیون کے مولویون اور فقیہون اور فریسیونکو تھا جسکا دوسرے لفظون مین خلاصہ یہ تھا کہ اے مولویو اور فقیہو اور بنی اسرائیل کے عالمو اور موسے کی گدی پر بیٹھنے والو کنجریان جو ہمیشہ زنا کراتی - اور حرام کی خرچی پر گذارہ کرتی ہین وہ تمسے بہتر ہین اور وہ تمسے پہلے بہشت مین جائینگی یہ اسقدر سخت کلامی اور بدتہذیبی ہے کہ شاید اس سے بڑھکر دنیا مین نہ ہو اور کیا حقیقت مین یہودیون کے علما اور فقہا اور انکے ربانی مولوی جن مین سے بعض حضرت مسیح کے استاد بھی تھے وہ کنجر ینونسے بدتر تھے ایسا کلمہ اگر اس زمانہ کے مولویون یا پنڈتونکی نسبت کہا جائے تو وہ گلے کا ہار ہو جائین اور کوشش کرین کہ اول تو خود ورنہ عدالت کے ذریعہ سے اسکو سزا دلائین کیا آپ گمان کرسکتے ہین کہ یہودیونکے ان علما کیطرح ان مولویون مین بھی صبر ہے کیا وہ ایسے بدزبان کو کسی قانونی شکنجہ مین نہین لائینگے اور کیا وہ اسکی سزا دہی کیلئے عدالت تک استغاثہ نہین پہونچائینگے پس اس سے ثابت ہوتا ہی کہ یہودیونکے مولوی بہت ہی حلیق اور بردبار اور حلیم اور درگذر کرنیوالے تھے جو باوجود خداداد عزت اور مرتبت کے کہ انمین سے بعض رومی گورنمنٹ مین کرسی نشین رئیس بھی تھے پھر ایسے سخت کلمات بلکہ گندی گالیان سنکر بھی بہت برداشت اور درگذر کرتے رہے کیا مسیح کو مناسب تھا کہ اپنی سخت گوئی کو اس حد تک پہونچاتا کہ تمام معزز مولویون اور فقہا کا نام کنجر رکھنا فرض کیا کہ مسیح کے برابر انکا تقوے نہین تھا گو مسیح کی شراب خواری یاد کرکے ایسا فرض کرنیسے بھی ہمین شرم آتی ہی لیکن تاہم اگر بطور فرض محال مسیح کو تقوے سے کچھ زیادہ حصہ دیا جائے تب بھی

مسیح کا ایسا کہنا بیجا تھا کیونکہ آخر علماء یہود موسے کی شریعت کے وارث تھے کیا قیاس مین آسکتا ہے کہ وہ سب کے سب خراب ہو گئے تھے اور اس لایق ہو گئے تھے کہ انکو کنجر کے نام سے پکارا جائے ماسوا اسکے کسقدر تہذیب سے بعید ہے کہ جس شخص کو نہ صرف نبی مانا گیا بلکہ خدائی کا جامہ بھی پہنایا گیا ہے وہ شریف انسانونکا نام کنجر رکھے اس سے تو یہ صاف ثبوت ملتا ہے کہ یہودی بڑے ہی بردبار اور حلیم اور بااخلاق تھے کہ باوجود اسرائیل کی اولاد ہونے اور انبیا زادہ ہونیکے اور باوجود ان وجاہتونکے جو گورنمنٹ رومی مین انکو حاصل تھین پھر ایسے نالایق الفاظ کی برابر ساڑھے تین برس تک برداشت کرتے رہے جسمین انکی خداداد عزت اور مرتبت کی سخت کسر شان تھی درحقیقت کوئی بھی ایسا گندہ اور سخت لفظ باقی نہین رہا جو انکے معزز علماء کے حق مین اس شخص نے نہین بولا کنجر انکا نام رکھا حرامکار انکو کہا کبھی غصہ مین آکر سؤر کے نام سے انکو موسوم کیا اور کبھی کتے کتے کرکے پکارا اور کبھی سانپونکے بچے اور کبھی گدھے اور کبھی اندھے انکو کہا گیا اور مسیح کا گدھے پر سوار ہونا بھی یہی رمز تھی کہ یہودیون پر اسے غلبہ ہوگا۔ اور احمق نادان کذاب دغاباز بے ایمان ریاکار رشوت خوار علماء یہود کو کہنا یہ تو ہر وقت گویا انکی نسبت یسوع کی زبان پر جاری تھا تو کیا اسقدر گالیان اور پھر سخت گالیان یہود نے بھی کبھی یسوع مسیح کو دین اسکا ثبوت ایک ذرہ بھی انجیلونمین نہین پاؤگے تو کیا یہ تعجب کی بات نہین کہ جو شخص اخلاق سکھانے آیا تھا اس کی زبان پر ہر وقت کتا بلا سؤر حرامزادہ بے ایمان کنجر جاری رہے اور ادنے ادنے بات پر چڑکر لوگونکو ہمیشہ کا جہنم انعام دے اور جنکو بداخلاقی سے متہم کیا جاتا ہے وہ سخت گوئیونپر صبر کرین اور نہین اور چپ رہین +

ہان یہود کے نامدار علماء نے مسیح پر کفر کا فتوے لکھا اور تمام معزز علماء نے اس تکفیر پر اتفاق کیا سو یہ فتوے گالی مین داخل نہ تھا بلکہ جو جو کلمات کفر یسوع مسیح کے منہ پر جاری ہوئے جن کی نسبت علماء کیخدمت مین استفسار پیش کیا گیا اس استفسار کا موسوی شریعت کے رو سے یہی جواب تھا کہ ایسے کلمات منہ پر لانیوالا کافر بلکہ واجب القتل ہی تو اسمین یہودیون کا کیا قصور تھا مسیح نے خود توریت کی تعلیم کی مخالفت کی یہانتک کہ اسکا معاملہ پردہ پوشی اور تاویل کی حد سے بہت آگے گذر گیا۔ آخر علماء یہود کو اسکی نسبت کفر کا فتوے لکھنا پڑا اور اگر کفارہ کی بات کچھ سچائی رکھتی ہے تو یہود پر یہ اعتراض بھی سچا نہین کہ یسوع کو سولی دیا کیونکہ انکے ذریعہ سے یسوع مسیح کی وہ مراد حاصل ہوگئی جسکے لئے وہ آیا تھا جس بات کو

باپ نے چاہا بیٹے نے چاہا - روح القدس نے چاہا اور وہ اس سے گنہ گار نہ ہوئے تو پھر اگر یہودیون نے
بھی اسی بات کو چاہا تو وہ کیون گنہ گار ہو گئے کیا نیکی بھی گنہ مین بھی داخل ہو سکتی ہے وہ اس بات مین
اکیلے تھوڑے ہین یہ تو کثرت رائے سے فیصلہ ہو گیا اور وہ نیکی کے معین تھے نہ بدی کے جو کام اُنھون نے
کیا اس مین تو سارے جہان کی بھلائی تھی تھوڑا بہت یہودا اسکریوطی نے ان کا ہاتھ بٹایا باقی حواری
شائد کفارہ کے مسئلہ کے قائل نہ تھے کہ ایک ساعت بھی ٹھہر نہ سکے مگر انکا کیا گناہ حضرت مسیح بھی اس ارادہ
پر قائم نہ رہ سکے صرف یہودا نے اپنے صدق کو نباہا کہ بہر حال صلیب پر چڑھا دیا
مگر مسیح صدق پر قائم نہ رہ سکا - ایلی ایلی کر کے چیخین مارنی شروع کر دین اور صلیب سے بچنا چاہا مگر وہ
اقرار کے بعد انکار تھا اسلئے قابل سماعت نہ تھا اور پھر خدا کا یسوع مسیح کو زندہ کر کے دور دراز ملک مین
پہلے آسمان سے بھی کہین آگے پہونچا دینا یہ دوسرا اس بات پر قرینہ ہے کہ خدا یہودیون کی اس
کارروائی پر کچھ ایسا ناراض نہ تھا صرف اسقدر خیال مین آسکتا ہے کہ خدا نے موت کی سزا کو جو
یہودیون نے دی تھی حبس دوام کے ساتھ بدل دیا تو اسلئے کہ حبس دوام بعض صورتون مین
موت سے بدتر ہوتا ہے کیونکہ کھانے پینے اور سونے اور پھرنے چلنے مین اسقدر تنگیان پیش آتی
ہین کہ بعض قیدی خود موت کی تمنا کرتے ہین اور یا اس لئے کہ باپ خدا کو یہودیون کی ناراضگی بھی منظور
نہین تھی اور نہ بیٹے کو ہمیشہ کے لئے سزائے موت دیسکتا تھا پس جیسا کہ اعلےٰ عدالتین ماتحتون کے
احکام مین کچھ تخفیف کر دیا کرتی ہین اسی طرح یہ حبس دوام بعبور صدود زمین ایک قسم کی تخفیف سزا تھی
اور یہ امر کہ کیون خدا نے پہلے آسمان پر ہی مسیح کو نہ رکھا آگے لیجانیسے کیا فایدہ تھا ممکن ہے کہ اس کا
یہ سبب ہو کہ یہودی سحر بابل مین بھی طاق ہو گئے تھے وہ اپنی ساحرانہ قوت سے پہلے آسمان پر
پہنچ سکتے ہونگے سو اس اندیشے سے کہ کہین پھر وہ پکڑ کر صلیب پر چڑھا دین پہلے آسمان سے
آگے پہونچا دیا اور اس سزائے حبس دوام کے بارے مین یہ بھی خیال کر سکتے ہین کہ چونکہ کفارہ کی
تاثیر کو ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے دائمی تعذیب منظور تھی اور وہ موت کی حالت مین نہین ہو سکتی
تھی اس لئے حبس دوام کی سزا دی گئی جسمین ہمیشہ بھوک پیاس کی تکالیف اور عزیزون کی جدائی
اور وطن کی مفارقت شامل حال رہتی ہے اور اگر یہ جلاوطنی کسی خیر خواہی کی نیت سے تھی تو چاہئے

تھا کہ آسمانوں پر اٹھانے کے وقت یسوع مسیح کی والدہ اور باراں حواریوں کو ساتھ ہی آسمان پر اٹھا لیا جاتا۔ تا جن لوگوں سے دلی تعلقات تھے ان کی ہمیشہ کی جدائی دل کو کباب نہ کرتی رہتی اور اگر یہ منظور نہیں تھا تو ایسا تو ضرور کرنا چاہئے تھا کہ دو تین سال کے بعد ایک دفعہ زمین پر نازل ہونے کی اجازت دیدیا کرتا تا یہ ناگہانی جدائی اور پھر لاکھوں کوس کی دوری جان کو تحلیل نکرتی رہتی کچھ سمجھ نہیں آتا کہ یہ کیا کارروائی کی گئی سزا تو یہود کو دینی تھی الٹی یسوع کو دوبارہ دیدی انسانی فطرت میں یہ بھی داخل ہے کہ جب ایک مصیبت اور مشکل کیوقت میں رہائی یا تخفیف سزا کا وعدہ دیا جائے اور وہ وعدہ پھر پورا نہ کیا جائے تو اس سے بھی دل کو بہت ایذا پہونچتا ہے۔ گویا پہلی مصیبت دوبارہ تازہ ہو جاتی ہے اور اسکا نقشہ دل کے سامنے آجاتا ہے اور یہ کارروائی ان لوگوں سے کیجاتی ہے جنکو ہر ایک پہلو سے عذاب دینا ہی منظور ہوتا ہے سو افسوس کہ یہ تمام برتاؤ یسوع مسیح سے کیا گیا اور زمین کا تو کوفتہ تھا آسمان کا بھی کوفتہ ہوا۔ جب آسمان اٹھانے کے وقت کے قریب یسوع مسیح کو خبر دی گئی کہ تجھے لاکھوں کوسوں کی دوری پر پہونچا کر تمام عزیزوں اور والدہ سے مہجور کیا جائیگا تو وہ بہت غمگین ہوا اور ساری رات اس نے رو رو کر دعائیں کیں کہ اے میرے باپ یہ پیالہ مجھ سے ٹالدے اس کی میں برداشت نہیں کر سکتا اور والدہ کی جدائی اور عزیزوں کی ہمیشہ کے لئے دوری میری طاقت سے باہر ہے تو اسپر یہ بشارت دی گئی تھی کہ ہم جلد تر تجھے والدہ اور دوسرے دوستوں کو ملا دینگے اور وطن دکھلا دینگے۔ اور ابھی یہ لوگ جنکو تو چھوڑ چلا ہے موت کا مزہ نہ چکھینگے کہ تو واپس آجائیگا مگر افسوس کہ یہ وعدہ بھی جھوٹا ہی نکلا!!

غرض منجملہ نہایت مضبوط اور قوی اعتراضوں کے یسوع کی خدائی کا دعوے ہے۔ اگر اس میں خدائی کی طاقت موجود تھی تو کیوں اسنے اپنی اس طاقت کو استعمال کر کے اپنی خدائی کا ثبوت ندیا۔ اور اگر الٰہی طاقت موجود نہیں تھی تو کیوں فضولی کر کے ایسا دعوے کیا جسکا کچھ ثبوت نہیں تھا اور اس سے بڑھ کر اور کیا گناہ ہوگا کہ انسان ہو کر خدائی کو ہاتھ مارنا چاہا۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس تہمت سے حضرت مسیح علیہ السلام کا دامن پاک ہے جس طرح دنیا میں صدہا انسان خدا بنائے گئے ایسا ہی ان لوگوں نے

جنکو مخلوق پرستی کی عادت تھی حضرت مسیح کو خدا قرار دیدیا جبکہ پتھرون اور نباتات کو غیر انسانی طاقتین موجود نہین خدا ٹھہرایا گیا تو اس صورت مین انسانون کو خدا بنانا بہت سہل تھا لیکن یہ عجیب بات ہیکہ جسقدر انسانون کو خدا بنایا گیا خدا نے ہر ایک پہلو سے ان کی کمزوری اور ضعف ظاہر کیا مثلاً بدھ ایسا کمزور ثابت ہوا کہ بیوی اور بچون کے حقوق کو بھی ادا نہ کرسکا اور شریعت کی دو بھاری جز مین سے جو حق العباد ہے اسکو بھلا دیا معجزات اور استجابت دعا کا منکر رہا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسپر وہ راہ نہین کھلی جو اہل اللہ پر کھلا کرتی ہے ایسا ہی راجہ رامچندر کو خدا بنایا گیا آخر اسکو یہ مصیبت پیش آئی کہ راجہ راون اس کی عورت کو نکالکر لے گیا اور سخت غم اور بیحرمتی اسکو اٹھانی پڑی اسی طرح حضرت مسیح کو خدا بنانیکی کوشش کی گئی - اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ان کی عصمت اور ان کی والدہ کی پاکدامنی پر وہ سخت حملے ہوئے جنکی نظیر تمام نبیون کے سوانح مین نہین پائی جاتی ایک یہ بھی حملہ ہوا کہ ان کی کوئی پیشگوئی سچی نہین اور نشانونکے دکھلانے مین وہ تالاب شریک غالب رہا جسکا انجیلون مین ذکر ہے اس سے ثابت ہے کہ کسی شخص کو خدائی کا دعوے مبارک نہین ہوا - اس زمانہ کے پادری صاحبون نے حضرت مسیح کو خدا بنانیکے لئے تمام نبیون کی عیب گیری کرنا اپنا ایک فرض قرار دیدیا ہے انسانیت اور انصاف نہین کہ ایک شخص بیباک ہوکر اور منہ پھاڑکر خدا کے پاک نبیون کی نسبت جو چاہے کہے اور جب کوئی دوسرا شخص اس سے بڑھکر اسکے پیشوا کے عیب پیش کرے تب برافروختہ ہوجائے اور عدالتون تک پہونچا دے نادانون جب تم دوسرونکے مقدس

نوٹ - مسیح کے معجزات کو معجزہ نما تالاب نے ایسا سخت صدمہ پہنچایا تھا جو اسکی وجہ سے یہودیونکی نظر مین مسیح کے نشانونکی کچھ بھی قعت نہین رہی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ اکثر لوگ جو مسیح پر ایمان لاکر پھر مرتد ہوگئے انکے ارتداد کی وجوہ مین سے ایک یہ بھی وجہ تھی کہ ایکطرف تو مسیح کی پیشگوئیان پوری نہوئین اور نہ داؤد کا تخت اسکو ملا اور نہ اسنے یہودیونکو انکے دشمنونسے چھوڑایا اور نہ مسیح کے وعدہ کیموافق اسکے ماننے والے نشان دکھانے پر قادر ہوسکے اور دوسری طرف جو معجزات کا دعوی تھا اسمین بھی عیسائیونکو بہت خفت اٹھانی پڑی یروشلم کا تالاب ایک ایسا دلآزار رقیب پیدا ہوگیا جسمین غسل کرکے انواع اقسام کی بیماریان اچھی ہوتی تھیں اس تالاب سے مسیح کے نشانونکی وقعت اور عزت جاتی رہی اور یہ کچھ تعجب کی جگہ نہین کیونکہ کشمیر کے بعض حصون مین بھی ابتک ایسے تالاب موجود ہین جنمین غسل کرنیسے بعض بیماریان دور ہوتی ہین اور حال مین موضع بدولی ضلع مظفرنگر کے علاقہ مین ایسا تالاب پیدا ہوا ہے جسمین غسل کرنیسے مریض اچھے ہوتے ہین اور ہر سال اسپر میلہ لگتا ہے دیکھو پرچہ نیر آصفی مدراس ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۲ء

رہبرون پر عیب لگاؤ گے تو اسکا یہ ضروری اور لازمی نتیجہ ہو گا کہ تمہارے نبی پر بھی عیب لگایا جاویگا اور جس پیمانہ سے تم ملتے ہو اسی پیمانہ سے تمہارے لئے بھی ناپا جائے گا تم اس ناپاک خصلت سے کیون باز نہین آتے کیا یہ بھی عیسائی تعلیم کا ایک جزہے تمہین اس تصور سے بہت شرمندہ ہونا چاہیئے تھا کہ تمہارے مذہب کا سارا مدار ایک مرے ہوئے انسان کی فرضی زندگی پر ہے اور اسی کو تم نے خدا بنا رکھا ہے پھر وہ شخص سچائی سے کیا حصہ رکھتا ہے جسکا خدا ایک قبر مین بوسیدہ ہڈیان پڑی ہین - سو تم ایسے کمزور ہو کر اسلام جیسے زبردست مذہب پر مفتریانہ حملہ مت کرو بلکہ چونکہ تم اپنے مردہ خدا کیوجہ سے سب سے کمتر ہو بہتر یہی ہے کہ کسی مذہب کی بھی عیب گیری مت کرو

دراصل یہ گناہ پادری صاحبو نکا ہے نہ کسی اور کا کیونکہ پادری صاحبان تعلیم تو یہ پیش کرتے ہین کہ اگر ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو مگر اپنا شیوہ یہ بنا رکھا ہے کہ جبتک مخالف کی دونون گالون پر بے قصور طمانچہ نہ مارلین تب تک صبر نہین - کیا یہ طمانچہ مارنے سے کم ہے کہ اپنے مخالفونکے پیشواؤن پر طرح طرح کے جھوٹے عیب لگاتے ہین اور بدزبانی سے دل دکھاتے ہین کیا اس طریق سے کسی بھی کامیابی کی امید ہے اگر زید بکر پر پتھر پھینکتا ہے اور بکر کے پاس اس سے بڑھ کر پتھر موجود ہین تو کیا وہ ان پتھرون سے زید کا سر نہین کچلے گا یہ تو سب دنیاوی صورت پر جھگڑے اور کینے ہو جائینگے - آپ گندی زمین پر کھڑے ہو کر جس مین نجاست تا بزانو ہے دوسرونکے مصفا فرش پر داغ کا اتہام لگانا انہین نادانون کا کام ہے جو اپنا انجام نہین سوچتے - دین اسی حد تک دین ہے جبتک دیانت اور صبر اور راستبازی ہو نہ یہ کہ دن رات اس بات کی کوشش مین ہین کہ افترا سے بہتان سے جھوٹ سے تحریف سے جعلسازی جھوٹی کتابون کے ذریعہ سے سیدھے معنونکے بگاڑنے سے کسی خدا کے مقدس اور پاک نبی پر گناہ کا عیب لگایا جاوے تا کسی طرح یسوع مسیح بے گناہ ہو کر خدا بن جائے اور شفیع قرار پاوے لیکن مسیح کے مخالفون نے درحقیقت یہ ثابت کر دیا ہے کہ بیگناہ اور معصوم نام رکھانے مین جسقدر یسوع مسیح اور اس کی والدہ کو مشکلات اور پیچیدہ اعتراضات کا سامنا پیش آیا ہے آدم سے لیکر اس دم تک کسی نبی کو ایسے ناپاک الزامات کا نشانہ نہین بنایا گیا ہے - پس اگر اس طرح کی عیب جوئی سے کچھ بن سکتا ہے تو بتلاؤ کہ ایسے

ایسے الزامات کے رو سے کونسا حصہ معصومیت کا مسیح اور اس کی والدہ کے لئے باقی رہ گیا ہے
یہ اعتراض ایسے نہین ہین کہ کوئی شخص عقل اور انصاف اور نظائر قانون قدرت کا پابند ہو کر انکو
توڑ سکے پس جس مذہب کے پیشوا کی لائف قانون قدرت کے مخالف اور تعلیم صحیفہ فطرت کے مخالف
اور متبعین کی عملی حالت - تقوے اور طہارت کے مخالف ہو کیا وہ بھی کسی دوسری قوم کو منہ دکھا
سکتے ہین ؟!! تمام نبیوں کے اتفاق سے یہ مسئلہ صحیح مانا گیا ہے کہ شرک سے بڑھ کر کوئی گناہ نہین پس
جس شخص نے اپنی تمام عمر مین یہی سکھلایا کہ مجھے خدا کرکے مان لو اسکے اول درجہ کے گنہ گار ہونے
مین کس عقلمند کو شبہ ہو سکتا ہے +

پھر مین کہتا ہون کہ توریت اور قرآن نے تو یہ سکھلایا کہ خون نہ کرو زنا نہ کرو جھوٹی گواہی
نہ دو - مگر جس نے یہ سکھلایا کہ میرے خون کے بھروسہ پر سب کچھ کرو نیک چلنی کچھ چیز نہین تمام نجات
کفارہ سے وابستہ ہے کیا اس نے گناہ نہین کیا - جس شخص نے شراب پینے کی رسم کا بانی ہو کر کڑوڑہا
انسانونکو شراب کے دریا مین ڈبو دیا کیا اس نے یہ نیکی کا کام کیا اور کیا وہ دوسرا شخص جس نے عرب کے تمام
جزیرہ کو جو شراب کے خطرناک سیلاب مین غرق ہو چکے تھے اس مہلک طوفان سے نجات دی -
بالمقابل اس بڑی نیکی کا حقدار نہین ہو چکا - یہ دو انسان ہین ایک نے شراب کا فتوے دیکر
بیشمار دنیا کو جو انیس سو برس سے آج تک چلی آتی ہے - طرح طرح کی ناپاکیون مین ڈالدیا جن کا
تدارک غیر ممکن ہو گیا - اور دوسرے نے صدہا سال کی رسم شراب خواری کا استیصال کرکے اسکی بد نتائج سے
کروڑہا جانین بچالین تو اب بتلاؤ کہ ان ثابت شدہ واقعات کرو سے منجی کون ہوا کیا یسوع یا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم - یہ کہنا کہ مرنیکے بعد یسوع نجات دیگا یہ محض ایک خیالی پلاؤ ہے - ہندو گبر چینی وغیرہ
سب اپنے اپنے پیشواؤن کو ایسا ہی گمان کرتے ہین اب کون فیصلہ کرے کہ کس کا گمان صحیح ہے
مابعد الدنیا کا واقعہ تو کسی نے دیکھا نہین لیکن ثابت شدہ واقعات کے رو سے جو دنیا مین ہی
ثابت ہو چکے ہین حقیقی منجی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ٹھہرتا ہے کیونکہ کروڑہا انسانونکو شراب
سے اسنے نجات دی - دختر کشی کی رسم سے اسنے نجات دی - فسق و فجور کی رسم سے جو یورپ کیطرح عرب مین بھی پھیل گئی
تھی اُسنے نجات دی - قماربازی کی رسم سے جو یورپ کی طرح عرب مین بھی پھیل گئی تھی اس نے نجات دی -

اسی طرح بیسیون گناہ ہین جو رسم کی طرح عرب مین شائع ہو چکے تھے جنکو کوئی گناہ نہین سمجھتا تھا اُس کامل انسان اور مرد خدا نے ان سے نجات دی - مگر مسیح نے تو بجائے نجات دینے کے اور بھی گناہون مین پھنسا دیا - کیا شراب پینے مین قمار بازی مین فسق و فجور مین انسان کے خدا بنانے مین دنیا مین عیسائیون کی کوئی نظیر بھی ہے سو اب بتلاؤ کہ یہ تمام گناہ کس پر ہین کیا ان گناہون سے اس شخص کو کوئی حصہ نہین جس کی ناقص تعلیم نے یہ نتائج پیدا کئے - پادری صاحبان ان سوالات سے عاجز رہکر اپنی قدیم عادت کیوجہ سے زینب کے نکاح کا قصہ پیش کر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زینب پر عاشق ہو گئے تھے اسکا جواب بجز اسکے کیا لکھین کہ لعنت اللہ علی الکاذبین قرآن شریف تو خدا کا کلام ہے اگر پادری صاحبان کسی حدیث صحیح سے بھی اس افترا کو ثابت کر دکھائین تو ہم یکشت انکو دو ہزار روپیہ دینے کو تیار ہین پھر ہم کہتے ہین کہ خدا کا نبی کہلا کر کسی بیگانہ عورت پر عاشق ہونا یہ واقعہ بھی تو حضرت مسیح کے خاندان سے ہی تعلق رکھتا ہے کیونکہ بقول پادری صاحبان داؤد نبی حضرت مسیح کا دادا تھا جو اوریا کی جورو بنت سبع پر عاشق ہو گیا - اور بنت سبع وہ عورت ہے جو حضرت مسیح کی دادی یا نانی تھی اور اسنے بغیر کسی جبر کے خود ہی شوقسے داؤد سے زنا کرایا - مگر بقول پادری صاحبان ایسا ہونا کیا تعجب تھا انسان جو ہوئے لیکن تعجب تو یہ ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا کہلا کر ایک اجنبی عورت پر عاشق رہ چکا ہے یہ وہ روائیت ہے جو یہودی پیش کرتے ہین جو بقول پادری صاحبان ایسے نیکبخت ہین جنھون نے ابتک توریت کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ بھی تبدیل نہین کیا اسلئے کہ ان کی تمام روائتین بڑی صحیح ہین دیانت دار جو ٹھہرے +